نوائے
افغان جہاد
رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ
جولائی 2014ء
شریعت یا شہادت
لال مسجد سے شمالی وزیرستان تک
تمہارا وہی صلیبی چاکری، ڈالر وصولی کا جرم
ہمارا وہی مالک کی بندگی اور شہادت کا عزم

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کی مجاہدین اسلام کو وصیّت

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجاہدین اسلام کو وصیّت کرتے ہوئے فرمایا:

''امابعد!!!

میں تمہیں اور تمہارے ساتھ موجود مجاہدین کو حکم دیتا ہوں کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا......اس لیے کہ اللہ عزوجل کا تقویٰ دشمن کے خلاف بہترین ہتھیار ہے اور جنگ کی مضبوط ترین تدبیر ہے...... میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو حکم دیتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے گناہوں سے زیادہ بچو......اس لیے کہ (مسلمانوں کے) لشکر کے گناہ خود دشمن سے زیادہ خطرناک ہیں......مسلمانوں کی نصرت تو اس لیے کی جاتی ہے کہ ان کا دشمن ،اللہ کا نافرمان ہے......اور اگر ایسا نہ ہو تو ہمیں دشمن پر قوت کے اعتبار سے کوئی فوقیت نہیں ......کیوں کہ ہماری تعداد بھی دشمن سے کم تر ہے اور ہمارے وسائل بھی دشمن کے ہم پلہ نہیں! پس اگر ہم اللہ کی نافرمانی میں ان کی مثل ہوگئے تو وہ قوت میں ہم سے بڑھ جائیں گے......اگر اس فضیلت [گناہ اور معصیت سے اپنے دامن کو بچارکھنے] کی بدولت ہماری نصرت نہ کی جائے تو محض طاقت اور اسلحے کے بل بوتے پر ہمیں غلبہ حاصل نہیں ہوگا''......

(فصل الخطاب فی سیرۃ ابن الخطاب از صلابی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۶

رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ — جولائی 2014ء

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے اموال، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو''۔ (ترمذی، ابوداؤد)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

تم ہی تو غم ہمارا ہو!

طالبان مجاہدین کے خلاف تیرہ سال تک امریکہ اور اُس کے Well civ ilized صلیبی اتحادیوں نے ہر حربہ اور ہتھیار آزما دیکھا ہے، لیکن اُن کے مقدر میں خجالت کا سامانِ وافر، ذلت کے اسباب کثیر اور شکست و پسپائی کے ندامت بھرے داغوں کے سوا کچھ بھی نہ آیا......اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اُن کا مقابلہ 'طالبان' نامی کمزور اور ضعیف انسانوں سے نہیں بلکہ ان ناتواں وافگندہ بندوں کے القوی، المتین، العزیز اور ذوالجلال والاکرام رب سے تھا......اب بھلا اُس ذوالقوۃ المتین ذات کو یہ حقیر، رزیل و مبتذل کفار اور اُن کے حواری کیونکر عاجز کر سکتے تھے! لہٰذا دنیا کے ہر محاذ پر ان کفار کو اللہ کے بے سروسامان بندوں نے ایمانی طاقت وقوت کے بل بوتے پر بچھاڑا اور اپنے رب کی نصرتوں کو خوب خوب سمیٹا......افغانستان میں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ نے اپنے رب کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے ایمان وتوکل کی بنیاد پر لازوال جدوجہد کی قیادت فرمائی......آپ کے لشکر نے' جو بلاشبہ رحمانی لشکر ہے' محض اپنے پروردگار کی عطا کردہ توفیق کے ذریعے تین درجن سے زائد صلیبی افواج کو شکست وریخت سے دوچار کر دیا......

افغانستان کے معرکوں میں بُری طرح پٹنے کے بعد امریکہ نے اپنی سب سے وفادار و جانثار فوج کو'' آگے'' کیا ہے......'' ضربِ کذب'' کو شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے خلاف شروع کیا گیا اور ستائیس جون کو آئی ایس پی آر نے اس جنگ کے اہداف کو دوٹوک انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ'' ملا عمر، حقانی، گل بہادر سمیت ہر دہشت گرد کا بلاتفریق وتمیز تعاقب کریں گے اور اُنہیں ختم کریں گے''......جی ہاں! یہ وہی جہادی قیادت ہے جس کا تعاقب کرنے ان کے'' خدا'' نکلے تھے اور پھر نہ اپنا'' آگا'' محفوظ رکھ سکے اور نہ ہی'' پیچھا''......چہرہ بھی جھلس گیا اور پچھواڑہ بھی جلا بیٹھے! فرماں بردار غلاموں کی طرح اب پاکستانی فوج' مالکوں کے'' درد'' کو بانٹنے کا جوکھم اٹھا رہی ہے......اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ہاتھوں اِنہیں بھی ویسا ہی ذلیل ورسوا کروائیں گے جیسا ان کے آقاؤں کو کروا چکے ہیں! شامت اعمال دیکھئے! دل سیاہ، آنکھیں اندھی اور عقلیں مسخ ہو جائیں تو بڑے بڑے'' دانش مند'' بھی اتنے صریح تضادات وتناقضات کو ماتھے کا جھومر بنا لیتے ہیں! عقلوں پر اللہ کی مار پڑنے کی علامت یہی ہے کہ واضح حق بھی نرا باطل دکھائی دے اور کھلا کفر و باطل بھی عین حق وایمان گردانا جائے! ایک طرف ہوائے نفس کی پیروی کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوارِ مبارک کے نام تک کو اپنے لیے'' رجسٹر'' کروالیا اور دوسری جانب امریکہ میں پاکستانی سفیر جلیل عباس جیلانی کیا کہتا پھرتا ہے، یہ بھی ملاحظہ کر لیجیے! ستائیس جون کو اپنی پریس کانفرنس میں اُس نے کہا کہ'' امریکہ کو پاکستانی فوج کی قربانیوں کے بارے میں علم ہے، کولیشن سپورٹ فنڈ وزیرستان میں دہشت گردی کے خلاف آپریشن کے لیے فراہم کیا گیا ہے''......اب کیا عجوبہ ہے کہ نام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی ضرب کا اور'' ہاتھ'' وہ ہوں جن کے رگوں میں دوڑتا خون اور جسم وجاں کی توانائی بھی'' کولیشن سپورٹ فنڈ'' کے ذریعے حاصل کی جائے! منظر بالکل واضح ہے، معرکہ بالکل عیاں ہے......مکاری، فریب، دھوکہ، دجل اور جھوٹ کی ہزار پرتیں چڑھا لی جائیں لیکن صلیبی جنگ کے چہرے کو پردے میں رکھنا ممکن ہی نہیں رہا!

ایسے دجالی فتنوں کے دور میں آج ہر مسلمان کے ذمہ عائد کردہ فرائض دوچند ہو چکے ہیں! جسے اپنی آخرت سنوارنی ہے اور دنیا کی ذلت ومسکنت سے بھی بچنا ہے اُس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بینات کی کمی چھوڑی ہے نا ہی دلائل و براہین قاطعہ کی قلت کا عذر باقی رکھا ہے! ایمان جتنا بھی کمزور ہو، لغزشوں وکوتاہیوں کے بار جس قدر بھی کندھوں پر لدے ہوں' اس جنگ کی حقیقت کو سمجھنے اور اس میں متعلّق اپنا فرض ادا کرنے کے علاوہ بندہ مومن کے لیے آج کوئی دوسری راہ نہیں! کفر اس جنگ میں پوری طرح متحد ہے اور کفر کے آلہ کار بھی اُس کی چاکری میں تمام حدود کو پھلانگ رہے ہیں! آج یہ جنگ ہم میں سے ہر ایک کا کردار متعین کر رہی ہے! وہی کردار جو اس قلیل زندگی کے اختتام کے ساتھ ہی لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا اور پھر اُس دن میزان میں رکھ کر پوچھا جائے گا'' جب کفر سے دیں کی ٹکر تھی تو تم نے کس کا ساتھ دیا؟'' سامان کیجیے کہ حساب بہت سخت ہوگا!......کون بدبخت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شفاعت کے حصول کے لیے اور آبِ کوثر سے حشر کی پیاس بجھانے کے لیے حاضر ہونے سے انکار کر پائے؟ پھر اگر وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ وفادار وجاں نثار سدِّ راہ بن گئے اور آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم کو اِنہوں نے جا کہا کہ یا رسول اللہ! ان میں سے اکثر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے انصار ومہاجرین اور مجاہدین کو بالکلیہ بے خانماں اور بے یار ومددگار چھوڑ رکھا تھا، ان میں سے کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کی مخالفت والی صفوں میں کھڑے تھے اور کچھ گومگو کی کیفیت کا شکار رہ کر لاتعلّق بیٹھے رہے تھے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت سے ہاتھ کھینچ لیا تھا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریدہ دہن اور درندہ صفت دشمن کی کلائی موڑنا تو کجا' اِن کے'' بڑے'' اُن دشمنوں کی صفِ اول بن گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں کے خلاف چڑھ دوڑنے کے بعد'' کولیشن سپورٹ فنڈ'' کوڈکارتے رہے، لیکن اِن میں کی اکثریت اُن کے ڈھول پیٹتی اور اُن کے باجے بجاتی رہی! یہ اُسی نظام کے تحت زندگی گزارنے پر راضی رہے اور اُس کے خلاف اٹھنے والوں کو'' خوارج'' کے طعنے دیتے رہے! یقیناً ہم میں سے کوئی نہیں چاہے گا کہ روزِ محشر ہمارا سامنا اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں ہو! پھر اس کیفیت سے بچنے کے لیے کچھ تو کیجیے! دفاعِ دین اور نفاذِ شریعت کے راستے میں نکلئے، جان کھپائیے! مال لٹائیے! صلاحیتیں وقف کیجیے! اوقات دیجیے! رمضان المبارک کے مبارک ایام آ چکے ہیں، اپنے مجاہد بھائیوں کے لیے دعائیں کیجیے، صلوٰۃ الحاجت اور قنوتِ نازلہ کا اہتمام ہو! نصرتِ دین کے جرم میں گھروں سے نکال دیے جانے والے لاکھوں مہاجرین کے لیے آگے آئیے! یہ وہ بے کس ومجبور مسلمان ہیں جنہوں نے کل انصارِ مدینہ کی یاد تازہ کی تھی اور عرب وعجم سے چھٹ چھٹ کر آنے والے مہاجرین ومجاہدین کے لیے اپنے گھر بار کے دروازے کھول دیے تھے، آج اسی'' جرم'' کی پاداش میں یہ گھر سے بے گھر ہیں! اب آپ کی باری اور آپ کا فرض ہے! انصارِ مدینہ کی یادیں میران شاہ، میر علی، وانا، مکین اور دتہ خیل میں تازہ ہو سکتی ہیں تو لاہور، کراچی، اسلام آباد، پشاور، پنڈی، فیصل آباد، مردان اور ملتان والے'' یثرب والوں'' کا کردار کیوں نہیں نبھا سکتے؟ پہلی کوشش یہی کیجیے کہ خود مہاجرین تک پہنچیں، اگر وہ رمضان المبارک کا پورا مہینہ ہجرت اور دربدری میں گزار سکتے ہیں تو آپ بھی ان مبارک ایام میں چند دن کے لیے ہی سہی 'ہجرت' کی نیت لے کر نکلئے، اُن تک پہنچئے، اُنہیں اپنے پاس بلائیے اور اُن کا ویسا اکرام کیجیے جیسا کہ اکرام کا حق ہوتا ہے! مجاہدین آپ کی سحر وافطار کی گریہ زاری میں بھی اپنا حق چاہتے ہیں اور غربت وعسرت کے اس نازک ترین موقع پر آپ کے اموال میں سے بھی نصرتِ جہاد کے لیے وافر حصّہ کے متمنی ہیں......مجاہدین اور اُن کے خاندانوں کو بھی امت کی خصوصی توجہ درکار ہے! اپنے گھروں کے آنگن میں مجاہدین کو پناہ دیجیے! یہ آپ کے دین کی حفاظت کے لیے اپنا سب کچھ لٹا بیٹھے ہیں! اب ان کی حفاظت کی ذمہ داری آپ پر ہے! فرض ادا کیجیے تا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض پر پہنچ کر چہروں پر شرمندگی کے اثرات ہوں نا ہی آنکھوں میں ندامت کے آنسو! آقا صلی اللہ علیہ وسلم خوشی سے استقبال فرما لیں تو کیا ساری کلفتوں اور ہر طرح کی تکلیفوں کا کچھ بھی احساس باقی رہے گا؟

رمضان المبارک کا استقبال.....قرنِ اول میں!

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

میرے دوستو! تمہیں نیا رمضان مبارک! اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر پاک و بابرکت سلام! تمہاری یہ فرمائش گویا میرے دل کی خواہش ہے...... پتہ نہیں کیوں خود میرا جی کچھ بات کرنے کو چاہ رہا تھا، اور ایک تقاضا تھا جو مجھے بات کرنے پر مجبُور کر رہا تھا، اور میں محسوس کرتا ہوں کہ تمہارے تجویز کردہ عنوان سے بہتر اور محبُوب عنوانِ گفتگو میرے لیے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

سنہ ہجری کے دوسرے سال میں میرا آنا، پہلے سالوں سے یکسر مختلف تھا، پہلے میں سال کے دوسرے مہینوں کی طرح ایک مہینہ تھا، اپنے دوسرے بھائیوں اور رفیقوں سے کسی قسم کا امتیاز مجھے حاصل نہیں تھا، نہ کوئی خاص بات میرے اندر تھی، نہ کسی پیغام کا میں حامل تھا، اور نہ دین کے ارکان سے کوئی رکن مجھ سے متعلّق تھا رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم پر مجھے حسد 'استغفراللہ' رشک ہوتا تھا، کیوں کہ یہ اشھر حرم (محترم مہینے) تھے، اور ان میں سے ذی الحجہ پر مجھے ایک اور خاص وجہ سے رشک آتا تھا، وہ یہ کہ وہ حج کا مہینہ تھا۔ مجھے وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ مجھے کبھی اتنا بڑا اعزاز بخشا جائے گا، اور روزہ جیسا اہم اور مقدس پیغام کا مجھے حامل بنایا جائے گا، لیکن یہ روزہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اور وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ بہر حال، اب سنئے!

مسلمانوں نے شعبان سے میرا انتظار کرنا شروع کیا، انہوں نے شعبان کا بھی ایک مقدمۃ الجیش اور میرے مبشر کی طرح استقبال کیا، شعبان ہی میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے ہیں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ رَمَضَانَ، شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ (رواہ السیوطی)

''اے لوگو! رمضان کا مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے، بڑا عظیم الشان مہینہ ہے، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض کیے ہیں، اور رات کے قیام (تراویح) کو نفلی عبادت ٹھہرایا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں ایک نفلی نیکی کرے گا، اس کا ثواب اور دنوں کے فرض کے برابر ہوگا، اور جو کوئی ایک فرض ادا کرے گا، اس کا ثواب اور دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ غم خواری اور غم گساری کا مہینہ ہے، اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے''۔

تمام لوگ میرا چاند دیکھنے کے لیے بلند ٹیلوں اور مکانوں پر چڑھ گئے، غروب آفتاب کے بعد مدینہ میں کوئی شخص ایسا نظر نہ آتا تھا، جو آسمان کی طرف نظر اٹھائے میری جستجو نہ کر رہا ہو، ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ سب سے پہلے وہ میری آمد کا مژدہ سنائے۔

پروردگارِ عالم نے ارادہ فرمایا کہ مجھے اب مزید تاخیر نہ ہو، لہٰذا اس کی طرف سے حکم طلوع ہوا، اور مدینہ کے اس سرے سے اس سرے تک ایک مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں کی زبانوں پر ایک نغمۂ مسرت جاری ہوا:

هِلَالَ رُشْدٍ وَخَيْرٍ، اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى!

سامعین کرام! مجھے اس کہنے میں معاف رکھیں کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کو میری آمد سے جو مسرت ہوتی تھی، حالانکہ میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، صبر و جہاد کا مہینہ تھا، وہ اس مسرت سے بڑھ کر ہوتی تھی جو آج عید کا چاند دیکھ کر ہوتی ہے۔ میں اس کے اسباب میں نہیں جاؤں گا، کیوں کہ یہ ایک طویل بات ہے، اور ویسے بھی آپ کو کڑوی لگے گی۔

(میری آمد سے) مدینہ کے لوگوں میں ایک نئی زندگی اور ایک نیا نشاطِ عبادت ابھر آیا، یہ لوگ عشا کے بعد ایک ایک، دو دو اور ٹکڑیاں ٹکڑیاں ہو کر نوافل میں مشغول ہو گئے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور نمازیں پڑھتے، یہاں تک کہ جب رات آخر ہوئی اور سحر قریب ہوئی، تو رات کی باسی روٹی یا کھجور اور پانی میں سے، جس کو جو میسر آیا، اس نے اس سے سحری کھائی، پھر مساجد کی راہ لی اور نماز فجر ادا کی۔

یہی وہ مقام ہے، جہاں وہ لوگ آج کل کے روزہ داروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ آج اگر آپ میں سے کوئی، رات کو تھوڑی دیر عبادت کر لیتا ہے، اور پھر روزہ کی نیت کر لیتا ہے، تو وہ اپنا حق سمجھتا ہے کہ دن میں جتنا چاہے سوئے، چنانچہ آج شہر میں بہت کم لوگ ایسے روزہ دار میں گے جو سوتے یا اونگھتے نظر نہ آتے ہوں، رات کو خواہ کتنا ہی تھوڑا

25 مئی: قندھار شہر.................مقام ڈیرو.....................فدائی مجاہد کا شہیدی حملہ...................سفاک افغان پولیس افسر عبدالودود محافظوں سمیت ہلاک

قیام کریں مگر اس کے بدلے میں دن کا ایک خاصا حصّہ ضرور نیند کی نذر کر دیا جاتا ہے۔

اس کے برعکس صحابہ وتابعین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا حال یہ تھا کہ رات کا قیام، ان کے دن کے نشاط میں کوئی فرق نہیں ڈالتا تھا، وہ رمضان میں عبادت بھی کرتے تھے اور مشقتِ حیات بھی برداشت کرتے تھے، اور کبھی تو روزے کی حالت میں بھی جہاد کرتے تھے، ان کے زمانہ میں رمضان اشیا کی طبائع نہیں بدلتا تھا اور نہ دن کو رات بناتا تھا۔ وہ اُلٹا ان میں قوت اور نشاط بڑھا دیتا تھا اور کوئی وہ نیکی، جس کو لوگ پہلے سے کرتے تھے، رمضان کی آمد سے منقطع نہیں ہوتی تھی، میں آ کر اہل مدینہ کے اخلاق میں کوئی فرق نہیں پاتا تھا۔ مثلاً انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد سے غیبت، فحش کلامی اور بدگوئی سے زندگی بھر کا روزہ رکھ لیا تھا، تو وہ روزوں میں بھی پاک زبان، پاک نفس اور پاک باطن رہتے تھے۔ ہاں! اگر فرق ہوتا تھا تو یہ ہوتا تھا کہ وہ ان دنوں میں جائز غصّے کو بھی ضبط کرتے تھے، اگر ان میں سے کسی کو کوئی شخص گالی دیتا یا لڑنے کی باتیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ: ''میں روزہ دار ہوں''۔

میری آمد پر وہ لوگ نیکی اور غم خواری کے بے حد حریص ہو گئے، یوں سمجھئے کہ ہوا سے مقابلہ کرتے تھے، ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تھا:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلة (رواہ بخاری)

''جب رمضان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امورِ خیر میں آندھی سے بھی زیادہ تیز رفتار ہو جاتے تھے''۔

روزہ دار کو افطار کرانے، غلاموں کو آزاد کروانے، ستم سیدوں کی امداد کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے، چنانچہ اسی وجہ سے فقراو مساکین میری آمد کے منتظر رہتے تھے۔

لوگوں نے اپنے مشاغل میں روزہ گزارا، لیکن اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوئے، اور نہ بیع وتجارت نے ان کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور جماعتوں کی حاضری سے غافل کیا، شام کو گھر لوٹے اور ذکر وتلاوت میں مشغول ہو گئے۔ مساجد کا حال اس وقت یہ ہو جاتا تھا کہ اگر تم جاؤ تو ذکر کی بھنبھناہٹ کے سوا کوئی آواز نہ سن پاؤ۔

آفتاب غروب ہو، موذن نے اذان دی اور میں نے دیکھا کہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوہارے اور کچھ پانی سے افطار فرمایا، پھر اس پر اتنا شکر کہ انواع واقسام کی افطاریوں پر بھی لوگوں کو یہ مقام شکر نصیب نہیں ہو سکتا، سنئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابتَلَتِ العُرُوقُ وَ ثَبَتِ الاَجرُ اِنْ شَا اللّٰهُ

''تشنگی دور ہوئی، رگیں تر ہوئیں، اور اللہ نے چاہا تو اجر واجب ہو گیا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اسی طرح چند کھجوروں اور پانی کے چند گھونٹوں سے روزہ کھولا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی، پھر نماز پڑھی، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا، صرف بقدر ضرورت کھا لیا، نہ اس میں اسراف ہوتا تھا اور نہ ناک تک پیٹ بھرتا تھا۔

مہینہ بھر ان کا یہی معمول رہتا تھا، نہ اس میں کوئی فرق آتا تھا اور نہ وہ اس سے اکتاتے اور برداشتہ خاطر ہوتے، بلکہ ہر دن نشاط کی ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی، اور عبادت و نیکی کی حرص بڑھتی تھی، گویا روزوں سے ان کی روح کو غذا ملتی تھی، اور مہینے کے آخر میں ان کی قوت اور ان کا نشاط پہلے سے بھی بڑھا ہوا نظر آتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک مسلسل نشاط اور ذوق عمل سے مخمور رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آخری عشرہ آتا، تو بالکل ہی کمر کس لیتے تھے، رات عبادت میں گزارتے اور اہل خانہ کو بھی جگاتے اور پھر اعتکاف فرما لیتے تھے۔

میں جب اس دورِ سعادت کے روزہ داروں کا بعد کے روزہ داروں سے مقابلہ کرتا ہوں تو صورت وشکل میں تو کوئی فرق نظر نہیں آتا، بلکہ بعض بعد والے زیادہ نفل پڑھتے اور زیادہ وقت تلاوت کرتے نظر آتے ہیں، مگر خشوع واخلاص اور ایمان واحتساب کی کیفیات میں کھلا فرق محسوس کرتا ہوں، اگر سابقین کی ایک رکعت کا وزن کیا جائے، تو بعد والوں کی بہت سی رکعتوں پر بھاری نکلے گی، کہ وہ اپنے ایمان واحتساب میں بھاری تھے۔

اور دوسرا فرق، جو میں بتلا سکتا ہوں، یہ ہے کہ ان پر روزہ اپنے بہت گہرے اخلاقی اور نفسیاتی اثرات چھوڑ کر جاتا تھا، یوں کہیے کہ ان کی طبیعتوں پر روزہ کی ایک نہ مٹنے والی چھاپ پڑ جاتی تھی، اور اگلے سال جب میں پھر لوٹ کر آتا، تو ان میں وہی عفت، وہی تقویٰ، وہی صدق وامانت، وہی رقت، وہی کریم النفسی، وہی حرص، اطاعت، وہی لذاتِ نفس سے نفرت، وہی آخرت کی فکر اور وہی دنیا سے بے رغبتی پاتا۔ الغرض ہر دوسری مرتبہ، وہ مجھے پہلے سے زیادہ پاک باطن وصاف دل ملتے تھے۔

قصہ مختصر! جب میرا وقت ختم ہو گیا اور روانگی کا دن آیا تو انہوں نے مجھے ایک بہت ہی پیارے دوست کی طرح رخصت کیا۔ آنسو کسی طرح تھمتے نہ تھے، اور آہیں قرار پاتی نہ تھیں، لبوں پر یہ دعا تھی کہ خدایا! یہ ملاقات آخری نہ ہو! یہ دن اس کے بعد بھی بار بار آئیں، یہ ہے خیر القرون میں میرے استقبال کی ایک ہلکی سی تصویر!

[آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی گئی ایک عربی تقریر کا ترجمہ، جس میں حضرت مولانا نے اپنی بات رمضان کی زبان سے کہی تھی اور سامعین کو رمضان کا مخاطب بنایا تھا، تا کہ ایک مخصوص تاثر پیدا ہو سکے۔ تقریر کا وہ ابتدائی حصّہ، جس میں سامعین کی طرف سے رمضان سے، قرن اول میں اپنے استقبال کا حال بیان کرنے کی فرمائش کی گئی تھی]

☆☆☆☆☆

26 مئی: صوبہ زابل..........ضلع قلات..........ایک شہیدی مجاہدین کا فدائی حملہ..........1 افسر سمیت 7 افغان فوجی ہلاک

رمضان المبارک کیسے گزاریں؟

مولانا محب اللہ قاسمی

رمضان کا مبارک مہینہ ان عظیم نعمتوں میں سے ایک انتہائی عظیم نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو عطا فرمائی۔اس ماہ میں ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی نعمت عطا کی گئی۔اس ماہ میں ہمیں قرآن مجید دیا گیا جو ہدایت ہے، فرقان ہے، رحمت ہے، نور ہے، شفا ہے۔اس ماہ میں بدر کا وہ یوم الفرقان امت کو نصیب ہوا، جس دن اس کے لیے اور انسانیت کے لیے زندگی مقدر کر دی گئی، جن کو ہلاک ہونا تھا وہ روشن دلیل کے ساتھ ہلاک ہوئے اور جن کو زندہ رہنا تھا وہ روشن دلیل کے ساتھ زندہ رہے۔اسی ماہ میں وہ دن بھی ہے جو یوم الفتح کے نام سے جانا گیا۔امت کی زندگی اور سربلندی کا راز دعوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جہاد میں پوشیدہ ہے۔کہیں انسانوں کا دل جیتنے کے لیے جدوجہد تو کہیں اسلام دشمنوں کے لیے تلوار بے نیام سے قتال......اور اس جہاد کے ساتھ ساتھ کامیابی کے لیے اپنے نفس سے جہاد، تاکہ تقویٰ حاصل ہو۔انفرادی تقویٰ بھی، اور اجتماعی تقویٰ بھی۔خلوتوں میں نالۂ نیم شبی، آہِ سحر گاہی اور اشکوں سے وضو بھی، اور جلوتوں میں، پبلک لائف میں، صداقت، دیانت، امانت، عدالت، شجاعت، اخوت اور حقوق انسانی کا احترام بھی۔

رمضان علم و عمل کا وہ راستہ ہے جس کے ذریعے یہ سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔رمضان کا مبارک مہینہ بس چند روز میں ہمارے اوپر سایہ فگن ہونے کو ہے، اور اس کی رحمتوں کی بارش ہماری زندگیوں کو سیراب کرنے کے لیے برسے گی۔اس مہینے کی عظمت و برکت کا کیا ٹھکانا جسے خود نبی کریم صلی اللہ وعلیہ وسلم نے ''شھر عظیم اور شھر مبارک'' کہا ہو! نہ ہم اس ماہ کی عظمت کی بلندیوں کا تصور کر سکتے ہیں، نہ ہماری زبان اس کی ساری برکتیں بیان کر سکتی ہے۔بشارت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو رمضان المبارک میں روزے رکھے اس کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے، اور اس شخص کو جو راتوں میں نماز کے لیے کھڑا رہے کہ اس کے بھی اگلے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے، اور وہ جو شب قدر میں قیام کرے، اس کے بھی۔بس شرط یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی باتوں اور وعدوں کو سچّا جانے، اپنے عہد بندگی کو وفاداری بشرط استواری کے ساتھ نبھائے، اور خود آگہی و خود احتسابی سے غافل نہ ہو۔

اس مہینہ کی برکت اور عظمت بلاشبہ عظیم ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اس میں برسنے والی رحمتیں اور برکتیں ہر اس فرد کے حصّہ میں آ جائیں گی جو اس کو پا لے گا۔اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ بارش کا برسنا، بارش برستی ہے تو پوری زمین پر برابر پڑتی ہے، مختلف ندی نالے اور تالاب اس سے اپنی وسعت کے مطابق فیض اٹھاتے ہیں۔زمین کے مختلف ٹکڑے بھی اپنی استعداد کے مطابق ہی فصل دیتے ہیں۔بارش تو سب پر یکساں ہی برستی ہیں لیکن جتنا پانی ایک چھوٹے سے گڑھے کے حصّے میں آتا ہے اس سے کہیں زیادہ پانی سے ایک تالاب بھر جاتا ہے۔بارش تو چٹانوں پر بھی ایسی ہی برستی ہے جیسی کہ نرم زمینوں پر مگر چٹانوں سے پانی بہہ جاتا اور وہ اس سے کچھ نفع حاصل نہیں کر پاتیں، جب کہ وہی بارش جب کہیں کسی اور زمین پر برستی ہے تو وہ زمین اس کے لیے اپنا سینہ چاک کر دیتی ہے اور لہلانے لگتی ہے۔یہی حال انسانوں کی فطرت اور ان کے نصیب کا بھی ہے۔

رمضان کریم سے ہمیں کیا ملے گا؟ اگر آپ کے دل زمین کی طرح نرم اور آنکھیں نم ہوں گی، آپ ایمان کا بیج اپنے اندر ڈالیں گے اور اپنی صلاحیت و استعداد کی حفاظت کریں گے، تو بیج پودا بنے گا اور پودا درخت۔درخت اعمال صالحہ کے پھل پھول اور پتیوں سے لہلہا اٹھیں گے۔کسان کی طرح، آپ محنت اور عمل کریں گے تو آپ کی جنت کی کھیتی تیار ہوگی، جتنی محنت ہوگی اتنی ہی اچھی فصل تیار ہوگی۔دل پتھر کی طرح سخت ہوں گے اور آپ غافل سوتے پڑے رہ جائیں گے تو روزوں، تراویح اور رحمت و برکت کا سارا پانی بہہ جائے گا اور آپ کے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے گا۔توفیق الٰہی کے بغیر یقیناً کچھ ممکن نہیں لیکن یہ توفیق بھی تب ہی ملتی ہے جب آپ اس کے لیے کچھ کوشش اور محنت دکھائیں۔اللہ کریم تو کہتے ہیں تم میری طرف ایک بالشت آؤ میں تمہاری جانب دس قدم آؤں گا۔تم میری طرف چلنا شروع کرو میں تمہاری طرف بھاگتا ہوا آؤں گا۔لیکن آپ کھڑے رہیں، پیٹھ پھیر کر، غافل اور لاپرواہ، تو بتائیں کہ توفیق الٰہی آپ کے پاس کیسے آئے؟ کہیں ایسا نہ ہو رحمتیں برستی رہیں، برکتیں لنڈھائی جاتی رہیں اور آپ اتنے بدنصیب ہوں کہ آپ کی جھولی خالی رہ جائے۔کچھ کرنے اور رحمتیں لوٹنے کے لیے کمر کس لیجیے مگر اس سے ذرا پہلے اس تنبیہ کو ذہن نشین کر لیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کتنے روزہ دار ہیں جن کو روزوں سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا اور کتنے راتوں کو نماز پڑھنے والے ہیں جن کو اپنی نمازوں سے رتجگے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔(سنن الدارمی)۔

تمام تر انحصار آپ پر ہے!

نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے پہلے اپنے رفقا کو مخاطب کر کے رمضان کی برکت وعظمت سے آگاہ کرتے اور اس سے رحمتیں حاصل کرنے کی کوشش اور تلقین بھی فرماتے۔آج سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں میرا مقصد بھی یہی ہے کہ

26 مئی: کابل..................میں فوجی افسروں اور جرنیلوں کی گاڑی پر شہیدی حملہ..................45 فوجی ہلاک اور زخمی

رمضان کی تیاری کے حوالے سے گفتگو کی جائے۔ رمضان کا مہینہ اس لیے مبارک نہیں ہے کہ اس میں روزے رکھے جاتے ہیں تلاوت قرآن کی جاتی ہے بلکہ بات یوں ہے کہ اس ماہ کا انتخاب کیا گیا روزوں اور تلاوت قرآن کے لیے کیونکہ یہی وہ ماہ ہے جس میں نزول قرآن کا عظیم الشان اور منفرد و بے مثال واقعہ پیش آیا۔ یہ جلیل القدر واقعہ اس بات کا متقاضی ہوا کہ اس کے دنوں کو روزوں کے لیے اور راتوں کو قیام و تلاوت کے لیے مخصوص کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ خود اس بات کو یوں آشکارا فرماتے ہیں:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ(البقرة: ۱۸۵)

''رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو سارے انسانوں کے لیے سرتاسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا جو شخص اس مہینے کو پائے لازم ہے کہ وہ اس میں روزے رکھے''۔

آپ کیا کریں؟

پہلی چیز: صحیح نیت اور پکا ارادہ!

نیت' شعور و احساس پیدا کرتی ہے اور اس کو متحرک کرتی ہے۔ شعور بیدار ہو تو ارادہ پیدا ہوتا ہے اور ارادہ، محنت اور کوشش کی صورت میں ظہور کرتا ہے۔ رمضان کے استقبال کے لیے آپ کو چاہیے کہ رمضان کے مقام، اس کے پیغام، اس کے مقصد اور اس کی عظمت و برکت کے احساس کو دوبارہ تازہ کریں۔ اس بات کی نیت کریں کہ اس مہینے میں آپ جن معمولات اور عبادات کا اہتمام کریں گے ان سے آپ اپنے اندر وہ تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جو روزے کا حاصل ہے اور جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین کے تقاضوں اور قرآن مجید کے مشن کو پورا کرنے کے قابل بنا سکے۔

ایک مشورہ ہے کہ آپ رمضان المبارک کے آغاز سے پہلے آخری دن میں یا آغاز ہونے کے فوراً بعد پہلی ہی رات میں، دو گھڑیاں تنہا بیٹھ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور خود کو حاضر جانیں۔ اللہ کی حمد بیان کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں، اپنے گناہوں کا استغفار کریں۔ اس کے بعد آنے والے مہینے کے لیے ایک لائحہ عمل طے کیجیے۔ ایک خاکہ سے کھینچ لیں ذہن میں کہ آپ کیسے اس ماہ کو گزاریں گے۔ کن عبادات کو کن اوقات میں ادا کریں گے۔ ان تمام باتوں کو پھر سے سوچیں جو آپ رمضان کی عظمت کے بارے جانتے ہیں۔ اس کے بعد پورے ماہ کے لیے کوشش اور محنت کی نیت باندھیں اور اللہ کریم سے توفیق طلب کریں اور دعا کریں کہ اللہ رب رحیم آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو اپنی راہ پر چلائے۔

دوسری چیز: قرآن مجید کی تلاوت و سماعت اور علم و فہم کے حصول کا اہتمام!

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی مخصوص عبادات یعنی روزے اور قیام اللیل کو قرآن مجید پر مرکوز رکھتا ہے۔ اس مہینے کا اصل حاصل ہی قرآن سننا اور پڑھنا، قرآن سیکھنا اور اس پر عمل کی استعداد پیدا کرنا ہے۔ اس لیے آپ کو سب سے زیادہ اہتمام جس چیز کا کرنا ہوگا وہ ہے قرآن مجید سے تعلّق۔ نماز تراویح کی پابندی سے اتنا تو ضرور حاصل ہوتا ہے کہ پورے کا پورا قرآن آپ ایک دفعہ سن لیتے ہیں۔ عربی نہیں جانتے اس لیے اس بات کا اہتمام کریں کہ رات جو پڑھا جائے اس کا ترجمہ گھر میں ضرور دیکھیں اور اس کو خود میں جذب کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے ساتھ اپنی روح اور دل کے تعلّق کو گہرا کریں اور پروان چڑھائیں۔ قرآن اپنے سننے اور پڑھنے والوں کے متعلّق کہتا ہے کہ جب اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو سننے والے اور پڑھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور نرم ہو جاتے ہیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں، ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ ان کا ایمان بڑھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا ہے کہ جب قرآن پڑھو تو رو اگر رو نہ سکو تو رونے کی کوشش کرو، اس لیے کہ قرآن' حزن کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ آج شب ہی اک تجربہ کر دیکھیں قرآن کی چھوٹی سورہ القارعہ کو ترجمہ کے ساتھ دل میں اتارنے کی کوشش کریں۔ اس کے معانی و مفاہیم پر نظر کریں اور دیکھیں آپ کے دل کا کیا حال ہوتا ہے۔ مگر شرط صرف یہی ہے کہ اس میں ڈوب کر پڑھیں۔ جب تلاوت کریں دل اور دماغ بھی زبان کے ساتھ ہوں۔

تیسری چیز: اللہ کی نافرمانی اور معصیت سے بچنے کی خصوصی کوشش کرنا!

روزے کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے اور رمضان المبارک کا مہینہ تقویٰ کی افزائش کا موسم بہار ہے۔ اس لیے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کو خصوصی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عام دنوں میں کوشش نہ کی جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ رمضان میں قرآن مجید سے خصوصی تعلّق، صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دن بھر بھوکا پیاسا رہنے اور اس کے بعد راتوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے اور اس کا کلام سننے سے ایک خاص ماحول بنتا ہے اور ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس ماحول اور کیفیت میں یہ جذبہ زیادہ گہرا اور قوی ہو سکتا ہے کہ آپ ہر اس چیز سے بچیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہو۔

اچھی طرح جان لیجیے کہ روزہ صرف پیٹ کا روزہ نہیں ہے۔ آنکھ کا بھی روزہ ہے، کان کا بھی روزہ ہے، زبان کا بھی روزہ ہے، ہاتھ پاؤں کا بھی روزہ ہے۔ وہ روزہ یہ ہے: آنکھ وہ نہ دیکھے، کان وہ نہ سنے، زبان وہ نہ بولے، ہاتھ پاؤں وہ کام نہ کریں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور جن سے منع کیا گیا ہے۔ اپنی خرابیوں کو ایک ایک کر کے دور کرنے کی کوشش کیجیے اس رمضان میں عہد باندھیے کہ اپنی زبان کی حفاظت کریں گے، فضول گوئی سے پرہیز، غیبت سے دوری اور چلّا کر بات کرنے سے بچیں گے۔

27 مئی: صوبہ خوست......صدر مقام خوست شہر...........افغان فوج کے پیدل دستوں پر بارودی سرنگ دھماکے...............7 فوجی ہلاک اور 6 زخمی

چوتھی چیز: ہر طرح کی نیکیوں کی خصوصی جستجو!

ہر لمحے، ہر قسم کی نیکی کی طلب اور جستجو تو مومن کی فطرت کا جز ہونا چاہیے، لیکن رمضان کے مہینے میں اس معاملے میں بھی خصوصی توجہ اور کوشش ضروری ہے۔ اس لیے کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں آپ جس نیکی سے بھی اللہ کا قرب تلاش کریں گے اس کا ثواب فرض کے برابر ہو جاتا ہے (بیہقی)......اس سے بڑی خوش خبری اور کیا ہو سکتی ہے؟

یہ جستجو مراسمِ عبادت کے دائرے میں بھی کریں، مثلاً تکبیر تحریمہ کا التزام، نفل نمازوں کا اہتمام۔ یہ جستجو انسانی تعلقات کے دائرے میں بھی کریں۔ اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے، اس کو ایذا نہ پہنچانا بھی صدقہ ہے، اس کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔ اس رمضان میں آپ چند ایک نیکیوں کو مخصوص کر لیں کہ ان پر آپ خصوصی توجہ دیں گے جیسے ہر کسی کو سلام کرنا، مسکرا کر ملنا، نرم لفظوں میں بات کرنا وغیرہ۔

پانچویں چیز: قیام الیل ہے

رات کا قیام اور تلاوت قرآن اپنا احتساب اور استغفار، تقویٰ کے حصول کے لیے بہت ضروری ہے اور انتہائی کارگر نسخہ ہے۔ یہ متقین کی صفت اور علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ متقین وہ ہیں جو رات کو کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ (الذاریات)

چھٹی چیز: ذکر اور دعا کا اہتمام!

ذکر اور دعا کا اہتمام پوری زندگی میں ہر وقت ضروری ہے۔ ذکر کیا ہے؟ ذکر ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے ذکر ہے، خواہ دل سے ہو، زبان سے ہو یا اعضا و جوارح سے۔ روزہ بھی ان معنوں میں ذکر ہے، بھوک پیاس بھی ذکر ہے، اور تلاوت قرآن، خصوصاً نماز میں تو یہ ہی ذکر کی بڑی اعلیٰ و ارفع صورت۔ لیکن رمضان المبارک میں زبان سے ذکر، یعنی کلمات ذکر کا ورد اور دعا کا اہتمام بہت ضروری اور نافع ہے۔ ذکر کی ایک صورت دعا ہے۔ دعا کی بنیاد یہ ایمان ہے کہ سب کچھ اللہ سے ہی مل سکتا ہے اور سارے اختیارات اور خزانوں کا وہی مالک ہے۔ دعا سراپا محتاج اور فقیر ہونے کا اقرار ہے۔ رمضان میں عام اوقات کے علاوہ مخصوص اوقات بھی ہیں دعا کی قبولیت کے۔ اس ضمن میں کوشش کریں کہ پہلے عشرے میں رحمت کی طلب کثرت سے کریں۔ دوسرے عشرے میں مغفرت کی اور تیسرے عشرے میں نار جہنّم سے رہائی کی۔ نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عشروں کی یہ برکات بیان فرمائی ہیں۔ (بیہقی) مختلف اوقات اور حالات کی دعاؤں اور جامع مسنون دعاؤں میں سے بھی ہر رمضان میں چند دعائیں یاد کر لیا کریں۔

ساتویں چیز: شب قدر اور اعتکاف کا اہتمام!

شب قدر وہ مبارک رات ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ رات اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے، اس کام کے لحاظ سے جو اس رات میں انجام پایا، ان خزانوں کے لحاظ سے جو اس رات میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ ہزاروں مہینوں اور ہزاروں سالوں سے بہتر ہے۔ جو اس رات قیام کرے اس کو سارے گناہوں کی مغفرت کی بشارت سی گئی ہے۔ یہ رات کون سی رات ہے؟ یہ ہمیں یقینی طور پر نہیں بتایا گیا۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری عشرے کی کوئی طاق رات ہے، یعنی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا انتیسویں۔ بعض احادیث میں کہا گیا ہے کہ یہ آخری عشرے کی کوئی ایک رات یا رمضان المبارک کی کوئی بھی رات ہے۔ اس کو پوشیدہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ آپ اس کی جستجو اور تلاش میں سرگرداں رہیں، محنت کریں، اپنی آتش شوق کو جلتا رکھیں۔ آخری عشرے کی ہر طاق رات میں اسے تلاش کریں۔ اس سے زیادہ ہمت ہو تو اس پورے عشرے کی ہر رات میں اور اگر اس سے بھی زیادہ ہمت رکھتے ہیں تو رمضان کی ہر رات میں تلاش کریں۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے وہ یہ کہ بندہ اس کو خوش کرنے کے لیے اور اس کی رحمت اور انعامات کی طلب میں ہر وقت ہمہ تن جستجو بنا رہے، مسلسل کوشش میں لگا رہے۔ کام سے زیادہ، ارادہ اور مسلسل کوشش ہے جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے۔

اگر ہمت و حوصلہ ہو تو پھر آپ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کریں۔ دس دن ممکن نہ ہو تو کم مدت کا ہی سہی لیکن کوشش ضرور کریں اعتکاف کی۔ اعتکاف' قلب و روح، مزاج انداز اور فکر و عمل کو للّٰہیت کے رنگ میں رنگنے اور ربانیت کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس طرح شب قدر کی جستجو کا کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اعتکاف ہر کسی کے لیے تو ممکن نہیں لیکن اس کی اہمیّت اس سے ظاہر ہے کہ اس کو فرض کفایہ کہا گیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اعتکاف فرمایا ہے اور اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے، راتوں کو جاگتے، اپنے گھر والوں کو جگاتے اور اتنی محنت کرتے جتنی کسی اور عشرے میں نہ کرتے۔ (بخاری و مسلم)

آٹھویں چیز: انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کریم کی راہ میں فیاضی سے خرچ!

نماز کے بعد سب سے بڑی عبادت اللہ کی راہ میں خرچ ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے وہ سب خرچ کرنا۔ وقت بھی اور جان و مال بھی۔ لیکن رمضان میں سب سے بڑھ کر مال خرچنا ہے اس لیے کہ مال دنیا کی محبُوب شے ہے اور یہی دین اور آپ کے درمیان اکثر آڑے آتا ہے۔ نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم سارے انسانوں سے زیادہ فیاض اور سخی تھے۔ لیکن جب رمضان المبارک آتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات جبرائیل علیہ السلام سے ہوتی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور داد و دہش کی کوئی انتہا نہ رہتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فیاضی میں بارش لانے والی ہوا کی مانند ہو جایا کرتے تھے (بخاری)

☆☆☆☆☆

27 مئی: صوبہ زابل.................ضلع شلمزئی.................بارودی دھماکے.................12 افغان فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی

فضائل وفوائد ذکرِ الٰہی

مولانا محمود الحسن غفنفر

جو لوگ ذکر الٰہی سے اعراض اور انحراف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی معیشت کو تنگ کر دیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَن اَعرَضَ عَن ذِکرِی فَاِنَّ لَه مَعِیشَةً ضَنکًا وَّنَحشُرُه یَومَ القِیٰمَةِ اَعمٰی oقَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرتَنِی اَعمٰی وَقَد کُنتُ بَصِیرًا oقَالَ کَذٰلِکَ اَتَتکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیتَهَا وَکَذٰلِکَ الیَومَ تُنسٰی(طٰه: ۱۲۴۔۱۲۶)

''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے روز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا یا الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دیکھتا تھا۔ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے''۔

اس تنگی سے بعض نے عذاب قبر اور بعض نے وہ قلق واضطراب، بے چینی اور بے کلی مراد لی ہے جس میں اللہ کی یاد سے غافل بڑے بڑے دولت مند مبتلا رہتے ہیں۔ اس تنگ زندگی کی عذاب برزخ سے بھی تفسیر کی گئی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ دینوی معیشت کو بھی شامل ہے اور برزخی حالت کو بھی۔ کیونکہ برزخی حالت میں انسان دنیا و برزخ دونوں جہان کی تکلیف برداشت کرتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب میں ڈال کر فراموش کیا جائے گا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ (بخاری کتاب الاذان، مسلم کتاب الحیض باب ذکر اللہ فی حال الجنابۃ ص ۱۶۲ ج ۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے لیے کوئی مقرر نہیں ذکر کرنے والا جب جس وقت اور جس حالت میں چاہے اللہ کا ذکر کر سکتا ہے۔ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک شخص نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے احکام کی مجھ پر کثرت ہو چکی ہے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی (آسان سی) چیز بتا دیں جس پر میں عمل کرتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الذکر ص ۲۷۷، مسند احمد ص ۱۸۸ ج ۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے''۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الحامدین ص ۲۷۸، مستدرک ص ۴۹۸ ج ۱)

کلمہ توحید کا ورد تمام اذکار سے بہتر ہے اور الحمد للہ کا ورد تمام دعاؤں سے بہتر ہے اس لیے کہ یہ دونوں کلمے اللہ تعالیٰ کی توحید اور تحمید پر مشتمل ہیں۔ بعض حضرات کلمہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ میں محمد رسول اللہ کا اضافہ بھی کرتے ہیں جو کسی حدیث سے ثابت نہیں، نہ ہی مذکورہ حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو قوم اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکونت نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ (بطور فخر) ان کا تذکرہ اپنے فرشتوں سے کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں''۔ (مسلم کتاب الذکر والدعا)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو لوگ اپنی مجلس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں تو ایسی مجلس باعث حسرت اور نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اللہ اگر چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کر دے''۔ (مسند احمد ص ۴۴۶ ج ۲)

حافظ ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ نے ذکر الٰہی کے بہت سے فوائد اپنی کتاب ذکر الٰہی میں تحریر فرمائے ہیں جنہیں انتہائی اختصار کے ساتھ قارئین کرام کی نظر کیا جاتا ہے۔ ذکر الٰہی شیطان کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے، ذکر الٰہی سے اللہ راضی ہو جاتا ہے، ذکر الٰہی غموں اور پریشانیوں کا علاج ہے، ذکر الٰہی سے دل میں مسرت اور خوشی پیدا ہوتی ہے، ذکر الٰہی سے بدن کو تقویت ملتی ہے، ذکر الٰہی سے انابت (رجوع الی اللہ) حاصل ہوتی ہے، ذکر الٰہی سے تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے، ذکر الٰہی سے معرفت کے دروازے کھل جاتے ہیں، ذکر الٰہی سے دل میں اللہ تعالیٰ کی معرفت کے ساتھ ساتھ ہیبت اور عظمت و توقیر وجلال کا سکہ بیٹھتا ہے، ذکر الٰہی سے اللہ عزوجل آسمانوں میں ذاکر کا تذکرہ کرتے ہیں، ذکر الٰہی سے دل کو زندگی اور تازگی نصیب ہوتی ہے، ذکر الٰہی سے دل کا زنگ اتر جاتا

28 مئی: صوبہ پکتیکا ..... ضلع زیڑوک ..... مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپیں ..... 20 افغان فوجی ہلاک اور 15 زخمی

ہے، ذکر الٰہی سے اللہ تعالیٰ کا جن کلمات سے ذکر کرتا ہے وہی اذکار مصائب و آلام اور تکلیف کے وقت اس کا ذکر کرنے لگتے ہیں۔ ذکر الٰہی سے اللہ تنگ دستیاں دور فرما دیتا ہے، ذکر الٰہی سے دل کو قرار اور اطمینان نصیب ہوتا ہے، ذکر الٰہی سے انسان لغویات سے محفوظ رہتا ہے، ذکر الٰہی کی مجالس فرشتوں کی مجلسیں ہوتی ہیں، ذکر الٰہی سے ذاکر نیک اور سعید ہو جاتا ہے، ذکر الٰہی کی وجہ سے انسان قیامت کے دن حسرت سے مامون رہے گا، ذاکر کو ذکر الٰہی کی برکت سے وہ نعمتیں مل جاتی ہیں جو مانگ کر لینے سے بھی نہیں ملتیں، ذکر الٰہی تمام تر عبادات سے آسان اور افضل ہے، ذکر الٰہی سے جنت میں درخت لگتے ہیں، ذکر الٰہی سے دنیا میں بھی نور قبر میں بھی نور، آخرت میں بھی نور حاصل ہوگا۔ ذکر الٰہی سے دل بیدار رہتا ہے، ذکر الٰہی قرب خداوندی اور معیشت الٰہی کا ذریعہ ہے، ذکر الٰہی صدقہ و جہاد سے افضل ہے، ذکر 'راس الشکر' ہے، ذکر الٰہی سے دل کی قساوت نرمی میں تبدیل ہو جاتی ہے، ذکر الٰہی دل کی دوا اور قلب کی شفا ہے، ذکر الٰہی محبت الٰہی کا حصول ہے، ذکر الٰہی ہر قسم کے شکر سے اعلیٰ ترین شکر ہے جو مزید نعمت کا باعث ہے، ذکر الٰہی اللہ کی رحمتوں اور فرشتوں کی دعاؤں کا موجب ہے، مجالس ذکر جنت کے باغات ہیں، مجالس ذکر فرشتوں کی مجلسیں ہیں، اہل ذکر سے اللہ تعالیٰ ملائکہ میں فخر فرماتے ہیں، ذکر الٰہی پر ہمیشگی کرنے والا مسکراتے ہوئے جنت میں جائے گا۔ (قول ابودرداء رضی اللہ عنہ)

تمام اعمال ذکر الٰہی کو دوام اور ہمیشہ باقی رکھنے کے لیے ہیں، مقابلہ اعمال میں ذکر الٰہی کرنے والے جیت جائیں گے۔ ذکر انسان اور جہنم کے درمیان دیوار بن جاتا ہے، فرشتے ذاکر کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں جیسا کہ تائب کے لیے دعائے مغفرت فرماتے ہیں۔ کثرت کے ساتھ ذکر کرنے سے نفاق سے نجات نصیب ہو جاتی ہے، ذکر الٰہی کی لذت تمام لذات سے بہتر لذت ہے، کثرت ذکر سے گواہوں کی کثرت ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی سے شیطانوں میں گھرے ہوئے آدمی کو نجات مل جاتی ہے۔

ذکر الٰہی سے بے حد قوت حاصل ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی کی مشقت اور دیگر معمولات کی زیادتی و تکالیف کی شکایت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم طلب فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کو خادم دینے کی بجائے رات کو سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا خادم کی بجائے یہ کلمے تمہارے لیے بہتر ہیں۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے ہمیں ہر لحہ ہر موڑ پر ذکر الٰہی کا ہی درس دیا ہے۔ گھر سے نکلیں تو دعا، بازار جائیں تو دعا، سواری پر سوار ہوں تو دعا، شہر میں داخل ہوں تو دعا، پانی پئیں تو دعا، کھانا کھانے سے فارغ ہوں تو دعا، مسجد میں داخل ہوں تو دعا اور نماز تو دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ مسجد سے باہر نکلیں تو دعا لباس پہنیں تو دعا، الغرض جملہ عروسی میں جانے کی دعا۔ دین اسلام نے انسان کو کسی بھی موڑ پر بے رہبر نہیں چھوڑا ہر مقام پر ذکر الٰہی کی تلقین کی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے ہم ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول و مصروف رہیں اسی میں کامیابی ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد لھم مغفرۃ واجرا عظیما

''کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والوں اور یاد کرنے والیوں کے لیے رب کائنات نے بخشش کے ساتھ اجر عظیم تیار کر رکھا ہے''۔

اس لیے فارغ اوقات میں ہمیں اللہ سے لَو لگانی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْO وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ (الشرح: ۷،۸)

''پس جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر اور اپنے پروردگار ہی کی طرف دل لگا''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمدالله رب العالمین

☆☆☆☆☆

28 مئی: صوبہ ننگرہار..................ضلع بٹی کوٹ ....بارودی سرنگ حملے..................ایک ٹینک اور موٹر سائیکل..................4 فوجی ہلاک اور 5 زخمی

اے امت مسلمہ! آؤ جہاد کی طرف

شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ

دسمبر ۲۰۰۸ء میں غزہ پر اسرائیل کی جارحیت کے تناظر میں، محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا پیغام

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ ظَالِمِيْ أَنْفُسِهِمْ قَالُواْ فِيمَ كُنتُمْ قَالُواْ كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِيْ الأَرْضِ قَالْوَاْ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُواْ فِيْهَا فَأُوْلَـئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءتْ مَصِيراً Oإِلاَّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ لاَ يَسْتَطِيْعُونَ حِيْلَةً وَلاَ يَهْتَدُونَ سَبِيْلاً(النساء۹۷:۹۸)

''جولوگ اپنے نفس پر ظلم کررہے تھے۔ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ یہ تم کس حال میں مبتلا تھے؟انہوں نے کہا کہ ہم زمین میں کمزور و مجبور تھے۔فرشتوں نے کہا کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنّم ہے۔اور وہ بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے''۔

اے امت محمد علی صاحبھا السلام! جنگیں، مصائب و مشکلات اور راہِ حق میں آزمائشیں اپنے ساتھ (ہمارے لیے) تحفے لاتی ہیں اور دانا ایسے مواقع ضائع نہیں ہونے دیتے بلکہ ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

پس تمہارے پاس ایک بہترین موقع ہے کہ تم اپنے ساتھ ہونے والے ظلم اور ناانصافیوں (جو کہ کئی دہائیوں سے اندرونی و بیرونی طرف سے جاری ہیں) کے خلاف مزاحمت کرو اور طاقت کے ذریعے اپنے حقوق حاصل کرو۔وہ لوگ جو تمہیں اپنا حق حاصل کرنے کے لیے انتخابات کا راستہ اختیار کرنے کے لیے مغرب کی مثال دیتے ہیں، وہ تمہیں دھوکہ میں رکھتے ہیں اور تم سے جھوٹ بولتے ہیں۔تمہیں اس راستے پہ چلانے والے یا تو کفار اور ان ایجنٹوں کے خوف میں مبتلا ہیں یا وہ دولت اور اعلیٰ مقام کے حصول کے لیے ایسا کرتے ہیں۔

یہ لوگ تمہیں جس مغرب کی جمہوریت کی مثالیں دیتے ہیں اس مغرب نے اپنے حقوق ہتھیاروں اور انقلاب کی طاقت سے حاصل کیے تھے۔جیسا کہ امریکہ پر قبضے کے لیے لڑی جانے والی سات سالہ طویل جنگ میں فرانس اور برطانیہ نے اخراجات کے لیے اپنی عوام پر بھاری ٹیکس لگائے۔جس نے ان دو ممالک کو بھی اقتصادی بحران کا شکار کیا ہے۔

فرانس کا بادشاہ لوئس کہتا تھا ''میں ریاست ہوں اور ریاست مجھ میں ہے''۔ (یہی چیز مسلم ممالک کے حکمرانوں پر ثبت ہوتی ہے)۔رعایا پر دباؤ اور ناانصافیوں نے انقلاب فرانس کو ہوا دی، فرانسیسی لوگوں نے اس ظلم کے خلاف بہترین راستہ چنا، وہ بادشاہ کے باغی ہو گئے جو اُن کے خون اور دولت کو چوس رہا تھا۔انہوں نے لوئس کو اقتدار سے اٹھا باہر پھینکا اور اس کا سر' گلویٹن' (سر قلم کرنے کی مشین) میں دے دیا۔

بالکل اسی طرح کے اقتصادی بحران کی وجہ سے امریکہ کے لوگ برطانیہ سے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے باغی ہو گے تھے اور انہوں نے ایسا کرنے کے لیے ایسا کوئی جمہوری طریقہ اختیار نہیں کیا، جیسا آج افغانستان، عراق اور دوسری جگہوں پر ہمیں دھوکہ دینے کے لیے انتخابات کا ڈرامہ رچایا جا رہا ہے، بلکہ انہوں نے اپنے حقوق خون بہا کر اور ہتھیار اُٹھا کر حاصل کیے۔

ہمارے ممالک جو کہ جابروں کے تسلط میں ہیں اِن میں رائے شماری کی کوئی گنجائش نہیں۔یہ صرف فریب میں مبتلا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔اور اس قابل افسوس امر سے ہمیں آگاہ رہنا چاہیے کہ ہمارے بہت سے علما اور مبلغ اس بڑے دھوکے اور فریب کی حمایت کرتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ اسلامی سرزمین میں امیر کا تقرر اور شورائی نظام ہوتا ہے۔ تاہم ہمیں یقین ہے کہ مغربی طرز جمہوریت نہ صرف ایک کھلا فریب ہے بلکہ یہ ہمارے دین میں ایک ناقابل قبول ایجاد (بدعت) ہے جو کہ شرک کے زمرے میں آتی ہے۔ مسلمان کبھی یہ گوارا نہیں کریں گے کہ ان پر اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور نظام مسلط کیا جائے۔اور نہ ہی انسان کے اپنے بنائے ہوئے قوانین ان کے لیے قابل قبول ہو سکتے ہیں۔باہر سے حملہ آور، جارحیت پسندوں اور مرتد حکمرانوں کے خلاف، اللہ کی راہ میں اس وقت تک لڑنا جب تک اللہ کا کلمہ غالب نہ آجائے، ہمارے دین کا ورثہ ہے۔

آخر میں، میں اپنے فلسطینی بھائیوں سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے صبر کا بہترین اجر دے اور اللہ تمہاری شہادتوں کو قبول فرمائے، تمہارے زخموں پر مرہم رکھے اور میری دعا ہے کہ اللہ متاثرہ خاندانوں کو صبر دے اور بہترین صلہ عطا فرمائے (آمین)

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

امام کے ساتھ گزرے ایام

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری دامت برکاتہم

محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے ساتھ گزرے ایام کی بابرکت یادیں، شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری دامت برکاتہم تازہ کرتے ہیں.....شیخ حفظہ اللہ کی یہ بصری گفتگو ادارہ السحاب کی جانب سے عنقریب نشر کی جائے گی، ان شاء اللہ۔

اسی طرح ہمارے ساتھ ایک انصاری تھے جنہیں منافق حکومت کی جانب سے بڑی سخت دھمکیاں ملیں، ان میں ایک شخص حاجی دین محمد تھا جس کے بارے میں میں آگے چل کر بات کروں گا جو الٹے پاؤں لوٹ گیا اور دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ اس کا مقدر بنا۔ اُس وقت وہ والی کا مساعد یا اسی طرح کے کسی بڑے عہدے پر براجمان تھا۔ اس کی جانب سے ہمارے ایک انصاری کو یہ دھمکی ملی کہ اگر تم عربوں کا ساتھ نہ چھوڑو گے تو امریکی تمہارے گاؤں پر پچاس ہوائی جہاز بھیجیں گے جو تمہاری اس بستی کا نام و نشان تک مٹا ڈالیں گے۔ اور پھر واقعی امریکیوں نے اس بستی پر فضائی حملہ کیا اور بستی کی اینٹ سے اینٹ بجادی، یہاں تک کہ اُس بھائی کے گھر میں سے صرف ایک اُن کی والدہ اور ایک بچہ بچ سکے۔ پوری بستی میں سے پچاس کے قریب موحدین نے جام شہادت نوش کیا اور اکیلے اس بھائی کے گھر سے اٹھارہ شہیدوں کے جنازے اٹھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائے۔ اس سب کے باوجود اس انصاری نے اور ان جیسے دوسرے انصار نے ہمارا ساتھ نہ چھوڑا اور آخری لمحات تک ہمارے ساتھ رہے۔ یہ ایسے بہت سے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے۔

اسی طرح وہاں ایک گاؤں ایسا تھا جس پورے گاؤں نے شیخ رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور شیخ نے اُن سے جہاد پر بیعت لی۔ اِن لوگوں نے شیخ سے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ عنقریب یہاں شدید بم باری ہونے والی ہے، اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے اہل و عیال کو یہاں سے دور کسی محفوظ مقام پر منتقل کر دیں اور پھر واپس آ کر آپ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں۔ اِس پر شیخ رحمہ اللہ نے ان کو اجازت دے دی اور کہا کہ میں ہر گھر کے لیے اپنی جانب سے کچھ معاونت کی رقم مخصوص کر دیتا ہوں جو اس ہجرت میں آپ کے کام آ سکے گی۔ لیکن وہ واقعی سچے لوگ تھے۔ انہوں نے ہمیں پناہ دی اور ہم سے خود کچھ طلب نہیں کیا۔ اس کے بعد جنگ اندازے سے بھی جلد شروع ہوگئی۔

ان سب باتوں کے ساتھ ہمیں اس وقت کے حالات کو بھی مدِ نظر رکھنا چاہیے۔ رعب بہت شدید تھا۔ اور امریکیوں نے اپنے بارے میں عجیب و غریب افسانے مشہور کر رکھے تھے کہ وہ ہر شے کو دیکھ سکتے ہیں اور ان کے پاس ایسے ہتھیار ہیں جن کے سامنے کلاشن کوف ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور یہ کہ وہ گھروں کے اندر تک دیکھ سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ تورا بورا کا منظر بذات خود بڑا خوف ناک تھا۔ میں جب تورا بورا سے نکلا اور پھر میں نے باہر سے اسے دیکھا تو وہ منظر واقعی خوفناک تھا۔ بم باری اس شدت کی تھی کہ جب بم گرتے تھے تو پوری پوری بستی روشن ہو جاتی تھی۔ الحمدللہ ہم جب تورا بورا میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں پر سکینت نازل فرمائی۔ لیکن اگر کوئی باہر سے اِس جگہ کو دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ یہ تو تورا بورا میں عرب، انصار اور مہاجرین کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا منصوبہ ہے۔ شدت رعب کی اُس کیفیت میں بھی وہ سادہ لوح عوام ہمارے ساتھ کھڑے تھے اور ہماری نصرت کر رہے تھے۔ میں کئی دفعہ یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ ہم نے توکل اور توحید کے اصل معانی شدت کے اِن اوقات میں سیکھے۔ جب کہ بڑے بڑے عماموں والے باریش ڈگریوں کے حامل حضرات جو توحید کے موضوع پر بڑی بڑی کتابیں تصنیف کر دیتے ہیں اور توحید پڑھاتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اس مدرسے سے بھی ہو کر گزریں اور پھر سے اِن موضوعات کے دہرائیں کیونکہ اُن کی توحید اس پہلو سے ناقص ہے۔ جیسا کہ شہید استاد یاسر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہو سکتا ہے کہ بعض علما ایسے بھی ہوں جو استاد کے درجے پر فائز ہیں لیکن ایمان میں وہ منافقین کے درجے سے آگے نہیں بڑھ پاتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عافیت عطا فرمائے۔ سو ہم نے توحید اور توکل کے بہت سے دروس ان سادہ لوح مسلمانوں سے پڑھے۔

مسئلہ بالکل سادہ سا ہے۔ یہ کافر ہے جو دشمن ہے اور یہ مومن مجاہد ہے جو کہ دوست ہے۔ ان کے سمجھنے کے لیے اتنی تفصیل کافی تھی۔ یہ مجاہد ہے اس کی مجھے مدد کرنی ہے اور یہ کافر ہے اس سے جنگ کرنی ہے۔ اس فطرتِ سلیمہ کی بنیاد پر وہ لوگ ہمارے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ جنگ کا آغاز سب سے سخت ہوتا ہے۔ اور اس شدت کے وقت میں بھی وہ لوگ ثابت قدم رہے حالانکہ اُن کی اکثریت عام لوگوں پر مشتمل تھی، جنہیں شاید دین کے بنیادی شعائر سے زیادہ کا علم نہ ہوگا۔ نہ اُن کے پاس بڑی بڑی ڈگریاں تھیں نہ ہی مناصب جو اکثر توحید اور ایمان میں خلل کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے دیگر علاقوں سے بھی مجاہدین ہم سے رابطہ کرتے تھے اور وہ ہم سے معذرت بھی کرتے تھے کہ ہم لوگ آپ کے پاس آنا تو چاہتے ہیں لیکن ہمارے لیے ممکن نہیں۔

عوام کی ہمارے ساتھ محبت اور ہمدردی کے واقعات میں سے ایک عجیب

واقعہ یہ ہے کہ ساتھیوں نے جلال آباد میں اپنی ادارتی ترتیبات کے لیے ایک گھر لے رکھا تھا جسے آپ مضافہ یعنی مہمان خانہ کہہ لیں، تاکہ اگر کسی نے علاج کے لیے جانا ہو یا ویسے کچھ دن کے لیے ٹھہرنا ہو تو وہ وہاں ٹھہر سکے۔ جب جلال آباد پر منافقین کا قبضہ ہوا اور امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے نظامی جنگ کی جگہ چھاپہ مار جنگ کا فیصلہ کیا تو وہ شہروں سے دیہات کی طرف منتقل ہوگئے اور جلال آباد سے نکل گئے۔ اور بہرحال یہ ان کی کامیاب حکمت عملی تھی جس کے ساتھ اُنہوں نے صلیبی اتحاد کی کمر توڑی اور اسے شکست سے دوچار کیا، یہاں تک کہ خود امریکہ کو بھی شکست کا اعتراف کرنا پڑا اور اِس وقت وہ افغانستان سے نکلنے کے لیے رستے تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد امارت اسلامی کو دوبارہ قائم فرمائے اور امیر المومنین ملا محمد عمر قندھار میں دوبارہ اپنی مسند پر جلوہ افروز ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دفعہ پھر سے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی تجدید کرنے کی توفیق دیں۔ ان شاء اللہ۔

الغرض جب منافقین جلال آباد میں داخل ہوئے تو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اُنہوں نے عربوں کو بیچنے کا کام شروع کر دیا۔ اس وقت وہ سب جلال آباد میں باقی بچ جانے والے عربوں کو تلاش کر رہے تھے تاکہ اُنہیں امریکیوں کے ہاتھ فروخت کر سکیں۔ چنانچہ اِن مسلح منافقین کا ایک گروہ اس مضافے تک بھی پہنچا۔ اُس گھر کا ایک چوکیدار تھا جو ہمارے گمان میں نیک آدمی تھا۔ جب منافقین نے اُس گھر میں داخل ہونا چاہا تو اُس بھائی نے اُنہیں اندر جانے سے روک دیا، کیونکہ اُس وقت گھر میں ایک عرب بھائی موجود تھے جنہیں جلال آباد کے سقوط کی خبر نہیں پہنچی تھی۔ اُن منافقین کی نیت یہ تھی کہ وہ اس گھر میں داخل ہوں اور وہاں موجود عربوں کو امریکیوں کے ہاتھ فروخت کریں۔ اس وقت اس امین چوکیدار نے اُن لوگوں کو اندر جانے سے روک دیا اور اُن کے ساتھ جھگڑا کرنے لگا اور وہ منافقین اُس کے ساتھ جھگڑنے لگے۔ اس دوران اُس بھائی کو اندازہ ہوگیا اور وہ دیوار پھاند کر مضافے سے نکل گئے اور ساتھ والے گھروں سے ہوتے ہوئے آگے کو نکل گئے۔ ہمارے ساتھی اِس بھائی کو زندہ شہید کہا کرتے تھے کیونکہ دشمن سمجھتا تھا کہ وہ شہید ہو چکے ہیں۔ سو وہ بھائی ایک گھر میں گھس گئے اور وہاں موجود مرغی خانے میں کافی دیر تک چھپے رہے۔ یہاں تک کہ معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا اور حملہ ختم ہوگیا تو وہ اس گھر سے نکل کر جلال آباد میں گھومنے لگے، جب کہ اُنہیں کچھ معلوم نہ تھا کہ جائیں تو کہاں جائیں؟ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی حالت میں وہاں ایک رستے پر چل رہا تھا تو وہاں موجود سب لوگ مجھے دیکھ رہے تھے اور میں حیران ہو رہا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ سب لوگ مجھے ہی دیکھتے جا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد انہیں وجہ سمجھ میں آئی کہ یہ تو رستہ ہی بند تھا اس لیے سارے علاقے کے لوگ اُس اجنبی کو حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ یہ کہاں جا رہا ہے؟ پھر جب انہوں نے رستہ بند دیکھا تو پریشان ہوگئے۔ اتنے میں وہاں کا ایک رہائشی آگے بڑھا اور اُن سے کہنے لگا کہ آؤ میرے ساتھ، کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس بھائی نے بہانہ بنایا کہ میں ایک دوست کو تلاش کر رہا ہوں اور ایسے اور ویسے۔ اُس شخص نے کہا کہ آجاؤ میرے ساتھ اور وہ انہیں اپنے گھر لے آیا اور ان سے کہنے لگا کہ دیکھو مجھے معلوم ہے کہ تم عربی ہو اور نکلنے کا رستہ تلاش کر رہے ہو۔ اب رات کا وقت ہے اور اس وقت تم کہیں جا نہیں سکو گے۔ رات میرے گھر میں گزار لو۔ اس کے بعد اس شخص ان بھائی کو یہ تسلی دی کہ دیکھو جب تک میں زندہ ہوں تم بھی زندہ ہو۔ اگر میں شہید ہوگیا تو پھر اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اس بھائی نے کہا کہ اللہ آپ کو بہترین جزا دے۔ وہ بھائی کہتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ اس شخص کا بیٹا ایک دینی مدرسے میں زیر تعلیم تھا جس کی بنیاد طالبان نے رکھی تھی۔ اس نے کہا کہ یہ طالبان کی برکات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے طالبان کی برکت سے مستفید ہونے کی توفیق دی ہے۔ وہ بھائی صبح تک وہیں رہے اور پھر صبح وہاں سے نکلے۔ اس شخص نے انہیں رستہ بھی دکھلا دیا کہ اس پر چلتے ہوئے تم تورابورا کے پہاڑوں تک پہنچ جاؤ گے۔ وہ بھائی کہتے ہیں کہ رستے میں مَیں ایک دکان سے گزرا اور وہاں کچھ اشیا خریدنے کے لیے ٹھہر گیا۔ مطلوبہ سامان خریدنے کے بعد وہ وہاں سے نکلے اور دکان والے کو بھی معلوم ہوگیا کہ یہ عربی ہے تو وہ دکان والا بھی ان کے پیچھے ہی باہر نکل آیا اور دیکھنے لگا کہ یہ شخص کہاں جاتا ہے۔ وہ بھائی کہتے ہیں کہ میں وہاں سے نکلا لیکن رستہ غلط کر بیٹھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دکان دار سے تو کچھ نہ کہا تاہم اس نے مجھے آواز دی اور کہا کہ آجاؤ! آجاؤ!......تمہارا رستہ اس طرف ہے!

فی الوقت اسی پر اکتفا کرتے ہیں

سبحانک اللھم وبحمدک أشھد أن لا إله إلا أنت أستغفرک وأتوب إلیک

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

وصل الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

☆☆☆☆☆

''کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ انہی حکمرانوں کے ہاتھوں حالات کی اصلاح ممکن ہے۔ اس نظام میں رہتے ہوئے اصلاح کی کوشش کرنے والے درحقیقت ایک ایسے سمندر میں تیر رہے ہیں جس کی تلاطم خیز موجیں کشتی کو کسی اور سمت لے جانے پر مُصر ہیں۔ یقیناً اس راستے سے اصلاح ممکن نہیں اور اگر یہ مصلحین زیادہ دیر اس سمندر میں رہے تو خود بھی اس میں غرق ہو جائیں گے۔ عقلمند آدمی تو کبھی ایسے بدطنیت لوگوں کو اپنے ساتھ کسی کام میں شریک بھی نہیں کرتا، کجا یہ کہ امت کی زندگی سے متعلّق مسائل حل کرنے کے لئے ایسے لوگوں پہ تکیہ کر لیا جائے''

(محسنِ امت الشیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ تعالیٰ)

29 مئی: صوبہ لوگر......... باد خواب شانہ......... مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ گن سے فائرنگ......... ایک فوجی طیارہ مار گرایا......... اس میں سوار تمام فوجی ہلاک

(آخری قسط)

مُسلم بنگال......ایک قتل گاہ، جس پر خاموشی کے پہرے ہیں!

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری دامت برکاتہم

سرزمینِ بنگال میں ہزاروں لوگ شہید ہو جاتے ہیں، اور مزید شہید ہو رہے ہیں، لیکن مغربی دنیا اس واقعے پر سرے سے متحرک نہیں ہوتی۔ بھارت اس سانحے پر اظہارِ مسرت کرتا ہے، اور یہ دونوں ہی بنگلہ دیش کی کرپٹ اور فسادی حکومت کو مزید امداد فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح جب مصر میں پانچ ہزار لوگ شہید کیے جاتے ہیں، ان کی لاشوں کو سڑکوں پر جلایا جاتا ہے، تو امریکہ پرامن رہنے کی اپیل کرتا ہے اور مفاہمت کی دعوت دیتا ہے۔ لاکھوں مسلمان افغانستان، عراق، فلسطین، کشمیر، فلپائن، گجرات، احمد آباد اور صومالیہ میں شہید کیے جاتے ہیں، لیکن کوئی حرکت میں نہیں آتا۔ لیکن اگر افغانستان، مالی اور صومالیہ کی عوام بیرونی حملہ آوروں اور سیکولر حکام سے آزادی چاہے، شریعت قائم کرنے کا فیصلہ کرلے تو پھر ان پر اقتصادی پابندیاں لگانا ضروری ہو جاتا ہے۔ ان کے اوپر صلیبیوں کی جانب سے حملے کیے جاتے ہیں، جس میں تمام بین الاقوامی مجرم اور ان کے مقامی ایجنٹ شرکت کرتے ہیں۔ ان ممالک کی عوام کی بستیاں اجاڑی جاتی ہیں، ان کے گھر تباہ کیے جاتے ہیں۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو شہید کیا جاتا ہے۔ نتیجتاً، وہ شریعت قائم نہیں کرپاتے، صرف اس لیے کہ وہ مغرب کی نگاہ میں آزادی کے دشمن قرار پائے تھے۔

لیکن جب سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین، علی رجب حیدر، اسلام، پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، اور اسلامی عقائد کے خلاف غلیظ زبان استعمال کریں، تو وہ مغرب کے ہیرو قرار پاتے ہیں۔ ان کا دفاع کرنا، ان کے ساتھ عزت سے پیش آنا، ان پر انعامات نچھاور کرنا، ان کا وائٹ ہاؤس اور ٹین ڈاؤننگ سٹریٹ میں استقبال کرنا مغرب کا فرضِ منصبی قرار پاتا ہے، کیونکہ یہ لوگ آزادی کے علم بردار ہیں، وہ آزادی جس کی حمایت و دفاع مغرب اور دیگر دشمنانِ اسلام کرتے ہیں۔ ہاں، گوانتاناموبے، سی آئی اے کے خفیہ اور اعلانیہ عقوبت خانوں میں قید مسلمان کسی قسم کی آزادی کے حق دار نہیں۔ ان کو اذیتیں دینا، ان کے حقوق سلب کرنا، بغیر کسی سزا سنائے امریکہ کی مرضی کی مقرر کردہ طویل مدتوں کے لیے انہیں حبسِ بے جا میں رکھنا، یہ سب عین ضروری قرار پاتا ہے۔ اس لیے کہ وہ امریکہ کے نزدیک انسان ہی نہیں کہ وہ کسی انسانی حقوق کے مستحق ٹھہریں۔ نہ ہی ان کے اوپر وہ معاہدات لاگو ہوتے ہیں جن کا امریکہ باقی انسانیت سے اپنے معاملات میں پابند ہے۔

یہ ہے گھمنڈ اور تکبّر کی منطق، جن حقوق کا یہ راگ الاپتے ہیں وہ انسانی حقوق نہیں، بلکہ یہ اِسلام مخالف انسان کے وہ حقوق ہیں جو اسے ایک مسلمان کے خلاف جارحیت کرتے ہوئے میسر ہیں۔ مغرب کی یہی متکبرانہ ذہنیت ہے جس کو مجددِ جہاد امام اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے بہت اچھی طرح سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ عین اُس زبان میں بات کی جو وہ نہ صرف سمجھتے ہیں، بلکہ انہیں قائل کرنے کے لیے بھی کارگر ہے، یعنی ظلم اور زیادتی کے خلاف قوت کی زبان! مغرب کی نگاہ میں آزادی کا یہ مطلب محض اتنا ہے کہ آپ ایک طوطے کی طرح اس کی بتائی ہوئی بات دہراتے جائیں، اس کی رضامندی اور قربت حاصل کرنے کی بھیک مانگیں۔ لیکن اگر آپ نے توحید، اسلام، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور شریعت کی حکمرانی قائم کرنے کی دعوت دی، تو پھر آپ ایک دہشت گرد ہیں۔ اس صورت میں آپ کا ایک ہی حق ہے: بم باری، قتل، اور جنگ۔ یہ حق آپ کے پاس ہے ہی نہیں کہ آپ شریعت کی حاکمیت قائم کریں، چاہے عوام کی ایک بڑی اکثریت آپ کی حمایت ہی کیوں نہ کرتی ہو۔ یہ اس وجہ سے کہ جمہوریت ایک ایسی یک رخی شاہراہ ہے جس میں سفر کیا ہی اس لیے جاتا ہے کہ آپ مغرب کی چاکری کرنے کے مقام تک پہنچ جائیں۔ البتہ اگر اسی جمہوریت کو آپ مغرب کے مفادات کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کریں تو پھر آپ ایک دہشت گرد ہیں!

درحقیقت جمہوریت محض اکثریت کی خواہشات کے استبداد کا نام ہے۔ جمہوریت کا یہی وہ حقیقی چہرہ ہے جسے اس کے حامی چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جمہوریت میں اکثریت جو چاہے اور جیسا چاہے وہی حق قرار پاتا ہے، وہی شریعت کا مقام حاصل کرتا ہے، وہی وہ دین بن جاتا ہے، جس کی اطاعت واجب ہوتی ہے۔ اس سب کی بنیاد ایک انتہائی خطرناک اصول ہے، اور وہ یہ کہ جمہوریت کے حامیوں کے نزدیک حاکمیت عوام کی ہوتی ہے نہ کہ اللہ کی۔ جمہوریت کی حقیقت یہ ہے کہ یہ نہ کوئی دین جانتی ہے، نہ کوئی اخلاق اور نہ ہی کوئی اقدار۔ ہر وہ چیز جسے اکثریتی تائید حاصل ہو جائے، جائز قرار پاتی ہے۔ جمہوری برطانیہ ہی تھا جو مسلمانوں کی سرزمین پر قابض ہوا، لاکھوں لوگوں کو شہید کیا، صدیوں تک ان مقبوضات کے وسائل لوٹے، اسرائیل کو فلسطین کی سرزمین دینے کا وعدہ کیا، اور فلسطین کو عملاً صہیونیوں کے حوالے کرنے کے بعد ہی اسے الوداع کہا۔

ایک جمہوری ملک امریکہ ہی تھا جس نے جاپان پر دو ایٹم بم گرائے۔ جمہوری امریکہ ہی تھا جس نے ویت نام کو جلا ڈالا، اور پچاس لاکھ انسان قتل کیے۔ جمہوری امریکہ ہی ہے جو آج بھی مسلمانوں کا تیل چراتا ہے اور ان کی سرزمین پر قابض ہوتا ہے۔ اس نے عراق میں دس لاکھ بچوں کو شہید کیا۔ افغانستان اور عراق پر امریکی صلیبی حملے میں لاکھوں لوگ شہید ہوئے۔ جمہوری امریکہ ہی تھا جس نے اسرائیلی ریاست کو پروان چڑھایا، اسے مسلح کیا، مالی

امدادفراہم کی، بھرپور حمایت کی اور اس کے دفاع کا بیڑا اٹھایا۔ اور جمہوری امریکہ ہی تھا جس نے اپنی صلیبی جنگ میں قیدیوں سے سلوک اور انہیں اذیت دینے پر پابندی سے متعلّق تمام معاہدات کی خلاف ورزی کی۔ ایک جمہوری ملک اسرائیل آج فلسطینیوں کا قتلِ عام کر رہا ہے۔ ان کی زمین اور وطن ان سے چھین رہا ہے۔ اور اگر کوئی اس کے خلاف مزاحمت اور دفاع کرے تو مغرب اسے دہشت گرد اور مجرم قرار دیتا ہے۔ اسی طرح ایک جمہوری بھارت ہے جو کشمیر، گجرات، احمد آباد اور آسام میں لاکھوں مسلمانوں کا قتلِ عام کرتا رہا۔ یہ سب جرائم اکثریت کی تائید حاصل کرنے کے بعد ہوئے، لہٰذا جمہوریت کے دین کے تحت یہ جائز ٹھہرے

لہٰذا جمہوریت ایک ایسا دین ہے جو دینِ اسلام کے یکسر خلاف ہے، کیونکہ اسلام میں اطاعت، اللہ کی شریعت کے لیے ہوتی ہے، جب کہ جمہوریت میں اکثریت کی خواہشات کی اتباع کی جاتی ہے۔ اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ اللہ کے لیے مخصوص ہوتا ہے، مگر جمہوریت میں عوام کے لیے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلَّهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَيَعْلَمُونَ (یوسف: ۴۰)

"حاکمیت، سوائے اللہ کے، کسی کی نہیں ہے، اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہی سیدھا طریقِ زندگی ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"

لہٰذا جس طرح عیسائیت کے عقائد اپنانے کے ذریعے ایک اسلامی نظامِ حکومت قائم نہیں ہوسکتا، اسی طرح جمہوریت کے ذریعے بھی اسلامی نظامِ حکومت قائم نہیں ہوسکتا۔ کیا کسی شخص کو یہ کہنا کوئی معقول بات ہے، کہ اگر تم شراب اور زنا کو حرام قرار دلوانا چاہتے ہو تو، عیسائی بن جاؤ؟ اسی طرح یہ کہنا بھی غیر معقول ہے کہ اگر آپ اسلامی نظام کا نفاذ چاہتے ہیں تو اس کے لیے آپ شریعت کی حاکمیت اور اللہ تعالیٰ کے اقتدارِ اعلیٰ کا انکار کر کے اکثریت کی حاکمیت اور عوام کے اقتدارِ اعلیٰ کو قبول کر لیں!

اے میری مظلوم امت! برما میں ہونے والے واقعات بھی سرزمینِ بنگال میں پیش آنے والے سانحے سے جدا نہیں۔ برما میں ہر نئے قتلِ عام کے بعد دشمنانِ اسلام برما کی حکومت کے لیے مزید اقتصادی امداد کا اعلان کرتے ہیں، اور وہ بھی اس دعوے کی بنیاد پر کہ وہاں انسانی حقوق کی صورتحال میں بہتری آئی ہے!......جی ہاں! مگر ایک مجرم انسان کے حقوق، جب وہ ایک مظلوم اور بے بس مسلمان پر ظلم کر رہا ہو......ایک ایسے انسان کے حقوق جو اسلام کے خلاف برسرِ جنگ ہوتے ہوئے اسے ایک مسلمان کے خلاف حاصل ہوں! یہ ہے حقوقِ انسانی کے فریب کی حقیقت! یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ان حقوقِ انسانی کا قائل کر لیں گے......اور وہ بھی جب ہمارے خون کی ندیاں بہہ رہی ہوں اور ہماری عزتیں پامال ہو رہی ہوں؟

برما میں حزبِ اختلاف کی رہنما سان سوچی جس کو برما میں نام نہاد حقوقِ انسانی کے دفاع پر نوبل انعام سے نوازا گیا، اور وائٹ ہاؤس میں اس کا خصوصی استقبال ہوا، اس نے بھی اپنے ملک میں مسلمانوں کے قتلِ عام پر ایک انتہائی منفی مؤقف اپنایا۔ برما میں مسلمانوں کے اوپر ڈھائے جانے والے مظالم کو امریکہ کی خاموش تائید حاصل ہے۔ آخر امریکہ ہی نے یہ کہا ہے کہ برما نے جمہوریت اور انسانی حقوق کی سمت بہت پیش رفت کی ہے۔ یہ وہی انسانی حقوق ہیں جس کا تعیّن امریکہ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے، یعنی ایک اسرائیلی انسان کا ایک فلسطینی انسان کو قتل کرنے کا حق، ایک امریکی انسان کا عراق، افغانستان اور یمن پر بم باری کرنے کا حق، اور ایک فرانسیسی انسان کا مالی پر بم باری کرنے اور اس پر قبضہ کرنے کا حق! امریکہ اپنی خاموشی، رضامندی اور تائید کے ذریعے برما کے مسلمانوں کے قتلِ عام میں پوری طرح شریک ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو امریکہ اور مغرب کی تائید اور پشت پناہی حاصل نہ ہوتی تو بنگلہ دیش میں مغرب کی خوش آمد کرنے والوں کی کبھی یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ یہ ناپاک حرکت دہرائیں۔

پس ہمیں چاہیے کہ ہم سوڈان اور انڈونیشیا میں اقلیتوں کے حقوق پر مگر مچھ کے آنسو بہانے کی مغربی پالیسی کا برما، بنگال، فلپائن، ہندوستان، افغانستان، کشمیر، عراق، یمن، صومالیہ، فلسطین، اور مصر پر مغرب کے گونگے بہرے رویے سے موازنہ کریں......تب ہمیں یہ بات واضح طور پر سمجھ آتی ہے کہ حقوقِ انسانی سے ان کی مراد ان کے انسان کے حقوق ہیں نہ کہ ہمارے انسانوں کے! اسی طرح سرزمینِ بنگال اور برما میں ہونے والے واقعات کشمیر، اور بھارت کے اندر آسام، گجرات اور احمد آباد میں ہونے والے واقعات سے علیحدہ نہیں۔ تو کیا یہ سمجھنا درست ہوگا کہ جنوبی اور مشرقی ایشیا میں مسلمانوں کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم بغیر کسی منصوبہ بندی کے اتفاقاً ہی پے در پے رونما ہوئے یا پھر یہ کسی ایک بڑی سازش کا حصّہ ہے جس میں مغرب، دہلی اور بیجنگ میں بیٹھی اسلام دشمن قوتیں سب شریک ہیں؟ پھر جب ہم واقعات کی کڑیاں جوڑتے ہیں، پاکستان کے قبائلی علاقوں، افغانستان، عراق، شام، فلسطین، یمن، صومالیہ، مالی حتیٰ کہ مصر میں مسلمانوں کی خوں ریزی پر نگاہ رکھتے ہیں، تو ہم اس سب سے کیا نتیجہ نکال سکتے ہیں؟

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم سرزمینِ بنگال، ہندوستان، برما اور سری لنکا کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خاتمے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ داعیانِ دین، مصنّفین، صحافیوں، میڈیا سے تعلّق رکھنے والے حضرات اور معاشرے میں اثر ونفوذ رکھنے والے وہ تمام لوگ جو دین کے معاملے میں غیور ہیں، ان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اِن مظالم کو بے نقاب کریں، عوام کے سامنے اِن حقائق کو کھول کھول کے بیان کریں تا کہ ان ممالک کی حکومت پر یہ دباؤ پڑے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف اپنے جرائم کو بند کریں۔ اہلِ خیر حضرات اور مسلمانوں کے مصائب میں مدد کرنے والے تاجر حضرات کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی

29 مئی: صوبہ پکتیکا ....ضلع جِر بران ....مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپیں..........12 افغان سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 3 گرفتار

امداد کریں تا کہ ان کی ضروریات پوری ہوسکیں اور ان کو فقر و فاقے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جہاں تک بھارت کے ملعون قبضے کے تحت پسنے والے کشمیر، گجرات، احمد آباد اور آسام کے مسلمانوں کا تعلق ہے، تو میں انہیں کہنا چاہوں گا کہ آپ نے بھارت میں اور کشمیر میں جن مظالم کا مشاہدہ پہلے بھی کیا تھا اور اب بھی کر رہے ہیں وہ وطنیت پر مبنی جمہوری طریقہ کار کے کھوکھلے پن کو آپ پر واضح کرنے کے لیے کافی ہیں۔ یہ طریقہ کار آپ کو ہندوؤں کے ساتھ ایک قومی جمہوری نظام میں شرکت کی دعوت دیتا ہے، اور شاید اب تک آپ یہ جان چکے ہوں کہ یہ نظام ہندوؤں اور مسلمانوں کو اکٹھا تو کرتا ہے، لیکن صرف اس غرض سے کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے لیے ایک آسان شکار کے طور پر پیش کیا جائے۔

میرے معزز بھائیو اور ہندوؤں کے منحوس قبضے کے تحت پسنے والے میرے پیارے لوگو! ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم الولاء والبراء (مسلمانوں سے دوستی اور کفار سے دشمنی) کے عقیدے کو مضبوطی سے تھام رکھیں، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان کو ذہن نشین کر لیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاء تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاء مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاء السَّبِيلِ O إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاء وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ (الممتحنة: ۱، ۲)

''اے مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لیے (مکے سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ اِس (دین) حق کے انکاری ہیں، جو تمہارے پاس آیا ہے۔ اور اس وجہ سے پیغمبر کو اور تم کو جلا وطن کرتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار، اللہ پر ایمان لائے ہو۔ تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو، جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے۔ اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔ اگر یہ کافر تم پر قدرت پا لیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لیے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی)، اور یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کسی طرح کافر ہو جاؤ''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ O إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (الممتحنة: ۸، ۹)

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا، اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ انہی لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے تم کو منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہیں نکالنے میں اوروں کی مدد کی۔ تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں''۔

اسی طرح ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے:

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا O الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا (النساء: ۷۵، ۷۶)

''اور تم کو کیا ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے، جو دعائیں کیا کرتے ہیں، کہ اے پروردگار! ہم کو اس شہر سے نکال کر کہیں اور لے جا، جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا، اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔ جو مومن ہیں سو وہ تو اللہ کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کے لیے لڑتے ہیں، سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ نہایت بودا ہوتا ہے''۔

جہاں تک بھارت کی ظالم، جابر اور مجرم حکومت کا تعلق ہے تو میں اسے یہ یاد دلانا چاہوں گا کہ ہر جرم کی قیمت ہوتی ہے۔ جو کانٹے بوئے گا وہ کبھی پھول نہیں کاٹے گا اور مظلومین کے حقوق ان کو مل کر رہیں گے، چاہے اس میں کچھ وقت ہی کیوں نہ لگے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سچ فرمایا:

وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون (الشعراء: ۲۲۷)

''اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں''۔

وآخرُ دعوانا أنِ الحمدُ للهِ ربِ العالمينَ،

وصلى اللهُ على سيدنا محمدٍ وآلِه وصحبِه وسلمَ

29 مئی: صوبہ پکتیکا.................. ضلع گردیز.................. مجاہدین سے جھڑپ.................. 5 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی

ماضی کے دروس اور مستقبل کی توقعات

آدم یحییٰ غدن عزام الامریکی حفظہ اللہ

بسم اللہ والحمدللہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و علیٰ آلہ و صاحبہ ومن والاہ امابعد!

مصر میں کوئی نئی صورت حال نہیں ہے۔ آج جو نظام مصر پر حاکم ہے وہ اسی نظام کا تسلسل ہے جس نے گزشتہ ساٹھ سالوں سے آتش وآہن، مکر وخباثت اور شرق و غرب کے طواغیت کے تعاون سے مصر کے عوام کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ تین جولائی کی شورش نے نظام کو نہیں بدلا بلکہ اس کے حقیقی قبیح چہرے کو بے نقاب کیا جو اس نے پچیس جنوری کی عوامی تحریک کے پیچھے چھپا رکھا تھا۔ یوں اس استعمار نے اسلام سے متعلّق ہر فرد کے خلاف اپنی اعلانیہ جنگ کی اصلیت کو دوبارہ واضح کر دیا۔ میدانِ نحبہ اور رابعہ الادویہ میں ہجوم کو منتشر کرنے کے نام پر معصوم پرامن بچوں، عورتوں اور مردوں کے خلاف سنگین جرائم اور ان کا سفاکانہ قتلِ عام اور اس سے پہلے کے تمام جرائم، مصر اور اس کے گرد و پیش میں یہودیوں اور صلیبیوں کے غلام لادین حکمرانوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جاری طویل جنگ کی ایک تازہ قسط کے سوا کچھ نہیں۔ مصر کی آزمائش، شام، الجزائر، تیونس اور بلادِ حرمین کی آزمائش ہے۔ یہی آزمائش یمن، اردن اور اہلِ فلسطین کو درپیش ہے۔ یہ وہ مصیبت ہے جو اسلام پر اس کی اپنی ہی سرزمینوں میں مغرب کے آلہ کار اور یہود کے محافظ سیکولر، لادین، قوم اور وطن پرست حکمرانوں نے مسلط کر رکھی ہے۔ جنہوں نے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی شریعت کو معطل کیا ہوا ہے اور اللہ کے بندوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر رکھا ہے۔ مصر میں آنے والے لادین فاشسٹ خونی فوجی انقلاب اور اس کے نتائج نے ایک مرتبہ پھر بہت سے مصدقہ حقائق پر مہر ثبت کر دی ہے۔

اس خونی یلغار نے دوبارہ تصدیق کر دی کہ مصر پر مجرم فراعنہ کی حکومت ہے جن کی دین اور اہلِ دین کے ساتھ عداوت اس انتہا کو پہنچی ہے کہ جس کی مثال تلاش کرنا محال ہے۔ یہ فراعنہ عصر ہیں! چاہے یہ نماز، روزے کے پابند اور اسلام کے دعوے دار ہی کیوں نہ ہوں! یہ فراعنہ ہیں چاہے ان کے مردوں کے چہروں پر داڑھیاں اور عورتوں نے حجاب ہی کیوں نہ پہنے ہوں! چاہے جو کوئی ان کو فتوے دے یا ان کے شانہ بشانہ کھڑا ہو جائے۔ یہ لوگ اپنی فرعونیت پر نادم نہیں ہیں بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں۔ جیسا کہ جعلی الیکشن کمیشن کے سربراہ نے ترمیم شدہ آئین کی توثیق کے لیے ہونے والے نام نہاد انتخابات کے من گھڑت نتائج کا اعلان کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا:

''مصر وہ ملک ہے جو تمام ادیان سے پہلے توحید سے متعارف ہوا''۔

اس سے اس کی مراد فرعون کی توحید ہے جس نے کہا تھا ''**انا ربکم الاعلیٰ**'' اور جس نے کہا تھا **یا ایھا الملا ماعلمت لکم من الٰہ غیری** اور جس نے کہا تھا **لان اتخذتم الٰہ غیری لاجعلنّک من المسجونین**...... یہ وہ ''توحید'' ہے جو اس دین اور تاریخ کو مسخ کرنے والے اس ریفرنڈم سے مراد ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات اس سے بہت بلند و برتر ہے جو یہ ظالم لوگ کہتے ہیں۔ جب سے انسانیت لفظِ توحید کو جانتی ہے شاید ہی کسی نے نمرود، فرعون، عبدالناصر، عبدالفتاح اور ان جیسے حکمرانوں کے دین میں اس کو دیکھا ہو۔ مصر پر حکومت کرنے والے فراعنہ میں سے کوئی کیسے توحید کو نافذ کر سکتا ہے جب کہ انسان تو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ایک واحد امت تھے جو ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہیں کرتے تھے۔ شرک تو اس کے کہیں بعد پیدا ہوا غالباً حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں۔

اس خونی انقلاب اور اس کے بعد کی صورت حال نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مصر پر ایک فاسد فرعونی ٹولے کی حکومت ہے جو قومیت کا علم بردار اور وطن کے دفاع کا دعوے دار ہے۔ یہ ٹولہ مصر کی ریاست، اس کی روایات اور قومی تحفظ کے نام پر اسلامی تحریکوں کی بیخ کنی کرتا ہے۔ جب کہ اصل میں اس مجرم فرعونی گروہ کی حقیقت یہ ہے کہ یہ گروہ یہود کا محافظ اور مغرب کا زرخرید غلام ہے جو ان کے مفادات پورے کرتا ہے اور ان کے سفرا اور وزرائے خارجہ کے احکامات کو پورا کرتا ہے۔ یہ لوگ دل کی گہرائیوں سے مصر کو امریکہ کی ایک ریاست یا یورپ کی کالونی سمجھتے ہیں۔ مجھے آج تک صدر مرسی کے دورِ صدارت یا اس سے کچھ پہلے لندن کے ایک عربی جریدے جسے آلِ سعود کے طواغیت پیسے دیتے ہیں، اس میں چھپنے والا وہ نفرت انگیز مضمون یاد ہے جس میں اس مصری کالم نگار نے برطانوی حکومت کو دوبارہ مصر پر قبضے کی دعوت دی تھی، اس کا دعویٰ تھا کہ مصر استعماری نوآبادیاتی دور میں حالیہ آزادی سے بہتر تھا۔ العیاذ باللہ! یہ ان فاشسٹ سیکولر لوگوں کا اصل چہرہ ہے جن کے خونی انقلاب کو مغربی ریاستوں اور سعودی طواغیت کی پشت پناہی حاصل ہے جو کئی عربی طواغیت میں سے ایک ہے جو مسلمانوں کی بجائے مشرکین کے زیادہ حمایتی ہیں اگرچہ باقی اکثر پر بھی اسی حقیقت کا اطلاق ہوتا ہے۔

جی ہاں! مصر میں آنے والے لادین خونی انقلاب نے اس سعودی نظام اور اس کے آشیر باد یافتہ ریاستوں اور تنظیموں سے امتِ مسلمہ کو بالعموم اور اسلامی تحریکات کو بالخصوص لاحق خطرات کو واضح کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ان نام نہاد مسلمانوں کی منافقت

بھی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔

آلِ سعود کی حکومت اور اس کے ساتھ خلیجی ریاستیں اس خونی انقلاب کی پشتی بانی کرنے میں سب سے آگے تھے اور پھر اس کو مبارک باد پیش کرنے میں بھی پہلی صف میں کھڑے تھے۔ یہ ایک انتہائی اہم اور غور طلب نقطہ ہے کہ صلیبیوں اور سیکولر لادینوں کی سعودی حمایت صرف مصر کی حدود تک محدود نہیں ہے۔ مغرب کی کاسہ لیسی کرتے ہوئے سعودی اور خلیجی ریاستوں کے طواغیت نے شمالی مالی میں مجاہدینِ اسلام کے خلاف فرانسیسی، امریکی جنگ میں فرانس کے ساتھ مالی تعاون کیا۔ اسی طرح شام میں سعودی حکومت نے حزبِ مخالف کے عیسائی لادین رہنما مشعل کیلو اور اس کے ساتھیوں کی حمایت کی تا کہ اسلام پسندوں کے رسوخ کو محدود کیا جا سکے۔ سعودیہ کی اسلام دشمنی اور یہود کے ساتھ دوستی نے سعودی استخبارات کو شام کے انقلاب میں شامل لادین عسکری تنظیموں کی تربیت اور حمایت پر آمادہ کیا تا کہ مجاہدین کی جماعتوں کی قوت اور اثر و رسوخ کو کم کیا جا سکے۔ یہ سب کچھ صلیبیوں اور یہودیوں کے ایما پر کیا گیا۔ اس سے بڑھ کر مشرکین کی کیا موالات ہوسکتی ہے؟

جہاں اس انقلاب نے سعودی حکومت کی منافقت اور اسلام سے نام نہاد وابستگی کو عیاں کیا وہاں صلیبی مغربی ریاستوں اور ان کے سرپنچ امریکہ کے ظلم و استبداد روکنے، انسانی حقوق اور جمہوری اصولوں کے تحفظ کے جھوٹے دعووں کا پول بھی کھول دیا۔ جیسا کہ امریکہ اور اس کے حلیفوں نے جمہوری طور پر منتخب صدر مرسی کا تختہ الٹانے میں مصر کی فوجی قیادت کا پورا پورا ساتھ دیا اور پھر اس انقلاب کو انقلاب تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کیوں کہ اس صورت میں اس کا اپنا قانون اسے اسرائیل کی سرحدوں کی محافظ مصری فوج کی سالانہ امداد روکنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس انقلاب اور اس کے بعد کی صورت حال نے ایک دفعہ پھر یہ بھی واضح کر دیا ہے آج بھی امریکہ اسلام اور اسلامی تحریکات کے خلاف جنگ میں، مصر، شام، لیبیا، تیونس، بلادِ حرمین، فلسطین، الجزائر، پاکستان اور باقی جگہوں پر لادین قوتوں کا سب سے بڑا پشتی بان ہے۔ مصر میں اس خونی انقلاب کی راہ ہموار کرنے اور اس سے پہلے اور بعد میں اس انقلاب کی حمایت میں امریکہ کا کردار کسی باخبر اور باشعور انسان سے پوشیدہ نہیں ہے۔

مصر میں آنے والے اس لادین، فاشسٹ خونی انقلاب نے امریکہ سے لڑنے اور اس کے جرائم اور جبر کا راستہ روکنے کی ضرورت کو بھی واضح کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اتنا کمزور ہو جائے کہ ہمارے معاملات میں مداخلت اور ہمارے ملکوں میں موجود اپنے پٹھوؤں کی حمایت کے قابل نہ رہے۔ امریکہ سے قتال کرنا لازمی ہے۔ مصر کے ہر نوجوان کو چاہیے کہ بطلِ شہید محمد عطا اور ان کے رفقائے عزام کی اتباع کرے جنہوں نے اپنی جانیں اپنی امت کی حریت، تقدس اور مستقبل کی خاطر اللہ سبحانہ تعالیٰ کو بیچ دیں۔ یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے کہ امریکہ کے خلاف جہاد کو منظّم کیا جائے اور اس کا خون بہا کر اس کا راستہ روکا جائے، نہیں تو یوں ہی لادین خونی انقلابات ساری اسلامی دنیا میں بار بار دہرائے جاتے رہیں گے۔ شاید سب سے اہم حقیقت جو اس انقلاب سے آشکار ہوئی وہ یہ ہے کہ کسی اسلامی تحریک کو بیلٹ پیپر کے ذریعے غلبہ نہیں مل سکتا نہ ہی ہم کسی غیر اسلامی نظام کے تحت دین کی خدمت کر سکتے ہیں چاہے ہم جتنے نیچے آ جائیں، اپنے عقیدے اور منہج پر جتنے بھی سمجھوتے کر لیں اور جس قدر بھی اپنے اصولوں اور خودداری کو پسِ پشت ڈال دیں۔ جب تک ہم مسلمان ہیں یہود و نصاریٰ اور ان کے غلام کبھی ہم سے راضی نہیں ہو سکتے چاہے اونٹ، سوئی کے نکے میں سے ہی نہ گزر جائے۔ تاہم اگر ہم انہیں موقع دیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ ہم سے چھٹکارا حاصل کرنے سے پہلے کچھ عرصہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ہمیں استعمال کر لیں۔

اس انقلاب سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ سمجھوتے اور بات چیت کا طریقہ ہمارے عقیدے اور منہج کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ناکام اسلوب اور سیاسی حماقت ہے۔ مصر میں اسلامی تحریک کو سیاسی منظر نامے سے ہٹا کر بدترین تعذیب کا نشانہ بنایا گیا جب کہ انہوں نے خائن فوجی قیادت سے اتحاد کیا اور فوج، عیسائیوں اور سیکولر گروپوں کے ساتھ شراکت اور پاور شیئرنگ کی اور اپنے تئیں امریکہ اور مغرب کے تمام متکبرین کو خوش کرنے کی بھرپور کوشش کی، حالانکہ انہوں نے اسرائیل کے ساتھ امن سمجھوتے کو تسلیم کیا اور خالص اسلامی نظام کے قیام اور شریعت کے نفاذ کے مطالبے پر سمجھوتہ کر لیا اور جمہوریت، عوام کی بالادستی اور اکثریت کی حکومت کے اصول کو مان لیا۔ اگرچہ انہوں نے غیر اسلامی آئین و قانون اور فاسد لادین عدالتی نظام کے فیصلوں کے مطابق حکومت چلانا تسلیم کر لیا۔ ان تمام سمجھوتوں کے باوجود جو مصر کی اسلامی تحریک نے تدریج، قومی مفاد اور اس طرح کی دیگر توجیہات کے نام پر کیے...... امریکی، یہودی اور ان کے غلام لادین لیڈر اور فوجی قیادت (جو مصر کی اصل حاکم ہے) ان سے بالکل بھی راضی نہیں ہوئے۔ نتیجتاً اسلامی قائدین کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیا گیا اور ان کے بیٹوں کو بے دریغ مسجدوں، گلیوں اور چوراہوں میں شہید کیا گیا۔ اخوان المسلمون کو پہلے کالعدم اور پھر ایک دہشت گرد تنظیم قرار دے دیا گیا اور سیکورٹی اداروں نے ٹی وی چینلز کو بند کر کے آزادی اظہار رائے کو سلب کر لیا اور ائمہ کی نگرانی اور خطبہ جمعہ کی یکسانیت کے ذریعے ''دینی رجحان ختم کرنے'' کی پالیسی کو اپنا لیا۔ یوں ایک مجاہد اسلامی ملک پر طاغوت جمال عبدالناصر کی طرح اس کے روحانی فرزند طاغوتِ حاضر عبدالفتاح نے وہی لادین نظام نافذ کر دیا۔

اے مسلمان بھائیو اور بہنو! اے مصر کی اسلامی تحریک کے بیٹو اور بیٹیو! جہاں ہمیں اور ہر سلیم الفطرت انسان کو اس بات کا اعتراف ہے کہ پچھلے مرحلے میں کئی مثبت پہلو

30 مئی: صوبہ قندوز.................. ضلع دشت آرچی.................. مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپ.................. سپیشل فورس کے 3 اہل کاروں سمیت 9 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

اور کامیابیاں حاصل ہوئیں، لیکن اس کے ساتھ ہمیں اس بات کا بھی اعتراف کرنا چاہیے کہ گزشتہ تین سالوں میں کئی غیر شرعی افعال اور سیاسی خطائیں بھی سرزد ہوئیں۔ اپنی غلطی کو تسلیم کرنا کوئی ہتک کی بات نہیں بلکہ اصلاح اور کامیابی کا بنیادی عنصر ہے اور حق کی طرف رجوع، باطل میں ٹھوکریں کھانے سے بہتر ہے۔ جو کوئی اپنی غلطیوں کو تسلیم نہ کرے اور تجربے سے سبق حاصل نہ کرے وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہے اور ایسا بندہ اپنی اور ساری امت کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا ہم سب کو اپنی اور دوسروں کی غلطیوں سے سیکھنا چاہیے اور ان کو دہرانا نہیں چاہیے۔ جن وانس کے شیاطین ہمارے دلوں میں یہ وساوس ڈالنے کی کوشش کریں گے کہ ہماری غلطی یہ ہے کہ ہم نے صلیبی اور سیکولر دباؤ کے سامنے مناسب حد تک لچک نہیں دکھائی اور ہمیں چاہیے کہ ہم بھی غنوشی، اردگان، ترابی، بنکران، برہامی اور ان جیسوں کی طرح مزید سمجھوتے کرلیں اور اپنے اصولوں کو چھوڑ دیں تاکہ دشمن ہمیں تسلیم کرلے اور اگر وہ ہمیں حکمران تسلیم نہ بھی کریں تو شاید انسان ہی تسلیم کرلیں اور ہمارے حقوق دے دیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ یہ شیطان ہمیں اس دھوکے میں ڈال کر شکست، ذلت اور مصائب کی مزید گہرائیوں میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں ان وساوس پے ہرگز کان نہیں دھرنے چاہئیں بلکہ ان کو رد کرنے کے لیے اپنے دین اور شریعت کے ساتھ تعلّق کو مزید مضبوط کرنا چاہیے اور شرعی احکامات اور حدود کی اور زیادہ پابندی کرنی چاہیے۔

اے احرارِ مصر اور انصارانِ اسلام! اس وقت مصر میں دعوت، جہاد اور جدوجہد کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے یہاں تک کہ السیسی کا قبیح نظام جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے اور اس کے ملبے پر ایک آزاد، عادل شرعی ریاست قائم کردی جائے۔ یہ حقیقی شرعی ہدف اور صحیح مطالبہ ہے۔ جہاں تک صورت حال کو انقلاب سے پہلے تین جولائی والی حالت پر بحال کرنے کے لیے کوشش کرنا ہے تو یہ کئی شرعی، سیاسی اور حکمتِ عملی کے پہلوؤں سے شدید خطا ہے۔ کیوں کہ اس مطالبے کا واضح مطلب دوبارہ لادین اور فوجی قیادت کے ساتھ اقتدار میں شراکت ہے۔ یہ رابعہ اور نحدہ کے شہدا کے خون کے ساتھ اور اسی طرح فوج کے ساتھ جھڑپوں میں شہید ہونے والوں کے خون کے ساتھ صریح خیانت ہے۔ وہ شہدائے شریعت جنہوں نے اپنی جانیں فتح اور اسلام کی سربلندی اور اپنی نسلوں کی آزادی کے لیے قربان کردیں (نحسبهم كذالك والله حسيبهم)۔ دوبارہ اسی حالت پر لوٹنا، پھر جزوی حل کو قبول کرنا ہے اور جزوی حل قبول کرنے کا مطلب جلد یا بدیر پھر اسی نظام کے ہاتھوں ذلیل ہونا ہے۔ اس لیے اس حقیقت کو مدِ نظر رکھیے اور اس کی اور اس انقلاب سے حاصل ہونے والے دیگر دروس کی بنیاد پر آئندہ مرحلے کی منصوبہ بندی کیجیے۔ اگر مصر میں آنے والے اس خونی انقلاب اور امت کی تاریخ میں اس طرح کے پہلے گزرنے والے انقلابات سے کوئی سبق سیکھا جاسکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ قوت و شوکت، اسلحہ و بارود اور لشکروں کی قیادت صرف مخلص مسلم ہاتھوں میں ہونی چاہیے نہ کہ مغرب کے غلام اور یہود کے حمایتی خائن اور منافق بادشاہوں اور امرا کے ہاتھوں میں!

میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ مصر اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی نصرت فرمائے، ان کے دلوں کو جوڑ دے، ان کے قدموں کو استقامت عطا کرے، ان کے شہدا پر رحم فرمائے، زخمیوں کو صحت دیا اور ان کے قیدیوں کو رہائی نصیب کرے۔

و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين و صل الله علىٰ نبينا محمد وعلىٰ آله و صاحبه اجمعين۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: آؤ جہاد کی طرف

میرے فلسطینی بھائیو! آپ لوگ بری طرح متاثر ہوئے ہیں جیسا کہ آپ کے آباؤ اجداد پچھلے نوسو سالوں سے متاثر ہور ہے ہیں۔ ہماری اور پورے دنیا کے مسلمانوں کی ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں۔ جو کچھ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے ایسے ہی مصائب کا ہمیں بھی سامنا ہے۔ لیکن آپ کی طرح مجاہدین کے بھی حوصلے بہت بلند ہیں۔ مجاہدین کو بھی اسی طرح کی فضائی بم باری کا سامنا ہے اور آپ ہی کی طرح انہوں نے بھی اپنے پیاروں، اپنے عزیزوں کو کھویا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کی ہیں اور بے شک ہم اُسی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس سال آپ آفتابِ فتح کے نمودار ہونے اور صہیونی طاقتوں کے زوال کی خوش خبریاں سنیں گے اور ان شاء اللہ اس کے علاوہ مزید بھی بہت کچھ۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے ان شاء اللہ۔ صہیونی طاقتوں کے خلاف جہاد میں ہماری منزل مشترک ہے۔ پس ہم اس وقت تک لڑیں گے جب تک غلبہ نہیں پالیتے یا پھر اللہ کی راہ میں شہادت ہمارے ہم نشیں نہیں ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران: ٢٠٠)

''اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو، باطل پرستوں کے مقابلے میں پامردی دکھاؤ، جہاد کے لیے تیار رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاجاؤ''۔

آخر میں، میں پھر کہوں گا کہ تمام تر حمد وثنا اللہ رب العالمین ہی کو سزاوار ہے۔ اور اس کی رحمتیں، سلامتی اور جودوکرم ہو، رسول صادق صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر اور پیروکاروں پر۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

30 مئی: صوبہ ہلمند..................ضلع گریشک..................ایک شہیدی مجاہد کا چیک پوسٹ پر اپنی بارود بھری گاڑی کے ذریعے حملہ..................22 افغان اہل کار ہلاک، متعدد زخمی

جنگ جاری رہے......

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

الحمد لله الذی خلقنا فی هذه الامة بانه لا تزال فیها طائفةعلی الحق لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امره ولواجتمع الثقلان علی حربهم قبیلا۔

ونشهدان لااله الاالله وحده لاشریک له فی الخلق الامرونشهد ان سیدنا محمداً عبده ورسول الذی بعث باربعة سیوف ،لرفع کلمة الاسلام وتشییدها،وخفض کلمة الکفر وتهوینها،والذی قال ((بعثت بین یدی الساعة بالسیف حتی یعبدالله وحده لاشریک له ،وجعل رزقی تحت ظل رمحی)) وعلی آله واصحابه لیوث الغابة واسدعرینه۔امابعد!

فاعوذبالله من الشیطان الرجیم۔بسم الله الرحمن الرحیم وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وقال رسول الله صلی ا لله علیه وسلم ((اذاتبایعتم بالعینة واخذتم اذناب البقر ورضیتم بالزرع وترکتم الجهاد سلط الله علیکم ذلاً لاینزعه حتی ترجعوا الی دینکم))۔قال الشیخ الالبانی:(صحیح) انظرحدیث رقم: ۴۲۳ فی صحیح الجامع

اے سرزمین کشمیر پر بسنے والے غیرت مند مسلمانو!

اب جب کہ دنیا بھر کے مسلمان ہاتھوں میں اسلحہ اٹھائے، چہروں پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سجائے،سینوں میں اللہ کی کتاب لیے جہاد کے میدانوں میں نکلے ہوئے ہیں،شہدا کے خون کی برکت سے جہادمظلومیت سے نکل کرنفاذ شریعت اوراحیائے خلافت کے دور میں داخل ہو چکا ہے،اپنے مقبوضات کافروں سے واپس لینے کے مرحلے سے آگے بڑھ کراب علامی کفریہ نظام ہی کو گرانے کے نعرے لگائے جا رہے ہیں، جو کل تک مسلح جہاد کے خلاف تھے اب جمہوری پرامن احتجاجوں سے مایوس ہوکر وہ بھی قتال کے راستے کو اختیار کر چکے ہیں۔

امیر المومنین کا افغانستان،خون کے دریا میں تیر کرایک بار پھر مایوس ہو جانے والوں کو امید کی دنیا میں واپس لے آیا ہے،عرب کے شہزادوں کا قیمتی خون جو سرزمین خراسان پر گرا، دنیامیں امت کے نوجوانوں کے سینوں میں جذبات کے طوفان پیدا کر چکا ہے،شہید امت، محسنِ ملت،شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ کے خون کی برکت عالمِ عرب میں یوں ظاہر ہوئی کہ......سرزمینِ شام میں مجاہدین کی فتوحات ہیں،افغانستان سے مجاہدین کو مٹانے کے خواب دیکھنے والے اب خوابوں میں شام کو ایک نیا افغانستان بنتا دیکھ رہے ہیں،حکمت وایمان والی سرزمین یمن اور مکہ ومدینہ کے شہزادوں کی جہادی تکبیروں نے آلِ سعود کے اقتدار کی دیواروں میں دراڑیں ڈال دی ہیں،مصر کی فضاؤں میں احیائے خالفت کے نعرے لگ رہے ہیں،عراق سے امریکہ شکست کھا کر بھاگ چکا ہے،فلسطین میں قوم پرستانہ اورجمہوری نعروں کے بجائے خلافت کے نعرے لگ رہے ہیں، لیبیا میں مجاہدین خاموشی کے ساتھ تیاری کے مراحل طے کر چکے،الجزائر کے مجاہدین نے فرانسیسیوں کی نیندیں حرام کی ہیں،تیونس سے جہاد کی تکبیریں اٹھنے ہی والی ہیں، صومالیہ کو امریکہ کے بعد کرائے کی فوجوں کا قبرستان بنادیا گیا ہے،اوراس وقت صومالیہ اوراس کے ساحلوں پر عملاً کنٹرول مجاہدین کا ہے۔

ایسے دور میں جب کہ شہیدوں کے خون سے سینچا جانے والا گلشن عالمِ اسلام کو مہکا رہا ہے،مسلمانوں ہاتھوں میں خنجر لیے امریکہ ویورپ میں دین کے دشمنوں پر حملہ آور ہونے لگے ہیں،سوال یہ ہے کہ میرے کشمیری مسلمانوں کے ہاتھوں سے کلاشنکوف چھین کر مٹی کے ڈھیلے اور پتھر کس نے تھما دیے؟ شہدا کے ساتھ جہاد کے رستوں پر چلنے اورآخری سانس تک جہاد جاری رکھنے کے نعرے لگانے والے، جہاد چھوڑ مظاہروں، ہڑتالوں اورکھوکھلے جمہوری نعروں سے کشمیر کی آزادی کے خواب کس کے کہنے پر دیکھنے لگے؟

یہ کیسا ظلم ہوا کہ نوے ہزار شہدا کی قربانی دینے کے بعد عزت وسربلندی کے راستے کو چھوڑ دیا گیا؟ یہ کس کی سازش تھی جس نے کشمیری مسلمانوں کے سینوں میں جلتے آزادی کے جوالہ مکھی پر مصلحت کی برف ڈال دی؟

اے کشمیر کے مجاہدو! شہدائے کشمیر سے کیے گئے وہ وعدے کیا ہوئے، جن میں ساتھ مرنے جینے کی قسمیں کھائی گئی تھیں، جہادِ کشمیر کو جاری رکھنے کے وعدے کیے گئے تھے؟ کشمیر کی بہن سے کیا جانے والا وعدہ وفا کیوں نہ ہوسکا؟ ماؤں کو بھارتی استبداد سے آزاد کرانے کے نعرے کیوں مصلحتوں کا شکار ہو گئے؟

اے مسلمانانِ پاکستان! اے نوے ہزار شہیدوں کے امینو!......کشمیر کی بہن آپ سے سوال کرتی ہے کہ اے میرے بھائیو! اگر کل جہاد فرض تھا تو شرائط تو آج بھی وہی موجود ہیں، کتب علیکم القتال کی آیت تو اب بھی تلاوت کی جاتی ہے۔اگر کل کشمیر کی بہن تمہیں پکارتی تھی تو اس کی صدائیں تو آج بھی آرہی ہیں۔اگر کل دریائے جہلم میں بہنوں

31 مئی: صوبہ قندوز.................ضلع آرچی.................سپیشل فورس اورافغان فوج کے درمیان جھڑپ.................4اہل کار ہلاک

کی برہنہ لاشیں تمہارے ضمیر کو جھنجھوڑ دیا کرتی تھیں، آج ضمیر زندہ ہے تو جہلم کی ماتم کرتی موجوں کا نوحہ سنیئے! وہ عہد و پیمان کہاں گئے؟ وہ قسمیں، وعدے کیا ہوئے؟ خونِ شہدا کو آخر کس مجبوری کی بنا پر فراموش کر دیا گیا؟ حکومت نے پابندی لگا دی، سرکارِ وقت نے جہاد کو حرام قرار دے دیا؟ آخر کیا ہوا؟ کیا ہوا......؟ وہ خون کے آخری قطرے تک جنگ جاری رکھنے کا عزم، آخری سانس تک کشمیر میں لڑنے کے نعرے، وہ خونِ شہدا جس سے وای کے چنار رنگین ہوئے، امت کی بیٹیوں کی وہ چیخیں جس نے کشمیر کی فضاؤں کو سوگوار کر دیا، دریائے جہلم میں بہتی بہنوں کی برہنہ لاشیں، جوان بیٹے کی راہ تکتی بوڑھی ماں کی پتھرائی آنکھیں، ان نوجوان کشمیریوں کی تمنائیں اور ولولے کہ جوانی جہاد میں لگائیں گے، اپنی زندگیاں جہاد میں قربان کریں گے تو آنے والی نسلیں اسلام کی بہاریں دیکھیں گی، کشمیر آزاد ہو کر اسلام کا گلشن بنے گا......سب کا خون کر دیا گیا، سب کچھ بیچ دیا گیا......

برہمن کا جادو چلا یا پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کا، جس نے سب کو ایسا مسحور کیا کہ جہادِ کشمیر کو ایک پرانی یادگار بنا دیا......جذبات ٹھنڈے پڑ گئے، نعرے گلوں ہی میں گھوٹ دیے گئے، مقتدر طبقوں کے خوف نے جسم پر ایسی کپکپی طاری کی کہ کشمیر کی آزادی کو بھول کر لوگ اپنی آزادی ہی کی فکر میں ڈوب گئے......ظلم ہوا، بہت بڑا ظلم ہوا......میرے اسلامیانِ کشمیر کے ساتھ تاریخ کا عظیم ترین ظلم ہوا! ہری سنگھ کو کیا روئیں جس نے زندہ کشمیر کا سودا کیا تھا......وہ تو تھا ہی دشمن، رونے کے قابل تو وہ ہیں جنہوں نے کشمیر کی ماں کو رُلایا، بہن کو رُلایا، اور پھر ان سب کو بھارتی رحم و کرم پر چھوڑ دیا......

یاد رکھیے! آزاد کشمیر کے شہدا، آزاد کشمیر کے مسلمانوں سے سوال کریں گے کہ کیا ہم نے جہاد حکومتوں کے سیاسی مفادات پورا کرنے کے لیے کیا تھا؟ کیا ہمارا خون اتنا سستا تھا کہ اس کو اسمبلیوں میں پہنچنے کا ذریعہ بنالیا جائے؟ نہیں، بلکہ اس خون کو صرف اس لیے بہایا گیا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا دین نافذ ہو جائے، اللہ کا دین غالب آ جائے۔ گھر بار کی قربانی، اپنا شہر چھوڑ کر ہجرت کی زندگی، ماں باپ کی جدائی، راہِ جہاد کی سختیاں، جیل کی پریشانیاں صرف اور صرف اس لیے تھیں کہ کشمیر میں شریعت کا نفاذ ہو۔

آزاد کشمیر کے لوگ نفاذِ شریعت......شریعت یا شہادت......کے نعرے کیسے بھول سکتے ہیں؟ جب کہ ان کی ہر ہر بستی میں کئی کئی شہدا موجود ہیں۔ وہ ماں باپ کس طرح جہاد کو بھول سکتے ہیں جس میں ان کے دل کا ٹکڑا قربان ہو گیا ہو؟ وہ خاندان و قبیلہ کیونکر اس جہاد کو چھوڑ سکتا ہے جس کے فرزند، کڑیل جوانی کے عالم میں اس جہاد میں جا کر شہید ہوئے؟

اے شہدا کے وارثو! جہاد کے لیے نکل آیئے! عالمِ اسلام جو صدیوں سے سویا ہوا تھا وہ اب جاگ چکا ہے، تو پھر آپ بیدار ہونے کے بعد کیوں سو چلے؟ دنیا جمہوری راستوں سے مایوس ہو کر قوت سے اپنا حق چھین لینے پر مجبور ہوئی اور آپ قوت کو چھوڑ کر فریادوں، قراردادوں اور مظاہروں کی دلدل کی طرف جانے لگے!

اللہ تعالیٰ نے مظلوموں کو جہاد کی ترغیب دی ہے کہ ظلم سے نجات چاہتے ہو تو اللہ کے راستے میں قتال کرو، اللہ تعالیٰ اپنی مدد و نصرت سے تمہیں طاقت عطا فرمائیں گے، فرمایا:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (الحج: ۳۹)

''اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے، کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو غالب کر دینے پر قادر ہیں''۔

اگر ظالموں کے ہاتھ روکنا چاہتے ہو تو پھر بھی قتال کے راستے کو اختیار کرو، فرمایا:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ(التوبة: ۱۴)

''ان سے قتال کرو اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کافروں کا عذاب دے گا، ان کے مقابلے میں تمہاری مدد فرمائے گا اور ایمان والوں کے دل ٹھنڈے ہو جائیں گے ان کے دلوں کا غصہ نکل جائے گا''۔

اے ایمان والو! اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کرنا چاہتے ہو، اگر یہ چاہتے ہو کہ کسی کافر میں یہ جرأت نہ ہو کہ وہ اس کو جلانا تو دور، ایسی بات کا خیال بھی دل میں نہ لائے، اس کتاب کو دنیا میں غالب دیکھنا چاہتے ہو، اس کو بازاروں، ایوانوں، عدالتوں اور مالی اداروں میں نافذ دیکھنا چاہتے ہو تو پھر بھی قتال ہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر یہ منزل حاصل کی جا سکتی ہے۔ سورہ حدید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (الحديد: ۲۵)

''ہم نے بھیجے ہیں اپنے رسول نشانیاں دے کر اور اتاری ان کے ساتھ کتاب اور ترازو تاکہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر اور ہم نے اتارا لوہا اس میں سخت لڑائی ہے اور لوگوں کے کام چلتے ہیں اور تاکہ معلوم کرے اللہ کون مدد کرتا ہے اس کی اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے بے شک اللہ زور آور ہے زبردست۔''

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

یکم جون: سرپل......افغان جنگجوؤں کا علاقے میں قبضہ کے لیے حملہ......جوابی کارروائی میں 5 جنگجو ہلاک......8 گرفتار

مدارس کے طلبہ کے نام پیغام

شیخ خالد حقانی حفظہ اللہ

الحمد لله الذی فرض علی عباده الجهاد ، ووعدهم بالتمكين فی الأرض والرفعة علی أهل الإلحاد،والصلاة والسلام علی خیر العباد من جاهد فی الله حق جهاده حتی أتاه الیقین ، صلی الله علیه وسلم وعلی آله وصحبه الطیبین الطاهرین.

امابعد!اے میرے پیارے بھائی ،اے قال اللہ اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے ،اے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے ،اے علم دین کے طالب ،میرے ان چند کلمات کے مخاطب آپ ہیں ،میں اور آپ ایک جنس سے تعلّق رکھتے ہیں اور وہ یہ کہ میں بھی آپ کی طرح علمِ دین کا ایک ادنیٰ سا طالب ہوں اور آپ ہی کے نام سے منسوب تحریک کا ایک ادنیٰ سا خادم ہوں۔

واللہ! میرے بھائی مجھے آپ سے محبت ہے اور یہ محبت دین اور اللہ کی وجہ سے ہے، میں آپ سے یہ محبت اللہ تعالیٰ کو بطور توسّل پیش کرتا ہوں تا کہ یہ میری مغفرت کا سبب بنے ، میں آپ کی زندگی اور سادگی کو یاد کرتا ہوں تو مجھے رشک آتا ہے ، دنیا سے بے رغبتی اور دین کی طرف کامل رغبت ،قرآن وسنت سیکھنے میں ہر وقت مشغولیت ، بخاری اور مسلم کی حدیثیں پڑھنا اور سننا ، یقیناً اس میں ایمان کی تازگی ہے ۔آپ کی مجلس کو دیکھ کر مجلس نبی یاد آتی ہے ، کہ ایک زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھتے تھے اور یہی سب کچھ جو آج تم پڑھتے ہو کسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے تھے اور صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین ان الفاظ کو یاد کرتے تھے ،حدیث **انما الاعمال** پڑھتے وقت بندہ کو مدینہ یاد آتا ہے کہ منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں ،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اردگرد جمع ہیں اور لسانِ نبوت سے یہ الفاظ نکلتے ہیں وہ مجلس بھی محفوظ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

سمعت النبی صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر یقول انما الاعمال بالنیات وانما لامرء مانویٰ فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة یتزوجها فهجرته الیٰ ماهاجر الیه ۔

کتنی مبارک مجلس ہے جس کی مشابہت حضرت جبریل علیہ السلام اختیار کرتے ہیں طالب علم جیسے انداز میں آتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانوں بیٹھتے ہیں اور پھر انتہائی ادب واحترام کے ساتھ سوال پوچھتے ہیں: **ماالایمان ؟ وماالاسلام ؟**۔یہ وہ مجلس ہے جس کے لیے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سمیت ایک لمبا اور طویل سفر اختیار کیا اور حضرت خضر علیہ السلام کے پاس گئے۔

آپ کے بارے میں کتنی خوش خبریاں ہیں :

نضر الله امرأ سمع مقالتی فحفظها ووعاها ثم اداها کما سمع

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی ، پھر اس کو خوب یاد رکھا ، پھر اس کو آگے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا''۔

آپ کی مجلس سراسر نیک بختی ہے **لا یشقیٰ جلیسه** ''اس میں کوئی بدبختی نہیں ہے''۔یہ وہ مجلس ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله ویتدارسونه بینهم إلا نزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة وحفتهم الملائکة وذکرهم الله فیمن عنده ومن بطأ به عمله لم یسرع به نسبه

''کوئی قوم اللہ کے گھروں میں کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کے درس وتدریس کے لیے جمع نہیں ہوتی مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے ، اور ان کو رحمت ڈھانپتی ہے ، اور فرشتے ان پر پر بچھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں ان کا ذکر فرماتے ہیں اور جس کا عمل اس کو پیچھے کر دے اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکتا ہے''۔

لیکن اللہ کے نزدیک ہونے کی وجہ سے آپ کی ذمہ داریاں دوسرے لوگوں سے بڑھ کر ہیں اور آپ کا مواخذہ بھی جلد ہوگا......**حسنات الابرار سیئات المقربین** ،آپ کے علم سے مطلوب ایک چیز ہے جس کے بغیر علم مقصود نہیں ہوسکتا ہے۔ جس طرح علم کا احیا مطالعہ پر ہے اسی طرح علم کا نتیجہ عمل پر ہے اور عمل کیا ہے؟عمل ایک حرکت ہے اس علم کو ایک خارجی وجود دینے کے لیے ،علم بغیر عمل کے بانجھ ہے اور عمل بغیر علم کے بیمار ہے دونوں مل کر صراط مستقیم بن جاتے ہیں ۔**العلم بلا عمل عقیم والعمل بلاعلم سقیم وکلاهما صراط مستقیم ۔**

اے میرے پیارے بھائی! آج کا یہ دور فتنوں کا دور ہے ہر فتنہ اندھیری رات کے ٹکڑے کی مانند کالا ہے۔ **کقطع اللیل المظلم**،لیکن اس دور میں آپ جیسے گم نام لوگوں کو کامیابی کی خوش خبری دی گئی ہے آپ کی اس دور میں اس دین سے ایک

کیم جون:صوبہ غزنی.................ضلع شلگر.................بارودی سرنگ دھماکہ.................ایک فوجی گاڑی تباہ..........5 فوجی اہل کار ہلاک

مناسبت ہے اور وہ یہ کہ یہ دور بھی اس دین کی اجنبیت اور گمنامی کا دور ہے جہاں مغربی تعلیم اور مغربی تہذیب کا چرچہ ہے ہر طرف کفر والحاد کے نعرے ہیں، دین اور اہلِ دین کو لوگ بری نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ معاشرے پر بوجھ سمجھے جاتے ہیں لیکن یہ ہماری کامیابی کی علامت ہے اور یہ ہمارے لیے خوش خبری ہے...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دأ الاسلام غریبا وسیعود غریبا کمابدأ فطوبی 'للغرباء

''اسلام کی ابتدا اس اجنبیت میں ہوئی اور واپس اجنبیت کی طرف لوٹے گا، پس خوش خبری ہے اجنبیوں کے لیے''۔

ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ دور اس دین کی اجنبیت، گمنامی اور غربت کا دور ہے جس دور میں دین کے احکامات لوگ نہیں جانتے، جس دور میں لوگ اللہ کے قانون کو پتھر کے دور کا قانون سمجھتے ہیں، جس دور میں لوگ حدود اللہ کو ظلم سمجھتے ہیں اور اس کی دینی حیثیت ان کے ذہن میں نہیں آتی۔ اس دور میں آپ کی غربت اور اجنبیت بھی عیاں ہے...... طالبِ دین جو ماضی قریب میں کوئی معذور شخص ہوتا تھا، لوگ اس کو معاشرے پر بوجھ سمجھتے تھے اور لوگ اس سے نفرت کرتے تھے، کسی کا بچہ یونیورسٹی میں پڑھتا ہو اس کی والدین کے سامنے کیا حیثیت ہے اور دوسرا دینی مدرسہ میں ہو تو اس کی کیا حیثیت ہے بون بین السماء اور بعد المشر قین ہے۔

لیکن اس اجنبی کو اپنی اس غیر اختیاری صفت اجنبیت کی بدولت اللہ تعالیٰ نے کیا حیثیت دی غیبی نعرہ **طوبیٰ للغرباء** کی صدا تھی کہ اچانک دنیا بدل گئی اور طالبان کو پوری دنیا ایک قوت سمجھنے لگی، جو مظلوم اور مقہور امت کے لیے غیبی نصرت کی شکل میں نازل ہوئی، ابرہہ کے لشکر پر ابابیل بن کر ٹوٹ پڑے، فرعون وقت کے سامنے موسیٰ بن کر آیا، اور بیمار امت کے لیے مسیحا بن کر نازل ہوا۔ ایک غیبی فیصلہ تھا:

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین الوارثین

''اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم احسان کریں ان لوگوں پر جنہیں کمزور کیا گیا ہے زمین میں اور انہیں پیشوا اور وارث بنائیں''۔

فعال لمایرید کا ارادہ کون رد کرسکتا تھا۔ اچانک پوری دنیا کے لیے چیلنج بن گیا، عالمی سیاست کے لیے ایک خطرہ بن گیا اور پوری میڈیا کا ایک اہم ایشو طالبان۔ اب وہ طالب جو فرش پر بیٹھتا تھا، جو بھوکا سوتا تھا، جس کے ساتھ کوئی بیٹھنا پسند نہیں کرتا تھا اچانک کون سا عمل تھا کہ **فجعلنا عالیھا سافلھا** کا فیصلہ آیا ساری ترتیب الٹ گئی...... یہ ایک اہم فریضے پر عمل تھا جس کو جہاد کہا جاتا ہے جو ذلت کی زنجیروں کو توڑنے والا مبارک عمل ہے جس میں آزادی کا راز پنہاں ہے، جو سراپا عزت ہے، جو فتنوں کا توڑ ہے، جو کفار کے لیے عذاب ہے **یعذبھم الله بایدیکم** جو مسلمانوں کے لیے مطلق خیر ہے۔ **وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم** جو کفار کے لیے ذلت ہے۔ **وَیُخۡزِھم** جو اللہ کی مدد کا داعی ہے **وینصرکم علیھم** جو بیمار اور غم زدہ دلوں کے لیے شفا ہے۔ **ویشف صدور قوم مؤمنین** جو کفار کے لیے ہدایت ہے **ویتوب الله علیٰ من یشا** اس عزت کے راستے پر جب یہ قافلہ چل پڑا تو عزت مند ہو گیا، اور جب سے امت نے اس عمل کو چھوڑا ہے ذلت کی چکی میں پیسی جارہی ہے **سلط الله علیکم ذلا**۔ ترکِ جہاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلت مسلط ہونے کا آلہ ہے۔

آج پوری دنیا میں طالب کے نام سے طواغیت ڈرتے ہیں ایک مظلوم اور کمزور قوم جس کو ایک وقت کی روٹی بھی نہیں ملتی تھی اس برکت والے عمل سے وہ پورے عالمِ کفر کے لیے خطرہ بن گئی۔ اس لیے کہ وہ حال اور مقتضی الحال کو سمجھ گئی امت کی یہ حالت اپنی آنکھوں سے دیکھی اور قرآن وسنت سے اس بیماری کا علاج سیکھا۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ ایک گم نام شخصیت، ایک غریب گھرانے سے تعلّق رکھنے والا، ایک یتیم بچہ، دینی مدرسہ کا ایک طالبِ علم اٹھا اور ایسے توکل محض سے کام کیا، ایسی ہمت دکھائی کہ جس کے سامنے پوری دنیا کی ہمتیں قاصر ہو گئیں علمِ جہاد بلند کیا اور چودہ سو سال بعد ایک ایسا پر امن اسلامی نظام قائم کیا جس کی ماضی قریب میں کوئی مثال نہیں تھی اس جہاد کی برکت تھی کہ طالب کا نام پوری دنیا پر چھا گیا اور عالم کفر نے اس کو ایک عظیم خطرے کے طور پر محسوس کیا۔

آپ عالمِ اسلام کے لیے رحمت ہیں اور کفار کے لیے عذاب ہیں، یقیناً یہ وہی ایمانی قوت ہے ورنہ اتنی بے سروسامانی میں دنیا کی سپر پاور کو ہرانا اور پوری دنیا کے احزاب کو شکست سے دوچار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قوت اللہ کی طرف سے ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا انجاز ہے **قاتلوھم یعذبھم الله بایدیکم** پر عمل کرنے کے نتیجے اللہ تعالیٰ نے قتال کے حکم پر عمل کرنے نتیجے میں خود کفار کو عذاب اور سزا دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور مجاہد کا ہاتھ صرف اس کے لیے ایک ظاہری سبب بنایا ہے۔ عذاب کی نسبت اللہ کی طرف ہے **یعذبھم الله** اور اللہ کی قوت کے سامنے کسی قوت کا کیا حیثیت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سپر پاور بھی آج اس سبب پر ریسرچ کرتی ہے جو کہ مجاہدین ہیں کہ کیسے انہوں نے ایک ایسی قوت کو ہرایا حالانکہ ان کے پاس تو ایک وقت کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں ہے۔ لیکن وہ قوت آج دنیا کے محللین اور مبصرین کی نظروں سے اوجھل ہے وہ آسمانی قوت جس نے قیصر وکسریٰ کو ہرایا جس نے فارس وروم کو ہرایا وہی قوت ہے جو آج روس وامریکہ کو شکست دے رہی ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

کیم جون: صوبہ میدان وردک...............ضلع جغتو...............مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر حملہ...............چوکی میں موجود 12 اہل کار ہلاک

المومنون اخوة

شیخ حارث بن غازی النظاری حفظہ اللہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۔يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۔نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۔وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۔فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا۔لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَآ اَمْتًا ۔يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَه وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۔ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَه قَوْلًا ۔يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِه عِلْمًا ۔وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا. (طٰه ۱۰۲۔۱۱۱)

’’جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم گنہگاروں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی۔ (تو وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم دنیا میں) صرف دس ہی دن رہے ہو۔ جو باتیں یہ کریں گے ہم خوب جانتے ہیں اس وقت ان میں سب سے اچھی راہ والا (یعنی عاقل و ہوش مند) کہے گا کہ نہیں بلکہ صرف ایک ہی روز ٹھہرے ہو۔ اور تم سے پہاڑوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ اور زمین کو ہموار میدان کر چھوڑے گا۔ جس میں نہ تم کجی (اور پستی) دیکھو نہ ٹیلا (اور نہ بلندی)۔ اس روز لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے اور اس کی پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے اور خدا کے سامنے آوازیں پست ہو جائیں گی تو تم آواز خفی کے سوا کوئی آواز نہ سنو گے۔ اس روز (کسی کی) سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی مگر اس شخص کی جسے خدا اجازت دے اور اسی کی بات کو پسند فرمائے۔ جو کچھ ان کے آگے ہے جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اسکو جانتا ہے اور وہ (اپنے) علم سے خدا (کے علم) پر احاطہ نہیں کر سکتے۔ اور اس زندہ و قائم کے روبرو منہ نیچے ہو جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا‘‘۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ ظالمین کے لیے خرابی ہے اور یہ کہ جو جتنا ظلم کرے گا اتنا ہی نامراد ہوگا۔ جیسا کہ شنقیطی رحمہ اللہ نے اضواالبیان میں لکھا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فرمان ’’جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا‘‘۔ سے واضح ہے کہ جو کوئی جتنا ظلم کرے اس کے لیے اس کے بقدر نامرادی ہے۔

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے جیسا کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے متفق علیہ روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’باہم ایک دوسرے سے حسد، رنجش اور بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا، نہ اس کی تحقیر کرتا ہے اور نہ ہی اسیر سوا کرتا ہے، اور تقویٰ یہاں ہے" پھر تین دفعہ اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا ’’کسی شخص کے شر کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، مسلمان پر مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے‘‘۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے‘‘۔

سچ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کا خون حرام ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ابنِ عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مومن اس وقت تک دین کے دائرے سے نہیں نکل سکتا جب تک حرام خون نہ بہائے۔"

اور سنن ابوداود میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن ہمیشہ آزاد اور بے فکر رہتا ہے جب تک اسے کوئی حرام خون نہ پہنچے پھر جب وہ حرام خون میں مبتلا ہو جاتا ہے تو نہایت عاجز اور تنگ ہو جاتا ہے‘‘۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، فرمایا:

’’وہ مہلک امور جن میں مبتلا ہونے والے کا بچنا محال ہے ان میں سے ایک ناحق حرام خون کا بہانا ہے‘‘۔

اسی طرح سنن ابوداود میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی مسلمان کو ناحق قتل کیا اور پھر اس کے قتل پر خوش ہوا تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کی کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

خالد بن دہقان فرماتے ہیں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

''اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو فتنہ و غارت گری کے دور میں آپس میں قتال کرتے ہیں اور ان میں سے ایک قتل کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہدایت پر ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس گناہ پر استغفار بھی نہیں کرتا''۔

فتنے کے دور میں قتال سے لکڑی کی تلوار بہتر ہے۔ امام احمد اور ترمذی نے عدیسہ بنت اھبان بن صفی غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے والد کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ

''جب بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ''اے ابومسلم کیا آپ ان لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد نہیں کریں گے''۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں؟ چنانچہ اپنی لونڈی کو بلایا اور اس سے کہا میری تلوار لاؤ، جب تلوار لائی گئی تو انہوں نے اسے چپہ بھر باہر کھینچا تو وہ لکڑی کی تھی، میرے والد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، میرے حبیب اور آپ کے چچازاد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''عنقریب فتنہ اور انتشار پھیل جائے گا تو جب ایسا وقت آئے تو تم اپنی تلوار توڑ کر لکڑی کی تلوار رکھ لینا''......تو جب فتنہ پھیلا تو میں نے اپنی تلوار توڑ کر لکڑی کی تلوار رکھ لی، اگر آپ چاہیں تو میں اس کے ساتھ آپ کے ساتھ شریک ہوتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نہیں آپ ایسا نہ کریں''۔

مسندِ احمد میں حضرت سھل بن ابی الصلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب علی رضی اللہ عنہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے اس امر سے پیچھے رکھا تو انہوں نے کہا:

''آپ کے چچازاد یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے تلوار دی تو فرمایا: ''اس سے قتال کرنا جب دشمن سے لڑا جائے اور جب تم دیکھو کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں تو اس کو توڑ کر گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے یا غلط فریق واضح ہو جائے''۔

بدترین قتال فتنے کے دور کا قتال ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قتال سے پہلے وضاحت کا حکم دیا ہے کہ کہیں ناحق قتل نہ ہو جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَ لَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (النساء: ۹۴)

''مومنو! جب تم خدا کی راہ میں باہر نکلا کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تم سے سلام علیک کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو اور اس سے تمہاری غرض یہ ہو کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو سو خدا کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے پھر خدا نے تم پر احسان کیا تو (آئندہ) تحقیق کر لیا کرو اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو سب کی خبر ہے''۔

مسلمان کی عزت و ناموس حرام ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں اس میں سے ادنیٰ ترین اس گناہ کے برابر ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے فعلِ بد کرے اور بے شک سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی ناموس پر دست درازی کرے''۔ (طبرانی)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی سفارش اللہ کی مقرر کردہ کسی سزا کے درمیان حائل ہو جائے تو گویا اس نے اللہ کے ساتھ ضد کی، جو شخص مقروض ہو کر مر گیا تو اس کا قرض درہم و دینار سے نہیں نیکیوں اور گناہوں سے ادا کیا جائے گا، جو شخص غلطی پر ہو کر جھگڑا کرتا ہے اور اپنے آپ کو غلطی پر سمجھتا بھی ہے تو وہ اس وقت تک اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے جب تک اس معاملے سے پیچھے نہیں ہٹ جاتا اور جو شخص کسی مسلمان کے متعلق کوئی ایسی بات کہتا ہے جو اس میں نہیں ہے، اللہ اسے اہلِ جہنّم کی پیپ کے مقام پر ٹھہرائے گا یہاں تک کہ وہ بات کہنے سے باز آ جائے''۔ (مسند امام احمد)

اسی طرح مسلمان کا مال بھی حرام ہے۔ امام مسلم حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے کسی مسلمان کا حق چھینا تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اس پر جہنّم کو واجب کر دے گا اور جنت کو حرام کر دے گا''۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اگرچہ چھوٹی سی چیز ہی ہو؟ فرمایا: ''ہاں اگرچہ ایک چھڑی ہی ہو''۔

بلاشبہ بہترین نصیحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

کیم جون: صوبہ قندوز .... ضلع دشت آرچی .... مجاہدین کے ساتھ دو بدو لڑائی .... 21 اہل کار ہلاک .... 53 شدید زخمی

(قسط سوم)

سورۂ احزاب کے سائے تلے مشابہت و بشارت

شیخ خالد حقانی حفظہ اللہ، مرکزی نائب امیر تحریک طالبان پاکستان

جنگ کے نتیجے میں کفار اقتصادی بحران کا شکار:

جنگِ احزاب میں کفار جانی نقصان کے مقابلے میں سخت مالی خسارے کا شکار ہوئے، پوری جنگ میں ان کے صرف تین آدمی مارے گئے تھے، مرویات امام زہری فی المغازی میں علامہ محمد بن محمد العواجی امامِ زہریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین کے تین لوگ قتل ہوئے تھے۔

۱۔عمرو بن عبدود العامری

۲۔نوفل بن عبداللہ المخزومی

۳۔حسل بن عمرو بن عبدود العامری

جب کہ ان کا مالی نقصان اتنا زیادہ ہوا تھا کہ وہ جنگ کرنے کے قابل نہیں رہے اور واپس لوٹ گئے، الاکتفاء بماتضمنه من مغازی رسول الله صلی الله علیه وسلم والثلاثته الخلفاء میں سلیمان بن موسیٰ کلاعی اندلسی رحمہ اللہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> **قال حذیفه قال ابو سفیان یا معشر قریش انکم ما اصبحتم بدار مقام لقدهلک الکراع والخف......فارتحلوافانی مرتحل**
>
> ''ابوسفیان نے کہا اے قریش کی جماعت! اب تم یہاں نہیں ٹھہر سکتے تحقیق سواریاں اور جانور ہلاک ہو گئے......پس کوچ کر جاؤ، میں جانے والا ہوں'' (الاکتفاء)

اسی طرح آج بھی ایک طرف تو الحمدللہ ان احزاب کا جانی نقصان بہت زیادہ ہو رہا ہے لیکن دوسری طرف ان کا مالی نقصان تو اتنا ہوا ہے کہ الحمدللہ اب ان میں جنگ کرنے کی سکت نہیں ہے، جنگ جیتنے کے لیے دنوں میں لاکھوں ڈالر تقسیم کرنے والے اب اپنے خرچوں پر حیران و پشیمان ہیں، ان کی یہ پشیمانی بھی ہمیں ان کی شکست اور مسلمانوں کی فتح کی بشارت سناتی ہے۔ باذن اللہ

> **اِنَّ الَّـذِیْـنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْـوَالَهُـمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِط فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ (الانفال: ٣٦)**
>
> ''جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں) کو اللہ کے رستے سے روکیں سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) اُن کے لیے (موجبِ) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے''۔

اور اب تو الحمدللہ اس کا دیوالیہ نکل رہا ہے اگر چہ وہ اس دیوالگی کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے لیکن ان شاء اللہ عنقریب روس کی طرح یہ بھی سخت اقتصادی تباہی سے دوچار ہو کر حصوں بخروں میں بکھرنے والا ہے بلکہ تازہ ترین خبر کے مطابق تیس ریاستوں نے علیحدگی کی درخواستیں دے کر اس تباہی کی بنیاد ال دی ہے **فللہ الحمد و النعمة۔**

بد گمانی:

جاتے جاتے لشکرِ کفار اور اس کے حلیف بنوقریظہ کے درمیان سخت بدگمانیاں پیدا ہوئیں، چنانچہ احزاب کے سربراہ نے بنوقریظہ سے مزید امداد کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ہمارا تو سب کچھ ختم ہو چکا ہے لہٰذا تم ہمیں اسلحہ و خوراک (مضبوط رسد) فراہم کرو جیسا کے علامہ سلیمان اندلسیؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بنوقریظہ کے پاس اپنے چند لوگوں کو بھیجا کے ہمارا تو سب کچھ ہلاک ہو گیا لہٰذا اب تم آگے آ جاؤ اور جنگ کرو، بنوقریظہ والوں کو یہ وہم ہوا کہ یہ لوگ تو چلے جائیں گے اور ہمیں اکیلا چھوڑ دیں گے لہٰذا ان سے بطورِ رہن کے چند سرداروں کی حوالگی کا مطالبہ کیا جب کہ لشکر اس مطالبے پر مزید بدگمان ہوا کہ ہمارے سرداروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر کے اپنے غدر کی تلافی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوبارہ معاہدہ کی توثیق کرنا چاہتے ہیں، یوں احزاب کا سربراہ جاتے جاتے شکست کا سارا ملبہ بنوقریظہ پر ڈال گیا، علامہ سلیمان اندلسیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان نے کہا کہ

> **یـا مـعـشـر قـریش انکم والله ما اصبحتم بدار مقام لقد هلک الـکـراع والـخف واخلفتنا بنو قریظه وبلغنا عنهم الذی نکره ولقینا من شدة الریح ماترون ماتطمئن لنا قدر ولا تقوم لنا نا ر ولایستمسک لنا بناء فارتحلوا فانی مرتحل (الاکتفاء)**
>
> ''اے جماعتِ قریش! خدا کی قسم آج تم یہاں نہیں ٹھہر سکتے سواریاں اور جانور ہلاک ہو گئے اور بنوقریظہ نے ہمیں اکیلا چھوڑا اور ہمیں بنوقریظہ سے وہ پہنچا جو ہم اس کو برا مانتے تھے اور آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارا سامنا ایک تیز تر ہوا (طوفان) سے ہو گیا ہے ہماری ہانڈی نہیں ٹھہرتی، نہ ہی آگ جلایا جا سکتا ہے اور نہ ہمارا کوئی تعمیر جمتا ہے اس لیے میں کوچ کرتا ہوں پس تم بھی کوچ کرو''۔

بالکل اسی طرح آج بھی جب صلیبی اتحاد شکست سے دوچار فرار کے راستے ڈھونڈ رہا ہے تو وہ اپنے حلیف ناپاک فوج اور مرتد حکومت سے سخت بدگمان ہے کہ یہ لوگ

2 جون: صوبہ ہلمند.................ضلع گریشک.................پولیس ہیڈ کوارٹر پر فدائی مجاہدین کی کارروائی.................7 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

ہمارے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں اور دوغلی پالیسی چلا رہے ہیں، اعتماد کی بحالی کے لیے ڈومور کا مطالبہ کرتے ہوئے بار بار مختلف علاقوں میں آپریشن اور دیگر اقدامات کا حکم دیتا ہے لیکن ادھر بنوقریظہ کے بچے کوا پنے مستقبل کا غم کھائے جارہا ہے کہ یہ تو چلے جائیں گے تو اس خودسر قوم سے ہماری جان کون چھڑائے گا اور مختلف حیلوں اور بہانوں سے آقا کو رام کرکے ٹالنے کی کوشش میں ہے، نتیجتاً صلیبی کمانڈر شکست کا سارا ملبہ ان پر ڈال رہے ہیں خوب فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

من ارضى الناس بسخط الله سخط الله عليه واسخط الناس عليه ومن اسخط الناس برضى الله رضى الله عنه وارضى الناس عنه

''اور جو کوئی لوگوں کو خوش کرے اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوجاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کردیتا ہے اور جو جو کوئی لوگوں کو ناراض کرتا ہے اللہ کو خوش کر کے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کردیتا ہے''۔

تند و تیز ہواؤں اور فرشتوں کے ذریعے نصرتِ خداوندی:

اللہ تعالیٰ نے لشکرِ کفار پر ایسی آندھی چلادی جس سے ان کے خیمے اُکھڑ گئے دیگچیاں الٹ گئیں، جانور بھاگ گئے اور سردی نے ان کو آگھیرا جس سے وہ بھاگنے پر مجبور ہوئے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا (الاحزاب: ۹)

''مومنو! اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جو (اُس نے) تم پر (اُس وقت کی) جب فوجیں تم پر (حملہ کرنے کو) آئیں تو ہم نے اُن پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل کیے) جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اُن کو دیکھ رہا ہے''۔

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اگر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمتہ العالمین نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان پر ریح عقیم سے سخت ہوا بھیجتا جو قومِ عاد پر بھیجی گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم۔

بس ان پر ایسی ہوا بھیجی جس نے ان کی اجتماعیت کو توڑا اس لیے کہ ان کی اجتماعیت بھی خواہشِ نفسانی کی وجہ سے قائم ہوئی تھی جب کہ وہ مختلف گروہ اور مختلف رائے رکھنے والوں کا آمیزہ تھا بس مناسب یہ تھا کہ ان پر ایسی ہوا بھیجی جائے جو ان کے گروہوں اور جماعتوں کو الگ الگ کردے۔ (ابن کثیر)

یعنی ہوا سے مقصد ان کا تفرقہ تھا نہ کہ ہلاکت۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے لیے کیا مشکل تھا کہ احزاب کا ایک فرد بھی یہاں سے بچ کر نہ جاتا، اسی طرح یہاں ابھی تک ایسی ہوا تو نہیں چلی ہے لیکن فدایانِ اسلام کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ایسی آندھی ان پر چلادی ہے جس نے اُن کے مضبوط بیس کیمپوں کو تلپٹ کرکے رکھ دیا ہے اور یہ اتنے خائف ہوچکے ہیں کہ ان کے مضبوط اتحاد میں واضح تفرقہ اور دراڑیں پڑ چکی ہیں اور شکست و فرار کی راہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں، کبھی اٹلی فوجیں نکالنے کا اعلان کر رہا ہے تو کبھی فرانس، کبھی جرمنی تو کبھی پولینڈ، آگے بڑھ رہا ہے غرض اب ہر ایک الٹے قدموں کھڑا ہے بلکہ اب تو خود امریکہ اور اس کے 'ہامان' برطانیہ کی فوجیں بھی دھڑا دھڑ واپس جارہی ہیں۔

اب جب کہ میں یہ تحریر لکھ رہا ہوں تو افغانستان میں تو نہیں لیکن امریکہ کے اندر سینڈی طوفان کی خبریں چل رہی ہیں جس نے ان کی معیشت کو پچاس ارب ڈالر سے زائد کا جھٹکا آنِ واحد میں دے دیا ہے، اور شاید یہ طوفان اس طوفان سے زیادہ خطرناک ہے اس لیے کہ وہ تو صرف لشکر پر آیا تھا نہ کہ مکّہ میں اور اس طوفان نے ان کے ملک اور مسکن کو اُجاڑ دیا ہے، بس الحمدللہ جس طرح طوفان وہاں آیا اسی طرح یہاں بھی اس سے بڑھ کر طوفان آیا۔

لشکر کے اندر بد اعتمادی:

تیز آندھی اور طوفان کے باعث سخت اندھیرا چھا گیا جس کی وجہ سے لشکر والے ایک دوسرے کو پہچان نہ پارہے تھے اور اس بات سے ڈر رہے تھے کہ کہیں دشمن کے آدمی ہمارے اندر داخل نہ ہوجائیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاسوس حضرت حذیفہؓ جو ان میں کامیابی سے داخل ہوگئے تھے فرماتے ہیں: ابوسفیان نے کہا:

لينظر امرو من جليسه قال حذيفة فاخذت بيد الرجل الذى الىٰ جنبى فقلت من انت فقال فلان بن فلان

''ہر آدمی دیکھے کہ اس کا ساتھی کون ہے؟ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھ بیٹھے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس سے کہا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا میں فلاں کا بیٹا فلاں ہوں۔ (**الاكتفاء بما تضمنه من مغازى رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلاثة الخلفاء**)

اس طرح آج بھی شیر دل فدایانِ اسلام کی آندھی اور طوفان نے ایسی تاریکی ان پر مسلط کردی ہے کہ وہ اپنے اور غیر کی پہچان سے عاجز آگئے ہیں بلکہ اب تو انہی کے بیس کیمپوں اور اڈوں میں رہ کر فدائی جاں باز ان کو تاک تاک کر نشانہ بنا رہے ہیں...... الحمدللہ، یہاں تک کہ جنرل جان ایلن حواس باختہ ہو کر امیر المومنین کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے لگا اور کہا کہ قریب ہے کہ ان اندر کے حملوں سے میرا دماغ خراب ہوجائے گا

(بقیہ صفحہ ۱۴۱ پر)

3 جون: صوبہ زابل......ضلع ارغنداب......ایک رینجر گاڑی مجاہدین کے حملے کا نشانہ بن کر تباہ......5 فوجی ہلاک

اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلے کرنا

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ

یہاں کافر ہونے سے کیا مراد ہے؟

اب تک کی بحث سے اتنی بات سمجھ آ چکی کہ اس آیت﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّـهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ میں جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''جو اللہ تعالیٰ کی شریعت سے فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں''، اس کافر ہونے کی تفصیل اسلافِ امت نے بیان کی ہے، جو خوارج سے ہٹ کر اور آج کے جدید مرجئہ سے بچ کر اہل سنت والجماعت کا راستہ ہے۔ اب اس کو ہم مزید تفصیل کے ساتھ بیاں کریں گے۔

سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ شریعت میں کفر کی دو اقسام بیان کی گئیں ہیں۔

أ۔ کفرِ اکبر: اس کو کفرِ حقیقی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایسا کفر ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

ب۔ کفرِ اصغر: اس کو کفرِ مجازی بھی کہتے ہیں۔ اس کو علما ''کفر دون کفر'' بھی کہتے ہیں۔ یہ ایسا کفر ہے جو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی شریعت سے فیصلہ نہیں کرتے، ان کے بارے میں سلف صالحین کی بیان کردہ تفسیر کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین وفقہا، مفسرین اور محدثین رحمہم اللہ نے اس آیت کا مطلب یہ بیان فرمایا کہ:

......اگر کوئی قرآن کے قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کو واجب نہ سمجھے تو یہ کفرِ اکبر میں مبتلا ہے۔ لہٰذا وہ ایسا کافر ہے جو دائرہ اسلام سے مکمل خارج ہو چکا۔ لیکن اگر کوئی قرآن کے قانون سے فیصلہ کرنے کو واجب سمجھتا ہے، لیکن عملاً اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، البتہ اپنے اس عمل کو گناہ سمجھتا ہے تو یہ کفرِ اصغر ہے جو ملت سے خارج نہیں کرتا۔ ایسا شخص فاسق ہے۔

اس بات کو امام صدرالدین، ابن العز حنفیؒ (۷۳۱ھ تا ۷۹۲ھ) نے ''شرح عقیدۃ الطحاویۃ'' میں مزید تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب علمائے عرب میں بھی مقبول ہے۔ یاد رہے کہ ''عقیدۃ الطحاویۃ'' عقیدے کی مشہور کتاب ہے جو تمام بڑے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، اور امام طحاویؒ احناف کے چوٹی کے اماموں میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں:

وهنا أمر يجب أن يتفطن وهو؛ أن الحكم بغير ما أنزل الله قد يكون كفرا ينقل عن الملة، وقد يكون معصية: كبيرة أو صغيرة، ويكون كفرا: اما مزاجيا، واما كفرا أصغرا، على القولين المذكورين، وذلك بحسب حال الحاكم:

فانه ان اعتقدأن الحكم بما أنزل الله غير واجب، وأنه مخير فيه، أو استهان به مع تيقنه أنه حكم [الله] فهذا كفر أكبر

وان اعتقدوجوب الحكم بما أنزل الله، وعلمه في هذه الواقعة، وعدل عنه مع اعترافه بأنه مستحق للعقوبة، فهذا عاص، ويسمى كافرا كفرا مجازيا، أو كفرا أصغر.

وان جهل حكم الله فيها، مع بذل جهده واستفراغ وسعه في معرفة الحكم واخطأ، فهذا مخطئ، له أجر على اجتهاده، وخطؤه مغفور

''یہاں اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنا ضروری ہے، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنا، کبھی ایسا کفر ہوتا ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور کبھی گناہِ کبیرہ یا صغیرہ ہوتا ہے اور کبھی کفرِ مجازی یا کفرِ اصغر ہوتا ہے۔ اس بات کا تعلّق حاکم کی حالت سے ہے۔

اگر حاکم (یا ریاست۔ راقم) یہ نظریہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرنا واجب نہیں ہے، (اور اس کا یہ نظریہ ہے کہ) وہ اس فیصلہ کرنے میں بااختیار ہے (چاہے اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرے چاہے اس کے علاوہ سے) یا حاکم (یا ریاست۔ راقم) اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کو اہمیّت نہ دے، اگرچہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے، تو یہ تمام صورتیں کفرِ اکبر (یعنی ایسا کفر جو مرتد بنا دیتا ہے) کی ہیں۔

اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کو واجب سمجھتا ہے، اور اس فیصلہ میں اس کو اللہ تعالیٰ کے قانون کا علم بھی تھا، پھر اس قانون سے فیصلہ کرنے سے روگردانی کر جاتا ہے، اس اعتراف کے ساتھ کہ اس عمل سے وہ عذاب کا مستحق ٹھہرے گا، تو ایسا حاکم (یا ریاست۔ راقم) گناہ گار ہے۔ اس کو ایسا کافر کہا جائے گا جو کفرِ مجازی یا کفرِ اصغر میں مبتلا ہے۔ اور اگر اس فیصلہ میں اللہ تعالیٰ کے قانون سے ناواقف ہو، لیکن اس قانون کو جاننے کی جدوجہد کی اور حتی الامکان کوشش کی، پھر فیصلہ میں غلطی کر گیا تو یہ

3 جون: صوبہ ہلمند.................ضلع گریشک.................مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.................ایک ٹینک تباہ.................5 فوجی اہل کار ہلاک

''غلطی کرنے والا'' کہلائے گا۔اس کو اس کے اجتہاد کی نیکی ملے گی اور اس کی خطا معاف ہے''۔

(شرح الطحاوية في العقيدة السلفية؛الجز ٢ء:باب الاقرار بالربوبية أأمر فطري والشرك أمر......صدر الدين علي بن علي بن محمد بي العز الحنفي)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ''منہاج السنۃ'' میں فرماتے ہیں:

ولاريب أن من لم يعتقد وجوب الحكم بما أنزل الله على رسوله فهو كافر فمن استحل أن يحكم بين الناس بما يراه هوا عدلا من غير اتباع لما أنزل الله فهو كافر......

''اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت سے فیصلے کے واجب ہونے کا نظریہ نہ رکھے تو ایسا شخص کافر ہے، چنانچہ شریعت کے علاوہ کسی (نظام) کو عدل وانصاف سمجھتے ہوئے لوگوں کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کو قانونی (حلال) سمجھے، وہ کافر ہے''۔

(منهاج السنة النبوية ؛الجز ٥ء،ص ١٢ :احمد بن عبدالعليم بن تيمية الحراني أبو العباس)

امام ابن قیم رحمہ اللہ (۶۹۱ھ۔۷۵۱ھ بمطابق ۱۲۹۲ء۔۱۳۵۰ء) نے بھی ''مدارج السالکین'' مین یہی تفصیل بیان کی ہے جو امام ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔فرماتے ہیں:

والصحيح أن الحكم بغير ماأنزل الله يتناول الكافرين ، الأصغر والأكبر بحسب حال الحاكم......

''اور صحیح بات یہ ہے کہ قرآن کے علاوہ فیصلہ کرنے میں دو قسم کا کفر ہوسکتا ہے،(ایک) چھوٹا کفر (دوسرا) بڑا کفر،اس کا دارومدار حاکم کی حالت پر ہے''

(مدارج السالکین؛ص:۲۵۹)

آگے وہی تحقیق ہے جو امام ابی العز حنفی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔

امام ابو جعفر نحاس رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) کی تحقیق لکھی جاچکی ہے کہ فرمایا:

''میں کہتا ہوں کہ فقہا کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص یہ بات کہے کہ شادی شدہ زانی کو رجم کرنا واجب نہیں تو وہ کافر ہوگیا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ایک قانون کو رد کردیا''۔(معانی القرآن)

امام ابو بکر جصاص حنفی رحمہ اللہ نے ''احکام القرآن'' میں ایک اور نکتہ بیان فرمایا ہے، جو آج ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے جو غیر اسلامی آئین کو اسلامی ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں، اور غیر اسلامی آئین سے فیصلہ کرتی عدالتوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اسلامی آئین کی رو سے فیصلے کرتی ہے۔فرماتے ہیں:

فَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ جُحُودَ حُكْمِ اللّٰهِ أَوِالْحُكْمُ بِغَيْرِهِ مَعَ الْإِخْبَارِ بِأَنَّهُ حُكْمُ اللّٰهِ ،فَهَذَا كُفْرٌ يُخْرِجُ عَنْ الْمِلَّةِ وَفَاعِلُهُ مُرْتَدٌّ

''اور اگر (اس آیت میں کفر سے) مراد اللہ کے قانون سے فیصلہ کرنے کا انکار یا قرآن کے علاوہ سے فیصلہ کر کے یہ کہنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قانون سے فیصلہ کیا گیا ہے، تو یہ (دونوں صورتیں) ایسا کفر ہے جو ملت اسلام سے خارج کردیتا ہے، اور ایسا کرنے والا مرتد ہے''۔

(أحكام القرآن للجصاص :الجز ٦ء،باب الحكم بين أهل الكتاب)

جمہوری عدالتیں اور جج:

جمہوری نظام کی عدالتیں صرف اسی قانون کے تحت فیصلہ دینے کو واجب سمجھتی ہیں جو قانون اس نظام کے تحت آئین کا حصّہ قرار دیا گیا ہو۔اس کے علاوہ وہ کسی بھی قانون کے مطابق فیصلے کو حرام یعنی غیر آئینی سمجھتی ہیں۔اس قدر حرام سمجھتی ہیں کہ وہ اس قانون کے علاوہ کسی اور قانون (خواہ اللہ ہی کا ہو) کو پڑھنا بھی وقت کا ضیاع سمجھتی ہیں۔ ان کے کالجوں میں وہی کفریہ قانون پڑھایا جاتا ہے اور اسی پر مقدمہ لڑنے اور جج بننے کی سند عطا کی جاتی ہے۔اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے قانون کا کوئی کتنا ہی بڑا عالم ومفتی کیوں نہ ہو، وہ ان کے نزدیک اس قابل ہی نہیں کہ اس کو وکالت یا جج کی سند عطا کی جائے۔بلکہ یہ لوگ علما کو حقیر اور جاہل سمجھتے ہیں۔اس سے ان کے عقیدے کا اندازہ کرنے میں اہلِ علم کو کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے کہ ان کا ایمان کس قانون پر ہے، اللہ تعالیٰ کے قانون پر یا اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے پر؟

چلئے اگر کسی کو ضد ہے کہ وہ بغیر دلیل کے اپنی ضد پر ڈٹ کر ان کو پہلے زمرے (کفر اکبر والے) میں شامل نہیں کرتا، تو ہم پوچھتے ہیں کہ وہ ان کو دوسرے زمرے میں کس طرح شامل کرسکتا ہے جب کہ امام ابن ابی العز حنفیؒ کفر اصغر والی صورت میں یہ شرط بیان کررہے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کے قانون کے علاوہ فیصلہ کرنے والا یہ یقین رکھتا ہو کہ ایسا کرنے سے وہ عذاب کا مستحق ہوگا''؟

آپ ذرا جمہوری نظام کے تحت چلنے والی عدالتوں اور ججوں کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ وہ کس دھڑلے سے اللہ تعالیٰ کے قانون کے علاوہ فیصلے کرتے چلے آرہے ہیں، اور اپنے آپ کو عذاب کا مستحق سمجھنا تو دور کی بات' خود کو منصف، قاضی اور اللہ کا ولی شمار کرتے ہیں۔لہٰذا ایک حرام بلکہ کفر کرنے کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ سمجھنا تمام علمائے امت کے نزدیک ایسا کفر ہے جو دین سے خارج کردیتا ہے۔اور امام صاحب کے نزدیک بھی یہ لوگ دوسرے زمرے میں داخل نہیں سمجھے جائیں گے۔

علمائے حق سے چند گزارشات:

کیا موجودہ پارلیمنٹ، عدالتیں اور ان کے جج یہ نظریہ نہیں رکھتے کہ:

3جون:صوبہ پکتیکا......ضلع خیر آباد......مجاہدین کا فوجی کمپائن پر میزائل حملہ......8فوجی ہلاک اور کئی زخمی

تمام مقدمات (خصوصاً سود، زنا، چوری وغیرہ) میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ سنانا ان پر واجب نہیں ہے بلکہ ان پر واجب اس قانون کے مطابق فیصلہ سنانا ہے جو پارلیمنٹ میں منظور ہو کر آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

امام صدر الدین ابن ابی العز حنفی اور امام ابن قیم رحمہما اللہ اس وقت کفرِ اکبر کا حکم بیان کر رہے ہیں جب کہ حاکم یہ نظریہ رکھتا ہو کہ اس کا اختیار ہے چاہے وہ قرآن سے فیصلہ کرے چاہے غیرِ قرآن سے۔ جب کہ یہاں صورت حال یہ ہے کہ حاکم غیرِ قرآن سے فیصلہ کرنے کو ہی اپنے اوپر فرض کیے بیٹھے ہیں۔ بلکہ وہ حلف ہی اس کا اٹھاتا ہے کہ وہ اسی آئین کے مطابق فیصلہ کرے گا جو غیر اللہ (پارلیمنٹ) کی جانب سے منظور ہو گا۔

کیا موجودہ نظام قرآن سے فیصلہ کرنے کو اہمیّت دیتا ہے؟ بلکہ یہ تو قرآن کے قانون (سنگ ساری، کوڑے، ہاتھ کاٹنا، قصاص، سود کی ممانعت وغیرہ) کے نفاذ کو قوت سے روکتا ہے، اس کو ناقابلِ عمل سمجھتا ہے۔ قرآن و سنت اور فقہ کی بجائے ان کے لاء کالجوں میں وہی قانون پڑھایا جاتا ہے جو انگریزوں نے بنایا ہے۔

کیا اس عدالتی نظام میں کوئی اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتا ہے؟

کیا غیرِ قرآن سے فیصلہ کرتی عدالتوں کو اسلامی آئین سے فیصلہ کرنے والی عدالت کہہ کر ان کو اسلامی قرار نہیں دیا جا رہا؟

سو علمائے حق سے درخواست ہے کہ وہ امام صدر الدین ابن ابی العز حنفیؒ کی یہ عبارت ان نام نہاد اہلِ علم کو اچھی طرح سمجھائیں:

فانه ان اعتقدأن الحكم بم أنزل الله غير واجب، وأنه مخير فيه ،أو استهان به مع تيقنه أنه حكم [الله]فهذاكفرأكبر......

''اگر حاکم (یا ریاست۔ راقم) یہ نظریہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرنا واجب نہیں ہے، (اور اس کا یہ نظریہ ہے کہ) وہ اس فیصلہ کرنے میں بااختیار ہے (چاہے اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرے چاہے اس کے علاوہ سے) یا حاکم (یا ریاست۔ راقم) اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کو اہمیّت نہ دے، اگرچہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے، تو یہ تمام صورتیں کفرِ اکبر (یعنی ایسا کفر جو مرتد بنا دیتا ہے) کی ہیں''۔

اس عبارت میں بیان کی گئی ہر ایک بات الگ الگ، مستقل، کفرِ اکبر ہے۔ جب کہ اس باطل نظام میں یہ تمام کفرِ اکبر جمع ہیں۔

سو کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے اپنی عدالتوں کی بنیاد، مرجع و مأخذ اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر انسانوں کو بنا لیا ہے کہ انسان کو بھی قانون بنا دیں یہ عدالتیں اسی کے مطابق فیصلہ کرنے پابند ہیں، اسی پر عدلیہ میں حلف لیا جاتا ہے اور ساری عمر اسی حلف کی پاس داری و وفاداری میں گزار دی جاتی ہے؟ اسی کے بدلے اجر (تنخواہ، پرموشن) اور اس کے خلاف کرنے پر عذاب (نوکری کا خاتمہ) کا یقین...... یہ سب کیا ہے؟

نیز امام صاحبؒ کی عبارت کے یہ الفاظ بھی نہایت غور طلب اور مدعا میں واضح ہیں کہ ''**مع تيقنه أنه حكم الله**'' کہ حاکم اگرچہ یہ یقین رکھتا ہو کہ یہ آیات و احکامات اللہ تعالیٰ ہی نے نازل کیے ہیں لیکن اگر اس کے باوجود فیصلہ اس کے مطابق نہ دے تو بھی کفرِ اکبر کا مرتکب ہے!

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

آگے آگے دیکھئیے! ہوتا ہے کیا!

شمالی وزیرستان میں شروع ہونے والے حالیہ آپریشن میں ایک نیا پہلو سامنے آیا ہے جو بہت عجیب بھی ہے اور نیا بھی...... نیا اس لیے کہ پاکستانی فوج کو اس سے قبل اس پہلو سے کبھی سابقہ پیش نہیں آیا لیکن امریکہ اور دوسرے ممالک کے افواج میں یہ واقعات دیکھنے میں آتے رہتے ہیں! وہ جنگیں جو فوجیوں کے لیے بے مقصد ہوتی ہیں اور ان کی منزل مقصود کا کسی کو علم نہیں ہوتا' ان میں اکثر ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں!

بات یہ ہے کہ ۲۶ جون کو شمالی وزیرستان کی تحصیل شیواہ میں ایک فوجی نے خود کو گولی مار دی اور اسے فوری طور پر ٹل سی ایم ایچ منتقل کیا گیا......فوجی ذرائع کے مطابق اسے خودکشی نہیں کہا جا سکتا بلکہ بندوق کی چیک اپ کے دوران یہ واقعہ سامنے آیا لیکن وہاں موجود عام لوگوں نے بتایا کہ یہ خودکشی ہی تھی! اس طرح کا ایک اور واقعہ ایک ڈرائیور نے بتایا، اس کے بقول'' میں ایک خاندان کو میر علی سے بنوں لے جا رہا تھا، ہم سیدگی چیک پوسٹ پر چیکنگ کے لیے روکے گئے اسی دوران میں ایک عورت جس کے بچے کا گرمی اور تھکاوٹ سے برا حال تھا' فوجی سے آگے جانے کی اجازت مانگنے لگی......لیکن فوج نے نہیں اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا...... اس دوران وہ بچہ گرمی اور پیاس کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے چل بسا...... ماں نے اپنے بچے کو مردہ حالت ہی میں اپنے سینے سے لگائے رکھا...... جب قطار میں لگی اس ماں کی باری آئی تو اس نے بچے کا لاشہ' چیکنگ پر موجود فوجی کے ہاتھوں میں یہ کہتے ہوئے دے دیا کہ'' یہی وہ دہشت گرد ہے جسے تم تلاش کرنے یہاں آئے ہو''......اس منظر کو نزدیک کھڑا ایک اور فوجی دیکھ رہا تھا جس کے بعد اس نے طیش میں آ کر خود کو گولی مار کر ہلاک کر لیا''۔

اب ایسا لگتا ہے کہ بات کسی اور طرف نکلتی ہوئی لگ رہی ہے جو پاکستانی فوج کے لئے نئی ضرور ہے لیکن ہے بہت ہی بھیانک!

3 جون: صوبہ غزنی......... ضلع مقر......... مجاہدین کا ایک چوکی پر حملہ......... 4 فوجی ہلاک......... ایک گاڑی اور ٹینک بھی تباہ

طالبان اور مجاہدین کے لیے آداب

ادارہ

ہر مجاہد اور مہاجر بھائی کا کردار ایسا ہونا چاہیے کہ مقامی لوگ اس کے کردار کو دیکھ کر جہاد سے محبت کرنے لگیں۔ اگر ہماری اخلاقی حالت کی وجہ سے کوئی جہاد سے متنفر ہو گیا تو ہمیں ڈرنا چاہیے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہماری پکڑ نہ کر لیں۔ پھر ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم ایک جاسوس کو تو فوراً پکڑ کر قتل کر دیتے ہیں لیکن اس کے بارے میں کیا خیال ہے جس کے کردار کی وجہ سے تمام مجاہدین کا جہاد اور شہدا کی قربانیاں بدنام ہوتی ہیں؟

ہر مجاہد کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جہاد میں آ کر اس نے اللہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی احسان نہیں کیا ہے۔ بلکہ یہ اس پر ہی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس کو ذلت کی زندگی سے نکال کر عزت کے راستے پر لے کر آئے۔ اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہیں کہ بڑے سے بڑے کمانڈر کو اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے جہاد سے اٹھا کر دوبارہ ذلت کی کی زندگی میں پھینک دیں۔ ہم سے پہلے بڑے بڑے مجاہد آئے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی کامیاب ہوئے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے۔ اور جو خود فرعون بن کر اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ظلم و زیادتی کرنے لگے، اللہ تعالیٰ نے ان کا حشر احمد شاہ مسعود جیسا کر دیا۔ یہاں چند اہم باتوں کو بیان کیا جا رہا ہے جن پر عمل کرنا ہر مجاہد کے لیے ضروری ہے اگر وہ اللہ کو راضی کرنا چاہتا ہے:

۱۔ آپ جہاں رہیں اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے پڑوسیوں کو آپ کی وجہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ کیونکہ وہ شخص مجاہد نہیں ہو سکتا جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتا ہو۔

۲۔ کسی بھی مسلمان کی جان، مال اور عزت آپ پر اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر حرام فرمائی۔ لہٰذا کسی مسلمان کی کوئی بھی چیز اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا یا کسی درخت سے پھل کھانا حرام ہے۔ اگر جہاد میں آنے کے بعد آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کو مقام صحابہ سے بلند ہو گیا ہے تو پھر جو چاہیے کرتے رہیے، اللہ تعالیٰ سب دیکھ رہے ہیں۔ جہادی ضروریات کا نام دے کر کسی مسلمان کی جان و مال اپنے لیے حلال نہ کر لیں ہو سکتا ہے ہمارا یہی عمل ہمیں جہنم میں پہنچانے کے لیے کافی ہو۔ (اعاذنا اللہ)

۳۔ بازار اور سڑکوں پر ہر ساتھی اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی ذات سے کسی راہ گیر کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ آپ کی ذرا سی بے احتیاطی جہاد اور مجاہدین کو بہت بڑا نقصان پہنچا سکتی ہے۔

۴۔ دکان دار حضرات کے ساتھ اس طرح پیش آئیں کہ وہ لوگ آپ کے معاملات دیکھ کر جہاد سے محبت کرنے لگیں۔

۵۔ کسی کے خلاف سنی سنائی بات کو اپنی زبان پر نہ لائیں۔ بلکہ کہنے والے کو بھی خاموش کروا دیں یا پھر اس سے ثبوت طلب کریں۔

۶۔ ہر مسلمان کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔ اس سے آپ کے دل میں مسلمانوں کے لیے عزت و احترام پیدا ہو گا۔

۷۔ کسی کی چغلی یا غیبت ہرگز نہ کریں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ مستقبل کے کسی شہید کا گوشت کاٹ کاٹ کھائیں؟ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی کا گوشت کاٹ کر کھانا۔

۸۔ رات کو تہجد میں اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائیں۔ اپنے لیے، تمام مجاہدین کے لیے بلکہ ساری امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگیں۔ کیونکہ آپ مجاہد ہیں اور مجاہد کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا سہارا نہیں ہوتا۔

۹۔ فارغ بیٹھ کر تبصرے اور غیبتیں کرنے، چغلیاں کھانے اور گپ شپ لگانے کے بجائے تلاوت کلام اللہ سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں۔

۱۰۔ صبح شام اس بات سے ڈرتے رہیں کہ کہیں ہمارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔ کیونکہ مومن کی شان یہی ہے کہ وہ اپنے رب کے بارے میں نفاق سے ڈرتا رہتا ہے۔ جب کہ منافق اپنے بارے میں بے خوف ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہجرت و جہاد کو جاری رکھیں اور جب رب سے ملاقات ہو تو اس حال میں ہو کہ وہ ہم سے راضی ہو، (آمین)۔

☆☆☆☆☆

''اسلامی خلافت عملی دنیا سے کوسوں دور بیٹھ کر علوم و فنون پر عبور حاصل کرنے اور بہت کچھ پڑھ لینے سے قائم نہیں ہوتی بلکہ اس کے قیام کا تو اصل رستہ جہاد ہے، جس کے ذریعے ''ولایتِ خاصہ''، یعنی قتال کی امارت، ''ولایتِ عامہ''، یعنی خلافت میں تبدیل ہو جاتی ہے''۔

شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ

4 جون: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.........5 کنٹینر تباہ.........4 فوجی ہلاک

مسلمانوں کے بازاروں میں بم دھماکوں سے متعلّق شیخ عطیۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

'خونِ مسلم کی حرمت' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں گاہے بگاہے مجاہدین کی قیادت کی طرف سے آنے والے بیانات شائع کریں گے۔ مجاہدین کے لیے اس موضوع کی بہت زیادہ اہمیّت اس لیے بھی ہے کہ وہ تو اپنی جنت کے لیے مارتے اور مرتے ہیں...... اگر ناحق خون کر کے جنت کو جہنّم میں بدل لیں تو اس سے بڑا خسارہ کیا ہوگا؟

ہمیں یہ اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ یہ سب واقعات دراصل اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں کی آزمائش کا سبب ہیں، جن کے ذریعے وہ یہ دیکھتا ہے کہ کون ان سب فتنوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے کلمے کی سربلندی اور اس کی شریعت کی بالادستی کی خاطر جاری جہاد اور اہلِ جہاد کی مدد و تائید سے رکے بغیر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کرتا اور اہلِ حق کا ساتھ دیتا ہے۔ اور کون دشمن کی صفوں میں شامل ہو جاتا ہے...... **والعیاذ باللہ**۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ مبارک ہے:

إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ (الاعراف: ۱۵۵)

''یہ تو تیری آزمائش ہے اس سے تو جس کو چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت بخشے، تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے''۔

لہٰذا مضبوط ایمان اور صحیح فہم کا حامل بندۂ مومن اور مجاہد، حق کو با آسانی پہچان جاتا ہے اور ہر شے کو اس کے اصل مقام پر رکھ کر دیکھتا ہے۔ وہ حق سے محبت اور اس کی نصرت کرتا ہے، اور برائی سے نفرت اور بغض رکھتا ہے۔

اس لیے ہمارے نزدیک یہ ایک واضح امر ہے کہ مسلمان عوام پر ہونے والے یہ دھماکے اللہ کے دشمن کفار کرواتے ہیں تاکہ ان کا جھوٹا الزام سچّے مجاہدین پر عاید کر کے عوام الناس کو ان کی نصرت و معاونت سے روکا جائے اور ان کے مابین نفرت و عداوت کو فروغ دیا جائے۔ ان کا مقصد پاکستان اور دیگر دنیا میں جاری جہاد فی سبیل اللہ کو بدنام کرنا اور اس سے عام لوگوں کو متنفر کرنا ہے تاکہ اس جہاد کے نتیجے میں ان کے جن مکروہ عزائم کو مسلسل ٹھیس پہنچ رہی ہے ان کی تکمیل کی جا سکے۔ کسی باشعور آدمی سے یہ حقائق قطعاً پوشیدہ نہیں!

شیخ مصطفیٰ ابو الیزید حفظہ اللہ اپنے وضاحتی بیان میں ان امور کی پہلے بھی نشاندہی کر چکے ہیں، جیسا کہ آپ نے فرمایا:

'تمام مسلمانوں کو اچھی طرح یہ بات جان لینی چاہیے کہ مجاہدین سے ایسے گھٹیا اور مکروہ افعال کا صادر ہونا محال ہے! کیونکہ مجاہدین تو راہِ جہاد پر نکلے ہی اس لیے ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے دین، ان کی سرزمین، عزت و ناموس اور ان کی جان و مال کا دفاع کر سکیں، جسے صلیبیوں اور ان کے مرتد اتحادیوں نے مباح قرار دے رکھا ہے، اور اُن کے ہاتھ ان معصوم مسلمانوں کے لہو سے تر ہیں۔ ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ یہ بم دھماکے اللہ کے دشمن صلیبی، اُن کی اتحادی حکومت اور ایجنسیوں کی کارستانی اور اُن کی مکروہ جنگ کا ایک حصّہ ہیں۔ اور ہوں بھی کیوں نہ! کیونکہ یہ تو وہی لوگ ہیں جو نہ کسی مومن کے متعلّق کسی عہد اور ذمّہ کا لحاظ و پاس رکھتے ہیں اور نہ انہیں کسی مومن کی حرمت کا کوئی احساس ہے، بلکہ ان کے نزدیک تو خونِ مسلم کی کوئی قدر و قیمت ہی نہیں۔

تمام لوگ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ اس مجرم و فاسق حکومت اور اس کے سکیورٹی اداروں کی حمایت اور اجازت سے بلیک واٹر اور دیگر مجرم مافیا نے پاکستان میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ پاکستان ان کے لیے کھلی شکارگاہ بن چکا ہے۔ یہی لوگ ایسے مکروہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور بعد ازاں میڈیا کے زور پر ان کارروائیوں کو مجاہدین کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ تاکہ ایک طرف مسلمانوں کی نسل کشی سے انہیں تسکین ملے اور دوسری طرف ان کے ذریعے مجاہدین کی کردارکشی کی جا سکے۔ دونوں لحاظ سے ان کا فائدہ اور مسلمانوں کے لیے سراسر نقصان ہے۔ اب میں وہ ثبوت بیان کروں گا جو اس بات کو مزید واضح کرتے ہیں کہ مذکورہ بم دھماکے انہی خونی ایجنسیوں کا کیا دھرا ہے۔

اوّل یہ کہ عراق و افغانستان میں یہی سیاست کئی مرتبہ دہرائی جا چکی ہے، اور اب ذلیل امریکی یہی پرانے حربے پاکستان کی طرف منتقل کر رہے ہیں، جب کہ کئی مرتبہ وہ یہ صراحت بھی کر چکے ہیں کہ وہ اپنے پرانے تجربے پاکستان میں منتقل کریں گے۔

دوئم یہ کہ پھر ان مجرمانہ دھماکوں کے لیے عین وہی وقت منتخب کیا جاتا ہے جب اعلیٰ امریکی عہدے دار پاکستان کا دورہ کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی پریس کانفرنس میں یہ کہہ سکیں کہ ان دھماکوں کے ذمّہ دار وہی دہشت گرد ہیں جن کے خفیہ ٹھکانوں پر ہم قبائلی علاقوں میں ڈرون حملے کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کر سکیں کہ امریکہ تو دراصل ان دہشت گردوں یعنی مجاہدین کے خاتمے کے لیے پاکستانی عوام اور حکومت کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

سوئم یہ کہ پاکستان کے صحافتی حلقوں نے بھی یہ بات نقل کی ہے کہ بلیک واٹر اور مغربی سفارت کاروں سے اسلام آباد میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد ضبط کیا گیا ہے اور یہ

سب کچھ یوں اچانک ہی رونما ہوگیا، جس کے بعد فوری طور پر اس معاملے کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی خفیہ سازشیں اور جرائم اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اللہ اِن لوگوں کو رسوا کرے! ان کا ہدف ہر اُس معزّز عالم، داعی، دانشور، لکھاری اور صحافی کی ٹارگٹ کلنگ کرنا ہے جو مجاہدین کی مدد کرتا ہے یا ان سے ہمدردی رکھتا ہے۔

چہارم یہ کہ ان تمام دھماکوں میں ایسی گاڑیاں استعمال کی گئی ہیں جنھیں دھماکہ خیز مواد سے بھر کر بازاروں میں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ دنیا بھر کی خفیہ ایجنسیاں دہشت گردی پھیلانے کے لیے عموماً یہی طریقۂ کار اختیار کرتی ہیں، اور ایسے کتنے ہی دھماکے یہ مجرمین عراق اور دوسرے علاقوں میں کروا چکے ہیں۔

میرے پیارے مسلمان بھائیو! اِن جرائم کے پیچھے وہی ہاتھ کارفرما ہیں جو قبائلی علاقوں اور افغانستان میں مسلمانوں کی بستیوں اور مساجد پر ٹنوں وزنی بم برساتے ہیں۔

﴿ادارۃ السحاب کے نشر کردہ شیخ مصطفیٰ ابوالیزید حفظہ اللہ کے بیان ’بلیک واٹر! اور پاکستان میں ہونے والے حالیہ دھماکے‘ سے اقتباس﴾

’’انہی لوگوں نے لال مسجد میں نماز و قرآن پڑھنے والے معصوم بچوں اور بچیوں کے خون سے ہولی کھیلی، سوات اور وزیرستان میں ضعیف عوام اور ان کی بستیوں پر بارود کی بارش کی، قندوز میں ایک شادی کی تقریب پر بم باری کر کے دو سو سے زاید لوگوں کو موت کی وادی میں دھکیل دیا اور ہرات و غزنی میں بھی سیکڑوں مسلمانوں کو قتل کیا۔

’’حاصل کلام یہ ہے کہ مجاہدین فی سبیل اللہ جن کا تعلّق معروف اور ثقہ جہادی جماعتوں سے ہے، ان سے ایسے مکرہ افعال کا صدور ناممکن ہے...... اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت اور ہمارے اعمال کی درستی فرمائے! اور ہم سب کو ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ رکھے!

’’ہم اور تمام مجاہدین یہ واضح اعتقاد رکھتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ کوئی جماعت یا گروہ جان بوجھ کر ایسے افعال میں ملوث ہو جائے تو ان اعمال کے بعد اسے ہرگز جہادی جماعت نہ سمجھا جائے گا، بلکہ اسے ایک گمراہ، منحرف اور حق سے ہٹا ہوا گروہ شمار کیا جائے گا...... اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی گمراہی سے بچائے اور اپنے غضب اور ناراضی سے ہمیں محفوظ رکھے......! اور اگر جہاد اور شریعتِ اسلامی سے نسبت کی دعوے دار کوئی جماعت یا کچھ لوگ قصداً ایسے قبیح اعمال میں ملوث ہوتے ہیں تو وہ گمراہ اور راہِ حق سے ہٹے ہوئے لوگ ہیں اور وہ مجاہدین نہیں بلکہ فسادی ہیں، جنہیں بزورِ بازو روکنا اور ان کا شرعی محاکمہ کرنا واجب ہے۔ ورنہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی عقوبت کے حق دار ٹھہریں گے۔

’’اگر چہ حقیقت میں ایسا ہونے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں کہ کوئی جہادی جماعت ایسے افعال میں ملوث ہو، تاہم ہم نے اس امر کی وضاحت اس لیے ضروری سمجھی تا کہ شرعی اعتبار سے مسئلے کا یہ پہلو بھی واضح ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین اور میدانِ جہاد کو ایسے فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے!...... آمین!‘‘

ایک ضروری تنبیہ:

کہا جا سکتا ہے کہ: ’ہوسکتا ہے یہ دھماکے مجاہدین کی جانب سے کسی خطا کی بنیاد پر ہوئے ہوں‘۔

تو میں یہ کہتا ہوں کہ کسی غلطی کی بنیاد پر سچّے اور مخلص مجاہدین کے ہاتھوں ایسے واقعات کے صدور کا امکان انتہائی کم اور نادر ہے۔ البتہ حالتِ جنگ میں بتقاضۂ بشری ایسے واقعات کا پیش آنا بالکل خارج از امکان بھی نہیں کہ کوئی بارود سے بھری گاڑی اپنے ہدف کی جانب رواں ہو لیکن کسی بشری خطا کے نتیجے میں وہ غیر ارادی طور پر پھٹ جائے، جنگ میں ایسا ہونا ممکنات میں سے ہے۔ ایسی صورت میں یہ ان آزمائشوں اور امتحانات میں سے شمار ہوگا جن کا انسان کو پیش آنا کوئی انوکھی بات نہیں...... چاہے وہ کسی انسانی خطا کا نتیجہ ہوں یا پھر آسمانی اقدار...... دونوں صورتوں میں یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر شمار کی جائے گی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

اگر چہ ہم مجاہدین کے کردار اور معاملات میں ان کی دیانت و احتیاط کے رویے کو قریب سے دیکھتے ہوئے اس بات کی نفی کرتے ہیں، اور اگر کوئی شخص انہیں قریب سے نہیں جانتا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے حق اور شریعت کے ان پاسبانوں سے اچھا گمان رکھے اور ان کے بارے میں کوئی رائے قائم کرتے ہوئے عدل و انصاف کے تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھے اور اس بات کا بھی لحاظ رکھے کہ مجاہدینِ اسلام اس وقت ایک انتہائی مکار اور جھوٹے دشمن اور اس کے آلۂ کار مجرم صفت ذرائع ابلاغ کا اولین ہدف ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس مسئلے کے دیگر پہلوؤں کو نظر انداز نہ کریں اور ایسے واقعات کو دشمن کی اس سوچ اور سازشی مہم کے پیرائے میں رکھ کر دیکھیں جس میں اس کا اولین ہدف مجاہدین کو عوام الناس کی جانب سے ملنے والی مدد و نصرت سے محروم کرنا ہے، اور یہ کوئی ایسی ڈھکی چھپی بات بھی نہیں، بلکہ اس بات کا اقرار تو یہ دشمنانِ دین بارہا خود بھی کر چکے ہیں...... وحسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

اور ویسے بھی بھلا یہ بات سمجھ میں آنے والی ہے کہ مجاہدین ایسا کام کریں جس کے نتیجے میں لوگ ان سے اور اسلام و جہاد کی دعوت سے متنفر ہوں؟...... اور پھر وہ بھی کن کے خلاف......؟ ان لوگوں کے خلاف اور ان علاقوں میں جو ان کی نصرت اور تائید کا محفوظ

4 جون: صوبہ زابل...................شیگان اڈہ...................بارودی سرنگ دھماکہ...................ایک فوجی گاڑی تباہ...................8 صلیبی فوجی ہلاک

نیٹوسپلائی لائن
مجاہدین کے نشانے پر
جلال آباد: ۹ جون کو جلال آباد میں نیٹو سپلائی ٹرمینل پر ۳ فدائی
مجاہدین کے حملے میں ۱۱۳ ٹریلر جن پر ۲۲۶ ٹینک لدے
ہوئے تھے، ۳۳ کنٹینر اور ۲۱ آئل ٹینکر تباہ ہوئے۔
طورخم: ۱۹ جون کو طورخم میں نیٹو سپلائی ٹرمینل
پر فدائی حملے میں ۴۷ ٹریلر جن پر ۹۴
ٹینک لدے ہوئے تھے، ۵۵ کنٹینر اور
۱۷ آئل ٹینکر تباہ ہوئے۔
افغان جہاد

مسل کر پھول کی پتیاں
کچل کر توتلی کلیاں
جلا کر نور کی پریاں

کچھ ایسی کر دی ویرانی
کہ حیراں عقل انسانی
اگر اِس ظلم پر پھر بھی
نہ ہو یکسر پشیمانی

تو ہنسنا کتنا آساں ہے
یہ کہنا کتنا آساں ہے

"ہمیں اوپر سے آڈر ہے"

۱۹جون ۲۰۱۴ء۔طورخم میں نیٹو سپلائی ٹرمینل پر فدائی حملے کے بعد آگ لگی ہوئی ہے

۲۱جون ۲۰۱۴ء۔حامد کرزئی کا سینئر مشیر معصوم ستانکزی فدائی حملے میں زخمی ہوا

۹جون ۲۰۱۴ء۔جلال آباد میں نیٹو پارکنگ پر فدائی حملے کے بعد کا منظر

ہلمند میں صلیبی و افغان فوج کے خلاف مجاہدین کا ”آپریشن خیبر“ جاری ہے

16 مئی 2014ء تا 15 جون 2014ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	8 عملیات میں 14 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	112
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	102	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	231
ٹینک، بکتر بند تباہ:	93	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	45
کمین:	74	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	556	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	6
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1509	صلیبی فوجی مردار:	129
سپلائی لائن پر حملے:	35		

قلعہ شمار کیے جاتے ہیں۔ بھلا معمولی عقل رکھنے والے کسی شخص سے بھی اس طرح کے فعل کی امید کی جاسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اہلِ حق کا ساتھ چھوڑنے اور ان کے ساتھ بدگمانی کرنے سے بچائے! اور بہرحال جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوطی سے جڑ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما دیتے ہیں۔

مجاہدین کا ایسے دھماکوں سے اعلانِ برأت اور اظہارِ لاتعلقی:

اسی طرح مجاہدین نے بارہا ایسے دھماکوں سے اپنی لاتعلقی اور برأت کا اعلان کیا ہے، بلکہ یہاں تک کہ خود کفار، مرتدین اور ان کی افواج کو بھی ایسے مقامات پر نشانہ بنانے سے مجاہدین کو منع کیا جاتا ہے جہاں عام مسلمانوں کے جانی نقصان کا اندیشہ ہو جیسے بازار، عام سڑکیں اور مساجد وغیرہ۔ کیونکہ اس میں معصوم لوگوں کی جانیں جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور ہم اگر کبھی اپنے علماء کی رہنمائی کے مطابق 'تترس' کے مسئلے کے تحت ایسا کرنے کا جواز دیں بھی تو اس میں شرعی ضوابط کی پوری طرح پابندی کی جاتی ہے...... والحمد لله۔

مجاہدین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شریعت کے پابند ہیں، جو شرعی جواز کے بغیر کسی سے جنگ کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کو قتل۔ وہ مدلل اور درست فہم کے مطابق اپنے معاملات سرانجام دیتے ہیں اور جائز و ناجائز خون کے درمیان فرق کرنے کی خوب بصیرت رکھتے ہیں۔ مجاہدین چاہے ان کا تعلق تحریک طالبان پاکستان سے ہو، شوریٰ اتحاد المجاہدین سے یا القاعدہ سے...... اس امر کو اچھی طرح واضح کر چکے ہیں کہ پاکستان میں ان کے اہداف کیا ہیں۔ وہ صرف ان سیکورٹی ایجنسیوں، فوج اور انٹیلی جنس کے لوگوں کو ہدف بناتے ہیں جن کے کندھوں پر یہ کفریہ نظام قائم ہے۔ اسی طرح ان کا ہدف وہ مرتد سیاست دان ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے خلاف واضح اعلانِ جنگ کر رکھا ہے۔ اس حوالے سے وہ پوری احتیاط سے کام لیتے ہیں اور اگر کسی مسئلے میں کسی قسم کا اشتباہ پایا جائے تو اس سے گریز کرتے ہیں۔ مجاہدین امت کو درپیش ان کٹھن حالات سے بخوبی واقف ہیں کہ کس طرح درست اور غلط اور صالح اور فسادی آج ایک دوسرے میں خلط ملط ہو چکے ہیں۔ اور کس طرح عام لوگوں میں شبہات اور وسوسوں کو عام کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اصل حقیقت تک رسائی عوام الناس کے لیے مشکل ہوگئی ہے۔ اس لیے وہ عوام الناس کے حوالے سے احتیاط، نرمی اور عذر کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں اور اس حقیقت کا اچھی طرح فہم رکھتے ہیں کہ غلطی سے معاف کر دینا غلط سزا دینے سے بہرحال بہتر ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مجاہدین کی خطائیں درست فرمائے! ان کی مدد فرمائے! اور کافروں کے مقابلے پر ان کی نصرت فرمائے! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ. الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيراً وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ. الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ'(الحج: ۳۹۔۴۱)

''جن مسلمانوں سے لڑائی کی جاتی ہے اُن کو اجازت ہے کیونکہ اُن پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیے گئے ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب، اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو خلوت خانے اور گرجے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اُس کی ضرور مدد کرتا ہے، بے شک اللہ طاقتور اور غالب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں دسترس دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

مزید فرمایا:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ''(النور: ۵۵)

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن کو زمین میں خلافت عطا فرمائے گا جیسا کہ اُن سے پہلے لوگوں کو عطا فرمائی اور اُن کے دین کو جسے اُس نے ان کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ بدکردار ہیں''۔

والحمد لله رب العالمين

و صلى الله وسلم و بارک علی نبیه محمدو آله و صحبه ومن تبعهم بأحسان۔

☆☆☆☆☆

5 جون: صوبہ پکتیکا......... گردیز......... مجاہدین کا حملہ......... ایک فوجی گاڑی تباہ......... 3 فوجی ہلاک اور 5 زخمی

وانا آپریشن کے بارے میں لال مسجد کے فتویٰ پر پاکستان کے علما کا اتفاق

یہ وہ تاریخی فتویٰ ہے جس کی بنیاد پر صلیب کی محافظ فوج نے لال مسجد کے فرزندوں کو اپنے مذموم مقاصد کی راہ میں حائل جانا اور انہیں اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے شہید کر دیا...... یہ فتویٰ کئی فوجیوں کو ارتداد سے ایمان کی طرف لانے کا باعث بنا......اس فتوے کے مندرجات آج بھی وزیرستان، سوات، اورکزئی، مہمند اور پاکستان بھر میں مجاہدین کے ساتھ جنگ لڑنے والے فوجی اور پولیس ملازمین کو دعوتِ فکر دے رہے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے پاکستان کے فوجی وانا میں مجاہدین اور دیگر مسلمان عوام کے خلاف ''دہشت گردی'' ختم کرنے کے نام پر آپریشن کر رہے ہیں اور مزاحمت کرنے والے معصوم مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کر رہے ہیں۔ دریں حالات علمائے کرام درج ذیل سوالات کے جوابات قرآن و سنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں:

سوال نمبر ۱: یہ کہ پاکستانی افواج کا اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا یا کرانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲: حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا حکم اپنی رعایا یا اپنی فوج کو دے تو کیا اس حکم کی تعمیل ضروری ہے یا نہیں؟ کیا ایسی صورت میں پاکستانی فوج کے لیے اس قسم کی کارروائیوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۳: مذکورہ صورت میں جو فوجی آپریشن میں شریک ہیں تو ان کی موت کیسی موت ہے؟ آیا شہید ہیں یا حرام موت مارے جائیں گے؟ ایسی موت کی صورت میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھانا یا اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۴: ان مجاہدین اور دیگر معصوم مسلمانوں، جن پر جنگ زبردستی مسلط کی گئی ہے ان کے مارے جانے کا کیا حکم ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) محمود الحسن

جواب:

الجواب باسم ملهم الصواب

(۱) موجودہ حالات میں پاکستانی فوج کا وانا (وزیرستان) میں مجاہدین اور ان کے حامی مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا، کرانا قرآن و سنت کی صریح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام اور سخت گناہ ہے، خواہ یہ کارروائی امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے ہو یا بغیر دباؤ کے ہو، دونوں صورتوں میں کافروں کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی، خواہ وہ ان کو شہید کرنے کی صورت میں ہو یا ان کو گرفتار کر کے کسی کافر کے حوالے کرنے کی صورت میں، متعدد آیات و احادیثِ مبارکہ اور عباراتِ فقہا کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ ان صریح آیات کی پیش نظر شریعت نے کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کارروائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا یہ مطالبہ نہیں مانا تو غیر مسلم خود ہمیں قتل کر ڈالیں گے یا کسی شدید نقصان میں مبتلا کر دیں گے تب بھی ان کا یہ مطالبہ ماننا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں۔

(۲) حاکمِ وقت کے کسی ایسے حکم کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا جو شریعت کے خلاف ہو ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ لہٰذا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا اپنی رعایا یا اپنی فوج کو حکم دے تو اس حکم کی تعمیل ہرگز جائز نہیں۔ وانا میں مسلمانوں کے خلاف حکومتی کارروائی چونکہ شریعت کے خلاف ہے اس لیے فوج کے لیے اس کارروائی میں شریک ہونا جائز نہیں۔ لہٰذا مسلمان فوجیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف اس قسم کی کسی بھی کارروائی میں شریک ہونے سے انکار کر دیں ورنہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔

(۳) مذکورہ صورت میں حاکمِ وقت یا کمانڈر کے خلافِ شرع حکم پر عمل کرتے ہوئے جو فوجی اس کارروائی میں شریک ہوگا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ جہاں تک ایسے لوگوں کی موت واقع ہونے کی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھانے اور اس میں لوگوں کے شریک ہونے کا تعلّق ہے تو ایک مسلمان کی غیرت، حمیت اور دینی جذبے کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ میں بھی کوئی شریک نہ ہو اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کوئی آگے ہو۔

(۴) ایسے تمام افراد جو ان ظالمانہ فوجی کارروائیوں میں مارے جائیں چونکہ شرعاً وہ معصوم اور بے گناہ ہیں لہٰذا شرعاً وہ شہید ہوں گے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

(۱) وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (النساء: ۹۳)

''رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنّم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے

5 جون: صوبہ ہرات......ضلع برامان......مجاہدین کے حملے......5 فوجی افسران اور 3 زخمی

اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے''۔

(۲) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّ کُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَ کُمْ مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنہ: ۱)

'' اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں''۔

(۳) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۔ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَ ھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (النساء:۱۳۸،۱۳۹)

'' اور جو منافق اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنادو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے''۔

(۴) وفی الحدیث عن البراءؓ بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لزوال الدنیا وما فیھا اھون عند اللّٰہ تعالیٰ من قتل مؤمن ولو ان اھل السمٰوٰت واھل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لادخلھم اللّٰہ تعالیٰ النار (روح المعانی، جلد:۳، ص:۱۱٦)

'' حدیث میں حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا و مافیہا کا تباہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کے قتل کیے جانے سے زیادہ ہلکی بات ہے۔ اگر آسمانوں اور زمین والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنّم میں پھینک دے گا''۔

(۵) عن ابن عمرؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ (الی عدوہ) الخ (متفق علیہ، ریاض الصالحین:۱۰۸)

'' حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اسے اس کے دشمن کے حوالے کرتا ہے''......

(٦) وفی احکام القرآن للجصاص (۲/۴۰٦) وھذا یدل علی انہ غیر جائز للمومنین الا ستنصار بالکفار علی غیرھم من الکفار اذ کانوا متی غلبوا کان حکم الکفر ھو الغالب

''احکام القرآن للجصاص میں درج ہے کہ: یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کے لیے کافر دشمنوں کے مقابلے میں دیگر کافروں کی مدد طلب کرنا ایسی حالت میں جائز نہیں جب (یہ معلوم ہو کہ) فتح یاب ہونے کی صورت میں کافروں کی حکومت غالب آجائے گی''۔

(۷) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم : السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکرہ حق ما لم یؤمر بمعصیة فان امر بمعصیة فلا سمع و لا طاعة (بخاری، جلد:۱ص:۴۱۵)

'' حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے خواہ اس کی بات اسے پسند ہو یا ناپسند ہو، بشرطیکہ وہ کسی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ پس اگر وہ معصیت کا حکم دے تو نہ بات سنی جائے، نہ مانی''۔

(۸) وفی شرح السیر جلد:۳، ص:۲۴۲: وان قالوا لھم قاتلوا معنا المسلمین والا قتلناکم لم یسعھم القتال مع المسلمین لان ذلک حرام لعینہ فلا یجوز الا قدام علیہ بسبب تحدید بالقتل کما لو قال لہ اقتل ھذا المسلم والا قتلتک۔

''شرح السیر میں عبارت اس طرح ہے: جب کفار کہیں کہ '' ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے'' تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ کفار سے مل کر مسلمانوں کو قتل کریں اس لیے کہ یہ حرام لعینہ (بالذات حرام) ہے، چنانچہ قتل کی دھمکی کے باوجود اس قسم کا اقدام حرام ہے...... بالکل اسی طرح جیسے یہ جائز نہیں کہ اگر کسی مسلمان فرد کو دھمکی دی جائے کہ '' فلاں مسلمان کو قتل کرو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا'' اور وہ عملاً ایسا کر گزرے''۔

(۹) وکذٰلک من ......عدا علی قوم ظلما فقتلوہ لا یکون شھیدالانہ ظلم نفسہ۔ (بدائع، جلد:۲ ص:٦٦)

'' اسی طرح......وہ شخص جس نے کسی گروہ کے خلاف ظالمانہ طور پر چڑھائی کی اور ان لوگوں نے اس (حملہ آور) شخص کو قتل کر ڈالا تو وہ (مقتول) شہید نہیں کہلائے گا کیوں کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے مرا''۔

6 جون: صوبہ میدان ورک..................ضلع سید آباد..................نیٹو سپلائی قافلوں پر مجاہدین کے حملے..................14 گاڑیاں اور ٹینک تباہ..................27 افغان اہل کار ہلاک اور زخمی

(۱۰) ومن قتل مدافعا عن نفسه اوماله اوعن المسلمین او اهل الذمة بایّ آلة قتل، بحدید اوحجراو خشب فهو شهید، کذا فی محیط السرخسی (هندیه، جلد:۱، ص: ۱۶۸)

''جو شخص اپنی جان، مال، مسلمانوں یا اہلِ ذمہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، خواہ وہ کسی بھی آلۂ قتل ......لوہے پتھر ،لکڑی وغیرہ......سے قتل ہوا ہو''۔

واللہ اعلم با لصواب

عبدالدیان عفا اللہ عنه

دار الافتاء، مرکزی جامع لال مسجد (اسلام آباد)

اس فتوے پر پاکستان بھر کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ۵۰۰ سے زائد مفتیانِ عظام، علمائے کرام اور شیوخ الحدیث کے دستخط ثبت ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند علما کے نام و دستخط ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

(۱) مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، شیخ الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۲) مولانا ظہور الحق صاحب، مدیر دار العلوم معارف القرآن، مدنی مسجد، حسن ابدال۔
(۳) مولانا عبد السلام صاحبؒ، شیخ الحدیث اشاعت القرآن، حضرو، اٹک۔
(۴) قاری چمن محمد، مدرس اشاعت القرآن، حضرو۔
(۵) مفتی سیف اللہ حقانی صاحب، رئیس دار الافتاء، دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔
(۶) مولانا عبد الرحیم صاحب، خطیب جامع مسجد ۳۳، جنوبی سرگودھا۔
(۷) فتح محمد صاحب، مدیر جامعہ صدیقیہ، واہ کینٹ۔
(۸) مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر صاحب، مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۹) مفتی حمید اللہ جان صاحب، جامعہ اشرفیہ، لاہور۔
(۱۰) مفتی شیر محمد صاحب۔
(۱۱) مفتی زکریا صاحب، دار الافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور۔
(۱۲) مولانا محمد اسحاق صاحب، مہتمم مدرسہ تدریس القرآن و خطیب مرکزی جامع لالہ رخ، واہ کینٹ۔
(۱۳) مولانا عبد القیوم حقانی صاحب، مہتمم جامعہ ابو ہریرہؓ زڑہ میانہ، نوشہرہ۔
(۱۴) مفتی حبیب اللہ صاحب۔ دار الافتاء والارشاد ناظم آباد، کراچی۔
(۱۵) مولانا محمد صدیق صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد، لائق علی چوک، واہ کینٹ
(۱۶) مولانا عبد المعبود صاحب، جامع مسجد پھولوں والی، رحمٰن پورہ، راولپنڈی۔
(۱۷) قاری سعید الرحمٰن صاحبؒ، مدیر جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی۔
(۱۸) قاضی عبد الرشید صاحب، مہتمم دار العلوم جامعہ فاروقیہ، دھمیال کیمپ، راولپنڈی۔
(۱۹) مولانا محمد صدیق اخونزادہ صاحب،۔
(۲۰) مفتی ریاض احمد صاحب، دار الافتاء دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی
(۲۱) مولانا محمد عبد الکریم صاحب، مدیر جامعہ قاسمیہ، ایف سیون فور، اسلام آباد۔
(۲۲) مفتی محمد اسماعیل طوروصاحب، دار الافتاء جامعہ اسلامیہ، صدر، راولپنڈی۔
(۲۳) مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب، خطیب جامع مسجد دار السلام، جی سکس ٹو، اسلام آباد
(۲۴) مولانا فیض الرحمٰن عثمانی صاحب، رئیس ادارۂ علوم اسلامیہ بہارہ کہو، اسلام آباد
(۲۵) مولانا عبد اللہ حقانی صاحب، شیخ الحدیث مدرسہ و جامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ، اسلام آباد۔
(۲۶) مولانا محمود الحسن طیب صاحب، مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔
(۲۷) مولانا محمد بشیر سیالکوٹی صاحب، مدیر معھد اللغة العربیة و مدیر بیت العلم، اسلام آباد
(۲۸) مولانا وحید قاسمی صاحب، جنرل سیکرٹری عالمی مجلس ختم نبوت و مدیر مدرسہ فاروقیہ، اسلام آباد
(۲۹) مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔
(۳۰) مولانا مفتی مختار الدین صاحب، کربوغہ شریف، خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ۔
(۳۱) مولانا فضل محمد صاحب، استاد الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۳۲) مولانا سعید اللہ شاہ صاحب۔ استاد الحدیث۔
(۳۳) مولانا سبحان اللہ صاحب، مفتی جامعہ امداد العلوم، صدر، پشاور۔
(۳۴) مولانا محمد قاسم ابن مولانا محمد امیر بجلی گھر صاحبؒ، پشاور۔
(۳۵) مفتی غلام الرحمٰن صاحب، رئیس دار الافتاء جامعہ عثمانیہ، صدر، پشاور۔
(۳۶) مولانا مفتی سید قمر صاحب، دار الافتاء دار العلوم سرحد، دار العلوم آسیا گیٹ، پشاور۔
(۳۷) مولانا محمد امین اورکزئی شہیدؒ، شاھو وام، ہنگو۔
(۳۸) مولانا شیخ الحدیث محمد عبد اللہ صاحب۔
(۳۹) مفتی دین اظہر صاحب۔
(۴۰) مولانا مفتی عبد المجید دین پوری صاحبؒ۔
(۴۱) مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب۔
(۴۲) مفتی محمد شفیق عارف صاحب۔
(۴۳) مفتی انعام الحق صاحب۔
(۴۴) مفتی عبد القادر، جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۴۵) مولانا سید سلیمان بنوری صاحب، نائب مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۴۶) مفتی جمال احمد صاحب، دار العلوم فیصل آباد۔
(۴۷) مولانا محمد زاہد صاحب، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔

6 جون: صوبہ بغلان..................ضلع مرکزی بغلان..................مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپ..................8 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

(۴۸) پیر سیف اللہ خالد صاحب، مدیر جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور

(۴۹) مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مفتی جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

(۵۰) مولانا احمد علی صاحب مدرسہ الحسنین، گرین ایریا، فیصل آباد۔

(۵۱) مفتی محمد عیسیٰ صاحب، دارالعلوم اسلامیہ، کامران بلاک، لاہور۔

(۵۲) مولانا رشید احمد علوی صاحب، مدیر دارالعلوم اسلامیہ۔

(۵۳) قاضی حمید اللہ صاحبؒ، مرکزی جامع مسجد شیراں والا باغ، گوجرانوالہ۔

(۵۴) مولانا فخر الدین صاحب، جامعہ اشرف العلوم، گوجرانوالہ۔

(۵۵) مفتی عبدالدیان صاحب، مفتی مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۶) مفتی محمد فاروق صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ فریدیہ، اسلام آباد۔

(۵۷) مولانا محمد عبدالعزیز صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۸) مفتی سیف الدین صاحب، جامعہ محمدیہ، ایف سکس فور، اسلام آباد۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: سورۂ احزاب کے سائے تلے مشابہت و بشارت

نیٹو نے افغان فوج کی تربیت کے آپریشن کو معطل کر دیا اور ہزاروں فوجیوں کی از سرِ نو اسکریننگ کا عمل شروع کر دیا ہے تاکہ یہ پتہ چلایا جا سکے کہ طالبان کے کون سے لوگ ہمارے اندر داخل ہو چکے ہیں، لیکن تاحال الحمدللہ وہ اس میں ناکام ہیں اور ان شاء اللہ ناکام و نامراد ہی رہیں گے۔

لشکر (احزاب) کا انجام:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا۔(الاحزاب: ۲۵)

''اور جو کافر تھے اُن کو اللہ نے پھیر دیا وہ اپنے غصّے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے اور اللہ مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا اور اللہ طاقت ور (اور) زبردست ہے''۔

لشکرِ کفار اسلامی ریاست کے خاتمے کا خواب اور مومنین کے خلاف غم و غصّے کا لاوا دل میں ہی لیے بھاری جانی و مالی خسارے کے ساتھ ناکام و نامراد واپس لوٹے، بالکل اسطرح صلیبی اتحاد بھی بحمد اللہ بھاری جانی و مالی خساروں کے ساتھ واپسی کی راہ پر ہیں، لشکر کے سرداراوباما نے ۲۰۱۴ء کا قوم سے وعدہ کر لیا ہے کہ فوجیں واپس بلالی جائیں گی اگر واپس نہ بھی جائے تو بھی مجاہدین اس لشکرِ دجال کو یہیں ہی دفن کرنا چاہتے ہیں!

اس جنگ سے ان کو جان و مال کے زیاں کے علاوہ کچھ بھی ہاتھ نہ آیا جس کا اب وہ برملا اعتراف کر رہے کہ ہم اس جنگ میں مکمل طور پر ناکام رہے سابق نیٹو کمانڈر ڈیوڈ پٹریاس کے مشیر کی کتاب ''ایکسیڈنٹل (حادثاتی) گوریلا'' اس ناکامی پر تحریری گواہ ہے۔

مجاہدین اسلام کی بیخ کنی کا عزم لیے امارتِ اسلامی افغانستان پر چڑھ دوڑنے والوں کو کیا پتہ تھا کہ اس جنگ کے نتیجے میں خلافت اسلامیہ علی منہاج النبوۃ کی یہ مبارک تحریک' جنگ کے اختتام تک دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکی ہوگی۔ آج الحمدللہ اسلامی نظام کا شعار لیے مجاہدین پاکستان سمیت کئی ممالک میں باقاعدہ کفار و مرتدین کے خلاف برسرِ پیکار ہیں صومالیہ، یمن، شام، عراق، چیچنیا، مالی، لیبیا، نائیجیریا، الجزائر اور موریطانیہ سمیت کئی ممالک سے فتوحات کی بشارتیں مومنین کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچا رہی ہیں۔

اسلامی نظامِ خلافت کے خاتمے کی آرزوئیں ان کے دلوں میں ہی رہ گئیں اور سرفروشانِ اسلام کے خلاف دلوں میں بھرا غصہ دل میں ہی لیے بغیر کسی فائدے کے خائب و خاسر واپس جا رہے ہیں فالحمدللہ رب العالمین۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: صفائی مہم

لیکن انہیں کچھ دینے کی بجائے دنیا کا متکبر ترین ملک امریکہ بتا رہا ہے کہ وہ کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ بے وقوف ہیں۔ زندہ رہنے کا ڈھنگ نہیں جانتے! یہ کذابوں کی، پیٹھ میں خنجر گھونپنے والوں کی، احمقوں اور بدمعاشوں کی فوج ہے۔ بعض اچھے سارجنٹ فوج سے نکل بھاگنے کی کوشش میں ہیں۔ اس کا باپ بھی عجب تھا! جواب دیا۔ اپنے ضمیر کا کہنا مانو! اکیسویں صدی میں یہ ضمیر یہ نہ جانے کہاں سے اُگ آئے! شکم کی بجائے دل پر فیصلوں کا مدار رکھنے والے! بھلے وقتوں میں مارگریٹ تھیچر نے روس سے کہا تھا افغانستان سے ہم نے شکستوں کے ذریعے سبق سیکھا ہے تم بھی سیکھ لوگے۔

ایک اور پریشان کن خبر پاکستان کے بہی خواہوں کے لیے یہ ہے کہ جہلم میں ملکی تاریخ کا سب سے بڑا تیل کا ذخیرہ دریافت ہو گیا ہے! اب کیا کریں؟ تانبے کے بے بہا ذخائر سے نمٹے نہ تھے تو بے مثل کوئلہ تھر میں نکل آیا۔ اس کا مکو ٹھپنے کی فکر میں تھے کہ اب یہ تیل نکل پڑا۔ پورا زور لگا کر کالا باغ ڈیم کی تعمیر روکے رکھی۔ دریا بھارت کو دے کر فارغ ہوئے۔ ہم دریاؤں کے خشک پاٹ پر تعمیرات کریں یا کرکٹ کھیلیں گے زراعت بھارت کرلے گا۔ ہم آرام سے بیٹھ کر بھارتی آلو ٹماٹر اور کیلے کھائیں گے! ریلوے ٹھکانے لگا دی۔ ۱۲ سال غیر ملکی ایئر لائنز سے پائی وصول کیے بغیر فری سروس مہیا کر کے خزانے کو پیسے کے بوجھ سے بچائے رکھا۔ اب تیل روکنے کے لیے منصوبہ بندی کرنی پڑے گی! ہم صفائی مہم پر ہیں۔ وزیرستان کے عوام کا صفایا ہو یا خزانے کی صفائی!

سنا ہے صفائی تو ہے نصف ایمان
تو قومی خزانے کی کر لے صفائی

[یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

6 جون: صوبہ پکتیکا.........ضلع یوسف خیل.........مجاہدین کا صلیبی اور افغان فورسز کے مشترکہ قافلے پر حملہ.........3 امریکی فوجی اور 2 افغان فوجی ہلاک

فتح یاب آخر اجالا ہی ہوگا!

عبید الرحمٰن زبیر

مجاہدین اور کفریہ طاقتوں کے مابین گزشتہ تیرہ سال سے جنگ جاری ہے، صلیبی لشکروں کو امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط کی خاطر نظام پاکستان نے اپنے کندھے بلکہ پورا ''جسم'' پیش کیا، امارت کا سقوط ہوا، امیر المومنین نصرہ اللہ کی قیادت میں طالبان نے طویل، کٹھن اور آزمائشوں بھرا جہادی سفر شروع کیا اور چند ہی سالوں میں نصرتِ الٰہی کی بدولت صبر واستقلال کے ثمرات ملنے لگے......مجاہدین کے لیے یہ ثمرات تھے لیکن صلیبی کفار کے لیے ''حادثات'' بلکہ ''مہلکات'' تھے......مجاہدین نے افغانستان کے جنوب مشرقی صوبوں میں خاص طور پر نیٹو اتحادیوں پر کاری سے کاری ضربیں لگائیں، ان صوبوں میں عظیم جہادی رہ نما شیخ جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین نے اپنی صفوں کو مرتب کیا، ان صوبوں سے متصل آزاد قبائل نے اپنے بھائیوں کی ایسی نصرت کی کہ دین کی بنیاد پر قائم تعلّق نے ''ڈیورنڈ لائن'' کو عملاً روند کر رکھ ڈالا......سقوط امارت اسلامیہ کے فوراً مہاجر مجاہدین کو پناہ دینا ہو یا دنیائے کفر پر لرزہ طاری کر دینے والے جہادی قائدین کی حفاظت ہو، ہر موقع پر غیور وجسور قبائلی مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دین کی نصرت کی ایسی توفیق عطا فرمائی جس بنا پر وہ حقیقی معنوں میں محسنینِ امت بن گئے!

آقا کی تکلیف، غلاموں کی موت:

اس صورت حال کو سردارانِ کفار کیونکر ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر سکتے تھے! چنانچہ آزاد قبائل کے حوالے سے صلیبی درندوں کے گروہ نے اپنے غلامانِ خاص کو اُسی وقت ''دانت تیز کرنے'' کا حکم دے دیا جب عرب وعجم کے مجاہدین کو قبائلی مسلمانوں نے آغوش فراہم کی......۲۰۰۲ء کے اوائل میں ہی غلامانِ صلیب نے ان علاقوں میں اپنی ظالمانہ کارروائیوں کا آغاز کر دیا، جس کے جواب میں یہاں کے مجاہد صفت مسلمانوں نے بھر پور جوابی وار بھی کیے اور صلیبی اتحادی فوج کو وہ مزہ بھی چکھایا جس سے اُس کے آقا افغانستان میں ''لطف اندوز'' ہو رہے ہیں!

ان بارہ سالوں میں فوج نے آزاد قبائل میں چھ ہزار سے زائد چھوٹے بڑے فوجی آپریشنز کیے جب کہ پاکستانی فوج اور حکومت نے مختلف مواقع پر مجاہدین سے ''جان بخشی'' کے غرض سے معاہدے بھی کیے......جنوبی وزیرستان (وانا و محسود)، شمالی وزیرستان، سوات، مالاکنڈ وغیرہ میں امن معاہدے ہوئے، ان معاہدوں میں سے اکثریت تو فوج کی ہڈ دھرمی اور غدر وخیانت کی وجہ سے چند ماہ میں ہی اپنے انجام کو پہنچے لیکن جو معاہدے سالہا سال سے قائم تھے اُنہیں بھی اس فوج نے امریکی اشاروں پر روند کر رکھ دیا!

پاکستانی فوج کا معاملہ بڑا عجیب ہے......اسے مجاہدین کے مقابلے میں ہر جگہ ہزیمت اور پسپائی کا سامنا کرنا پڑا ہے، ہزاروں فوجی مجاہدین کے ہاتھوں اپنے منطقی انجام کو پہنچ چکے ہیں لیکن قبائل میں بُری طرح پٹنے والی فوج کی گردن کا سریا' میڈیا کے ذریعے مزید ''سخت'' کرنے کی کوششیں جاری ہی رہتی ہیں......دوسری جانب مجاہدین سے مقابلہ ہو تو میدان میں ''ڈھول سپاہیے'' کے ''ڈھول'' بجتے بھی ہیں اور پھٹتے بھی ہیں! مجاہدین تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اُس کے دین کی نصرت کے لیے میدان میں اترتے ہیں جب کہ خاکی وردی کا مقصود ڈالر کی ریل پیل کا رخ اپنی جیبوں کی سمت کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوتا! اسی لیے مجاہدین کے مقابلے میں عاجز آنے کے بعد یہ عامۃ المسلمین اور انصار المجاہدین پر ٹوٹ پڑتے ہیں......

سوات تا وزیرستان ہر جگہ ان کی درندگی اور بہیمیت کے باعث بستیوں کی بستیاں ملیامیٹ ہوئیں اور ان کے انتقام کا نشانہ بنیں......''دنیا کی پانچویں بڑی فوج'' کے جرنیل اس قدر گُودن اور غبی ہیں اور ڈالر کی بھوک نے ان کے ذہنوں کو اس قدر ماؤف کر دیا ہے کہ یہ اپنے ''آقا و مولا'' کے انجام پر ایک نظر ڈالنے کے روادار نہیں......محض فضائی بم باریوں کے ذریعے جنگ میں فتح حاصل کرنا وہی خواب ہے جو امریکی عراق وافغانستان کے متعلّق دیکھتے رہے اور آج اس کے نتائج بھگت رہے ہیں!

''دو مہینے'' اور ''تین ہفتے'':

۲۰۰۱ء کے اواخر اور ۲۰۰۲ء کے ابتدائی مہینے کسے یاد نہیں! جس مسلمان کے دل میں بھی امت کے درد کی کسک موجود ہے وہ اُس موسم سرما کے ایام میں افغان مسلمانوں پر گزرنے والی آفتوں کبھی نہ بھلا پائے گا......امریکہ ''بہادر'' اپنے تمام تر کبر و رعونت کے ساتھ، مہلک ترین ٹیکنالوجی پر ناز کرتا ہوا اور صلیبی اتحادی افواج کی کمان سنبھالے افغانستان پر حملہ آور ہوا اور پہاڑوں، دروں، وادیوں، بستیوں، آبادیوں اور شہروں کو کارپٹ بم باریوں سے روند کر رکھ دیا......دو مہینے کا ''ٹائم فریم'' دیا گیا کہ ''دو مہینے میں دہشت گردوں کا مکمل صفایا کر کے دنیا کو ''امن وسکون'' کا گہوارہ بنا دیں گے''......آج تیرہ سال بیت گئے لیکن وہ ''دو مہینے'' ہیں کہ ختم ہونے میں نہیں آرہے! بالکل اسی طرح اب پاکستانی فوج نے تین ہفتوں میں شمالی وزیرستان ''کلیئر'' کرنے کا دعویٰ کیا ہے! اللہ تعالیٰ نے چاہا تو فراعینِ عصر حاضر' مجاہدین کے ہاتھوں جو ذلت وخواری اٹھا رہے ہیں، اُن کے غلام بھی' اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے ہاتھوں ویسی ہی

6 جون: صوبہ قندہار..................ضلع نیش..................ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ..................6 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

خفت، خجالت اور تذلیل کا سامنا کریں گے !اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل سے مجاہدینؒ غلامانِ صلیب کا ٹیٹوا بھی اسی سختی سے دبوچیں گے جیسا کہ اُنہوں نے اِن کے صلیبی آقاؤں کا نرخرا افغانستان میں دبا رکھا ہے!

سودی معیشت کا بٹھہ اسی طرح بیٹھے گا:

امریکہ و یورپی ممالک کی سودی معیشت کی زبوں حالی آج ہر ایک پر واضح ہو چکی ہے......اس معاشی انحطاط اور گراوٹ نے کفار کی کمر توڑنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے اور یہ معاشی بحران مجاہدین اسلام سے الجھنے اور اسلام کے خلاف صلیبی جنگیں شروع کرنے ہی کا نتیجہ ہے......پاکستان کی دگرگوں معیشت جو سود اور سٹے کی بنیاد پر قائم ہے، پہلے ہی بدعنوانیوں اور رشوت ستانیوں کے باعث سسک رہی ہے، اب اُس پر بھی آخری وار مجاہدین ہی کریں گے اور اس سودی معاشی نظام کا دھڑن تختہ ہو کر رہے گا......۱۵ جون کو آپریشن کا آغاز ہوا اور ۱۶ جون کو کراچی سٹاک ایکسچینج انڈیکس ۸۳۴ پوائنٹس گر گیا، جس سے سرمایہ داروں کے کھربوں روپے ڈوب گئے......ایک پوائنٹ گرنے کا مطلب ہے معیشت کو ۲۵ کروڑ روپے کا خسارہ!یعنی صرف ایک ہی دن میں ایک کھرب بیس ارب پچھتر کروڑ روپے کا ''ٹیکہ'' اس سودی معیشت کو لگا ہے!اگر یہ جنگ مزید کچھ عرصہ جاری رہتی ہے تو پاکستانی معیشت کے دیوالیہ نکلنے میں کچھ کسر باقی نہیں رہ جائے گی!

ہم نیک و بد ''وقار'' کو سمجھائے دیتے ہیں!

مجاهدین کا اتحاد:

شمالی وزیرستان میں ''فتوحات'' کے لمبے چوڑے دعوے کرکے فوجی ترجمانوں کے ذریعے میڈیا کی حد تک تو پاکستانی فوج نے ''میدان'' مار لیا ہے لیکن اصل زمینی حقائق پر نظر رکھنے والوں سے یہ بات مخفی اور پوشیدہ نہیں کہ اس فوجی کارروائی کے نتیجے میں پاکستانی فوج کس عذاب سے دوچار ہونے جا رہی ہے......شمالی وزیرستان میں شوریٰ مجاہدین کے امیر محترم حافظ گل بہادر حفظہ اللہ نے فوجی آپریشن کے جواب میں ۲۰ جون سے ''ضربِ مومن'' کے نام سے جنگ کرنے کا اعلان کیا ہے......جب کہ حلقہ محسود طالبان کے امیر محترم خالد سعید سجنا حفظہ اللہ نے تمام تر اختلافات کو پس پشت ڈال کر پاکستانی فوج کے خلاف کھُل کر جنگ کرنے کا اعلان کیا ہے۔۱۹ جون کو انہوں نے پاکستانی فوج کے ساتھ اعلان جنگ کرتے ہوئے کہا:

> ''مشکل کی اس گھڑی میں محسود قوم کا ہر مجاہد شمالی وزیرستان کی عوام اور مجاهدین کے ساتھ کھڑا ہے......ہمارے اختلافات اپنی جگہ لیکن ہمارا دشمن مشترکہ ہے اور ہم دشمن کے لیے موت کا پیغام ہیں......اگر پاکستانی فوج امریکہ کے ساتھ مل کر مجاہدین کے ساتھ لڑ سکتی ہے تو کیا ہم ایک اللہ اور ایک رسول کو ماننے والے اکٹھے نہیں ہو سکتے جب کہ ہمارا مقصد ایک ہے''

مجاهدین کی عملیات:

''ضربِ عضب'' کے نام سے شروع کیے جانے والے آپریشن کے بعد پاکستانی فوج کا اللہ کے غضب سے بچ نکلنا ناممکن ہو چکا ہے......اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تلوار جو کفار کا زور توڑنے کا کام کرتی رہی ہے، یہ ڈالرخور جرنیل اس قدر جری ہو گئے ہیں اور ابتذال کی تمام حدود پھلانگ گئے ہیں کہ اُسی تلوار کے نام کو کفر کے فروغ اور شیطانی لشکروں کی معاونت کے لیے استعمال کر رہے ہیں!اللہ تعالیٰ ان کی گردنیں اپنے مجاہدین بندوں کے ہاتھوں میں دے گا، ان شاء اللہ!

مجاہدین نے ''ضربِ مومن'' کے نام سے اپنی کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے......اللہ تعالیٰ کی نصرت کا اولین پہلو یہ ہے کہ اس جنگ میں تمام مجاہدین ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں اور ایک ہی دشمن کو مشترکہ دشمن قرار دے رہے ہیں......امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین حضرت جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے دلیر فرزند محترم سراج الدین حقانی حفظہ اللہ کی قیادت میں، شوریٰ مجاہدین کے شیر صفت جوان محترم حافظ گل بہادر حفظہ اللہ کی قیادت میں اور تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین، مہاجرین و انصار مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کی سرکردگی میں ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر معرکہ آرائی کر رہے ہیں۔''ضربِ کذب'' کے آغاز کے ساتھ ہی مجاہدین نے عسکری کارروائیوں کی شروعات کر دیں......پاکستانی میڈیا میں مجاہدین کے موقف کے مکمل 'بلیک آؤٹ' کے باعث عامۃ المسلمین جنگ کی اصل صورت حال سے بے خبر ہیں......حقیقت یہ ہے کہ اس وقت شمالی وزیرستان میں پاکستانی فوج پر پے در پے ضربیں لگ رہی ہیں......فدائی حملے، بارودی سرنگ دھماکے، گھات لگا کر حملے، میزائل حملے اور ریموٹ کنٹرول دھماکوں کے سبب سیکڑوں پاکستانی فوج مردار ہو چکے ہیں......بیسیوں فوجیوں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالے ہیں، کثیر مقدار میں مال غنیمت مجاہدین کے ہاتھ لگا ہے جسے اسی فوج کے خلاف بھرپور طریقے سے استعمال کیا جائے گا، ان شاء اللہ!یاد رہے کہ یہ تمام خبریں مجاہدین کے مصدقہ ذرائع سے حاصل کی گئی ہیں، آئی ایس پی آر کی طرف سے جاری جھوٹ اور فریب کے ذریعے قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے والا ''آزاد میڈیا'' بھی نوٹ کر لے کہ اُسے ''بوٹ تلے دبا دینے والوں'' کی کیسی درگت بنائی جا رہی ہے!

۱۶ جون کو غلام خان روڈ پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے نتیجے میں ۱۰ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔۱۶ جون کو ڈانڈے درپہ خیل میں فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ۱۵ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔۱۶ جون کو میر علی بازار میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۱۰ فوجی مارے گئے۔۱۶ جون کو میران شاہ کے ماچس علاقے میں مجاہدین کے حملوں میں ۱۲ پاکستانی فوجی ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔۱۶ جون کو بنوں سے آنے والے فوجی قافلے پر مجاہدین کے حملے میں ۳ فوجی اہل کار ہلاک اور کئی

6 جون: صوبہ قندہار......ضلع میشین......ایک افغان فوجی کی فائرنگ......7 افغان فوجی ہلاک......متعدد زخمی

زخمی ہوئے۔ ۱۷ جون کو میر علی میں ۳۷ فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ ۱۸ جون کو غلام خان میں مجاہدین نے بڑے فوجی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۵۸ فوجی ہلاک اور ۴۵ گرفتار کر لیے گئے، اس عملیہ میں مجاہدین نے ۱۲ راکٹ لانچر اور ۱۱۱ جی تھری گنیں بھی غنیمت کیں۔ ۱۹ جون کو آرمی کا کیپٹن محمود باجوا اپنی یونٹ کے ۱۱۳ اہل کاروں، ڈبل کیبن گاڑیوں سمیت شمالی وزیرستان میں مجاہدین سے جا ملا۔ ۲۴ جون کو شمالی وزیرستان میں صلیبی اتحادی فوجی گاڑی پر طالبان مجاہدین کا ریموٹ کنٹرول بم حملہ ۸ پاکستانی فوجی ہلاک اور گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ ۲۴ جون کو دوسلی میں پاکستانی فوجیوں پر مجاہدین کا گھات حملہ ۱۰ فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ ۲۴ جون کو بنوں میر علی روڈ سے گزرنے والے فوجی قافلے پر مجاہدین کا ریموٹ کنٹرول بموں سے حملہ، ۴۵ فوجی مارے گئے جب کہ ۱۲ زخمی ہوئے۔ ۲۴ جون کو سپین وام میں فوجی چیک پوسٹ پر فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی ٹکرا دی، اس فدائی حملے میں ۳۰ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

نصرت الٰهی اتررهی هے!

مجاہدین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت ہے...... پاکستان فوج جس قدر چاہے مقدس ناموں کا سہارا لے لیکن وہ اس صلیبی جنگ کی حقیقت کو بدل نہیں سکتی! اللہ کی مدد بھی حاصل ہو اور امریکی آقاؤں کی باچھیں بھی خوشی سے کھلی جا رہی ہوں، یہ تناقض ایسا ہے کہ جس کا جواب کسی خاکی وردی والے کے پاس نہیں! لیکن مجاہدین علی وجہ البصیرۃ سمجھتے ہیں اور پورے تیقن کے ساتھ اس راستے پر گامزن ہیں کہ اللہ رب العزت کی مدد و نصرت اُن کے ہمراہ ہے! اس کی ایک مثال ۲۱ جون کو دیکھنے کو ملی...... مجاہدین کے ذرائع کے مطابق ۲۱ جون کو شمالی وزیرستان میں پاکستان آرمی کے ایک بڑے قافلے نے طالبان مجاہدین کے ایک چھوٹے سے گروپ کے سامنے اچانک غیر متوقع ہتھیار ڈالتے ہوئے ہوش ربا انکشافات کیے۔ استفسار کرنے پر طالبان کو یوں بتایا گیا: ''ہمارے آنکھوں کے سامنے اچانک سفید لباس پہنے لوگ ظاہر ہوئے اور ہماری طرف اپنی غضب ناک آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ہم پر اچانک ایسا حملہ کیا کہ ہم ہوش و ہواس کھو بیٹھے، ہماری حالت غیر ہوگئی اور ہاتھ پاوں شل ہوگئے، ہم کچھ کرنے کے قابل نہ رہے اور ہمیں ہتھیار پھینکنا پڑے''۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی مدد! جو مجاہدین کے ہمراہ ہے! اس آپریشن سے صلیبی دنیا سمیت شیطان کے ہر چیلے چانٹے نے بے شمار امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں، مجاہدین اپنے رب کے بھروسہ پر کہتے ہیں کہ ان شاءاللہ! دشمنانِ دین کی آرزوؤں کا امیدوں کا خون ہونے کو ہے! طالبان کو تر نوالہ سمجھنے والوں کی عقل جلد ہی ٹھکانے آجائے گی! میدان ہمیشہ اُس کے ہاتھ رہتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے بے جگری اور سرفروشی سے لڑے اور اپنی ہر حکمت عملی اور ہر جنگی چال کے ذریعے دشمن کو ناکوں چنے چبوا دے! الحمدللہ مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور توفیق سے ''سپر پاور'' کے زعم میں مبتلا کفار کی گردنوں میں رسوائی کے طوق پہنائے ہیں! اب اگر کفر کے غلام بھی 'مالکوں' کی طرح ذلیل و خوار ہونا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ہاتھوں ان کی اکڑی گردنوں کو بھی تڑوا کر رہے گا، ان شاءاللہ!

☆☆☆☆☆

بقیہ: المومنون اخوۃ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زمانہ گھوم کر اپنی جگہ ویسا ہوگیا جیسا اس دن تھا جب خدائے تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے تھے۔ برس بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں۔ تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں، ذیقعدہ، ذوالحجۃ اور محرم اور چوتھا رجب کا مہینہ جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ اس کے بعد فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ ذوالحجۃ کا مہینہ نہیں ہے، ہم نے کہا جی یہ ذوالحجۃ کا مہینہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ مکہ کا شہر نہیں ہے، ہم نے کہا جی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک یہ یوم النحر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں (عزتیں) حرام ہیں تم پر جیسے یہ دن حرام ہے اس شہر میں اس مہینے میں اور عنقریب تم ملو گے اپنے پروردگار سے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ پھر میرے بعد گمراہ مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچا دے کیوں کہ بعض وہ شخص جس کو پہنچائے گا، زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا اس وقت سننے والے سے۔ پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا''۔ (صحیح مسلم)

اے اللہ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرما، ان کے خون کی حفاظت فرما اور ان کے باہمی معاملات کی اصلاح فرما۔ آمین۔

6 جون: صوبہ فاریاب......ضلع دولت آباد......مجاہدین کا جنرل مالک کے قافلے پر شدید حملہ......جنرل مالک زخمی......4 رینجر گاڑیاں تباہ......6 سیکورٹی اہل کار ہلاک

مقدس نام کے پہناوے میں صلیبی جنگ!

خباب اسماعیل

کہتے ہیں جب شدید زخمی سانپ تکلیف سے بے حال ہوتو اپنے تمام زہر کی دھاریں مقابل پر پھینکتا ہے......اُسے غرض نہیں ہوتی کہ اس 'زہرگردی' کی زد میں حقیقی مقابل آئے گا یا ارد گرد موجود مخلوق بھی اس کا شکار بنے گی......اُس کا مقصد صرف یہی ہوتا ہے کہ مرنے سے پہلے جوشِ انتقام کو بہرصورت ٹھنڈا کیا جاسکے......یہی المیہ پاکستانی فوج کا بھی ہے......اپنے آقاؤں کے ''دمِ رخصت'' کو دیکھ کر اور گزشتہ ۱۳ سالوں سے جاری صلیبی جنگ میں ''کفر کی صف اول'' کا کردار ادا کرنے کے بعد بھی تحریک جہاد کو افغانستان اور پاکستان میں مستحکم ہونے سے نہ روک پانا، اس فوج کی کھلی ناکامی ہے......ناکامی کے یہ زخم ''سانپ'' کے لیے ایسے ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں جو بالآخر اسے انجامِ بدتک پہنچا کر رہیں گے......یہی سبب ہے کہ دسمبر ۲۰۱۳ء سے مئی ۲۰۱۴ء تک اس ''سانپ'' کی پھنکاروں اور زہر فشانیوں کی زد میں وزیرستان کے مسلمان خاص طور پر رہے......اور اب جون کی وسط میں ''باقاعدہ'' آپریشن شروع کر دیا گیا!

ایسے میں جب صلیبی لشکر اگلے چند ماہ میں افغانستان سے بھاگ نکلنے کی تیاریوں میں دن رات مگن ہیں......اعلانات کے مطابق امریکہ کی ۱۰ ہزار سے کچھ کم فوج افغانستان میں قیام کرے گی......یہ ایک الگ موضوع ہے کہ جس سرزمین میں غیرت مند اور ایمان صفت مجاہدین کو تین درجن سے زائد صلیبی ممالک کی لاکھوں پر مشتمل افواج نہ دبا سکیں اور نہ کمزور کر سکیں، وہاں یہ دس ہزار فوجی کتنے معرکے سر کرلیں گے؟......بہر حال اس وقت موضوع ہے پاکستانی افواج کی شمالی وزیرستان پر چڑھائی! پاکستانی فوج کی طرف سے یہ گڑھا ایسے وقت میں کھودا جارہا ہے جب امریکہ ''بہادر'' واضح اعلان کر رہا ہے کہ ''افغانستان کو پرامن بنانے کا ہم نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا''......گویا زبانِ حال سے اپنی بے بسی اور لاچاری کا اقرار کیا جارہا ہے......

آخر شیطانی قوتوں کو اس بے بسی اور لاچاری کا ادراک لازماً ہونا ہی تھا کیونکہ مقابلہ میں انسانی نہیں 'رحمانی' قوت تھی......جنہیں بے دست و پا سمجھ کر دبا دینے، مٹا دینے اور فنا کر دینے کے لیے لشکر در لشکر امڈتے چلے آئے، جن کو چند ہفتوں کا ملیامیٹ کر دینے کے دعوے کیے گئے......لیکن 'اے بسا آرزو کہ خاک شدہ' کے مصداق وہ درّے کی بنی کلاشن اور دیسی بموں سے لیس مجاہدین جدید اور مہیب ترین ٹیکنالوجی پر غالب آ گئے......اُن کے دیسی بموں کے بارود کی طاقت نے بدمست صلیبی ہاتھی کو نہیں بچھاڑا بلکہ اُن کا جذبہ ایمان اور توکل علی اللہ ہی اُن کے لیے ''ابابیلوں'' کا کام کرتا رہا اور یہی ''ابابیلیں'' آسمانی نصرت لے کر ''ہاتھی والوں'' پر برستی رہیں اور اُنہیں کھایا ہوا بھُس بنا کر رکھ دیا!

اب جن کے سامنے امریکہ کھلے بندوں اپنی شکستہ پائی سے لاچار ہونے کا اعتراف کر رہا ہے، اُنہی کے مقابلے میں اپنے پاکستانی آلہ کاروں کو لانے میں کامیاب ہوگیا ہے......شمالی وزیرستان کی سرزمین افغانستان کے جنوب مشرقی صوبوں (پکتیکا، پکتیا، خوست، گردیز، زابل اور غزنی) میں جاری تحریک جہاد کے لیے بالخصوص اور پورے افغانستان میں برپا جہادی تحریک کے لیے بالعموم ''لاجسٹک سپورٹ'' فراہم کرنے کا مرکز ہے......یہ انصار و مہاجرین کی وہ بستی ہے جس نے چودہ صدی پرانی روایات کو آج کے دور میں زندہ کیا ہے......امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کے سالاروں میں سے قابل ترین سالار، سوویت روس کے غرور اور صلیبی اتحاد کے پندار کو اپنی قوت ایمانی سے پیوند خاک کرنے والے، بطلِ امت شیخ جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین نے اپنے مہاجر بھائیوں کی نصرت بھی کی اور صلیبی حملے کے بعد مجاہدین کی صفوف کو از سر نو مرتب و یکجا کرنے میں اہم ترین کردار بھی ادا کیا......اسی لیے یہ خطہ موجودہ صلیبی جنگ کے آغاز ہی سے کفار کی آنکھوں میں بری طرح کھٹک رہا تھا......امریکیوں کو افغان مجاہدین نے اپنی سرزمین پر ہی گھیر گھیر کر اس قدر مارا کہ وہ یہاں براہ راست اپنی فوجیں اتارنے کے قابل نہیں رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے اس دردِ سر کو اُنہوں نے اپنے آلہ کاروں کے ذمہ لگایا کہ وہ حق نمک ادا کرتے ہوئے آقاؤں کو اس آزار سے نجات دلائیں......

نیٹو اتحادی افواج گزشتہ چھ سات سال سے پاکستانی نظام اور اس نظام کی محافظ فوج پر دباؤ ڈالے ہوئے تھیں کہ شمالی وزیرستان پر جس قدر جلدی ہو چڑھائی کی جائے، اس کے لیے امداد کے اعلانات کیے گئے، تعاون اور ''انٹیلی جنس شیئرنگ'' کی پیشکشیں ہوئیں، کرزئی جیسے ''بونے غلام'' کے ذریعے ''تگڑے غلاموں'' کو دھمکانے کا سلسلہ جاری رہا، صلیبی جنگ میں شرکت کرنے اور مسلمانوں کا خون بہانے کے بدلے ملنے والے 'عوضانہ' کو روکا گیا......لیکن پانچ چھ سال تک پاکستانی اسٹیبلشمنٹ شمالی وزیرستان میں براہ راست اور بڑی فوجی کارروائی پر تیار نہیں ہوئی......اس کے بدلے میں نظام پاکستان نے ڈرون حملوں کی کھل کر اجازت دے رکھی بلکہ ان حملوں کے لیے جاسوسی نیٹ ورک کی فعالیت کو پوری طرح اپنے ہاتھ میں رکھا اور جہادی قیادت کو شہید کروانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی......

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر نظام پاکستان کی ''دلی ہمدردیاں'' شمالی وزیرستان کے ساتھ کیوں رہیں اور یہاں بھرپور فوجی کارروائی کرنے سے انکارِ مسلسل کی کیا

7 جون: صوبہ بغلان......ضلع مرکزی بغلان......آپریشن کی غرض سے آنے والے فوجیوں پر مجاہدین کا جوابی حملہ......3 ٹینک تباہ......15 فوجی ہلاک

وجہ ہے؟ مالاکنڈ،سوات ،جنوبی وزیرستان،خیبر،مہمند،کرم،اورکزئی اور باجوڑ ایجنسی میں درندگی ووحشت کی تاریخ رقم کرنے والی پاکستانی افواج نے شمالی وزیرستان کے لیے ''نرم گوشہ'' اختیار کیسے رکھا؟ اس کی سب سے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ شمالی وزیرستان میں موجود امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین نے جہادی حکمت عملی کے تحت پاکستان میں عسکری عملیات میں براہ راست شرکت کی بجائے اپنی تمام تر توجہ افغانستان کے محاذ پر رکھی،اسی پالیسی کو شوریٰ مجاہدین وزیرستان نے بھی حافظ گل بہادر حفظہ اللہ کی قیادت میں اپنائے رکھا،اسی لیے اُن پر ''گڈ طالبان'' کا لیبل چسپاں کیا گیا......اس جہادی حکمت عملی ہی کا نتیجہ ہے کہ افغانستان میں کفر اُن مجاہدین کے مقابلے میں آ چکا ہے،ایسے میں پاکستان کے طاغوتی ادارے 'شیروں کی اس کچھار' سے دور رہنے میں ہی عافیت گردانتے رہے......چونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ جو بندوقیں نیٹو افواج کو پسپا ہونے پر مجبور کرسکتی ہیں وہ اگر اِن کی طرف بھی ''سیدھی'' ہوگئیں تو یہ سب' آزاد قبائل میں فوج کی دوہری ہوتی کمر پر آخری تنکے کے مصداق ہوگا!

لیکن یہ کہنا بھی خلاف واقعہ اور حقیقت سے پہلو تہی کے مترادف ہوگا کہ حضرت مولانا جلال الدین حقانی دامت برکاتہم کی قیادت میں موجود مجاہدین اور شوریٰ مجاہدین کی صفوں میں شامل مجاہدین' جہادِ پاکستان سے یکسر لاتعلّق اور بے گانہ رہے......ایسا بھی نہیں ہے کہ شمالی وزیرستان کے انصار و مجاہدین نے پاکستان میں نظام شریعت کے نفاذ کے لیے جاری تحریک جہاد سے خود کو بری رکھا ہو[اگرچہ پاکستانی فوج کی یہ دلی خواہش رہی ہے لیکن] گزشتہ چھ سات سالوں میں ایسا موقع چند لمحوں کے لیے بھی نہیں آیا......بلکہ نفاذ شریعت کی اس جدوجہد کی نصرت حق اُنہوں نے صحیح معنوں میں ادا کیا ، جنوبی وزیرستان سے آنے والے مجاہدین کو پناہ فراہم کی،عرب وعجم کے مہاجرین کی دست گیری کی ، پاکستانی نظام کے خلاف عسکری جدوجہد میں مصروف مجاہدین کے لیے مراکز فراہم کیے، جہادی قیادت کی حفاظت کے لیے تمام وسائل کو بروئے کار لائے......یہی وجہ ہے کہ پاکستانی فوج یہاں کھلی جنگ چھیڑنے کی ہمت تو اپنے اندر نہیں پاتی تھی لیکن نصرتِ جہاد کے'' جرم'' کو بھلا معاف کیسے کیا جاسکتا ہے! لہٰذا اس سارے عرصے میں پاکستانی فوج کے خفیہ اداروں کی مدد سے حملے کرنے والے ڈرون طیاروں کا اولین ہدف شمالی وزیرستان ہی رہا...... 'حقانی نیٹ ورک' اور شمالی وزیرستان کے مجاہدین کے مراکز پے در پے ان حملوں کا نشانہ بنتے رہے،امارت اسلامیہ افغانستان اور شمال کے مجاہدین کی قیادت سے لے کر عام مجاہدین تک بڑی تعداد میں ان حملوں کے نتیجے میں شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے......

اس کے بعد ذہن میں لازماً یہ سوال ابھرتا ہے کہ پھر اس نازک موقع پر جب کہ پورے خطے میں برپا تحریکِ جہاد' اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے فتح وکامرانی کی منزلیں طے کررہی ہے اور صلیبی لشکر ہر جگہ سے علی الاعلان پسپائی اختیار کررہے ہیں' پاکستانی فوج ایسی مہم جوئی پر کیونکر نکلی ہے جسے'' بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے'' کے علاوہ اور کسی عنوان سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا؟ ''فرنٹ لائن اتحادی'' کے کردار کو نبھانے والوں کی صلیبی آقاؤں کی چوکھٹ پر سجدہ ریزیاں اور اُن کی تابع داریاں ذہن میں رہیں تو اس سوال کا جواب حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں......

امریکی کافروں کے سینوں میں لگی آگ ڈرون حملوں سے بجھنے والی نہیں تھی......جتنی شدید ضربیں وہ افغانستان میں کھا رہے ہیں اس پر تلملانا اور پیچ وتاب کھانا بنتا بھی ہے،اسی جھنجھلاہٹ کے عالم میں' آقائے امریکہ' نے غلاموں کی 'مزدوری' روک لی...... 'کولیشن سپورٹ فنڈ' کی مد میں ملنے والے ڈیڑھ ارب ڈالر کی'' ہڈی'' ان کی طرف اچھالنے سے پہلے شمالی وزیرستان میں آپریشن کی شرط عائد کردی......

امریکی احکامات پر شمالی وزیرستان آپریشن تو شروع ہوگیا لیکن دھوکہ دہی اور فریب وخیانت ان کی گھٹی میں پڑی ہے لہٰذا آنکھوں میں دھول جھونکنے کی 'خاکی' روایت کو زندہ کرتے ہوئے صلیبی اتحادی فوج نے اللہ کے ولیوں کے خلاف ہونے والے اس آپریشن کا نام'' ضربِ عضب'' رکھا......اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عضب کی ضرب بھی اِنہی پر پڑے گی اور عذابِ الٰہی کا کوڑا بھی اِنہی کے سروں پر برسے گا،ان شاء اللہ......

وطنی تعصب میں اندھے ہوجانے والے لوگ اور عشاقِ افواج پاکستان کسی صورت ماننے کو تیار نہیں کہ امریکی چھتری تلے یہ آپریشن ہو رہا ہے اور امریکی لحہ بہ لحہ اس آپریشن میں پاکستانی فوج کی نگرانی کے ساتھ ساتھ تعاون ومدد بھی کر رہے ہیں...... مجاہدین کے ذرائع کے مطابق تو بات یہاں تک آن پہنچی ہے کہ امریکی فوجی پاکستانی فوجیوں کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر یہ لڑائی لڑ رہے ہیں اور مشترکہ کارروائیاں کی جارہی ہیں......مجاہدین ذرائع چونکہ'' آئی ایس پی آر'' کی'' صدق وسچّائی'' کے'' معیارِ بلند'' تک رسائی حاصل کرہی نہیں سکتے لہٰذا اُن کے دعووں کی سچّائی'' آزاد صحافت'' کے لیے ہمیشہ مشکوک ہی رہتی ہے۔آیئے پھر ذرا'' غیر جانب دار'' صحافت کے ذریعے نشر ہونے والی خبروں اور حقائق کو ہی دیکھ لیتے ہیں کہ کس طرح امریکی آقاؤں ہی نے یہ آپریشن شروع کیا اور پھر اُنہی کے احکامات کے تحت اب یہ فوجی کارروائی آگے بڑھ رہی ہے!

گزشتہ چھ ماہ سے شمالی وزیرستان کے باسی ڈرون طیاروں کی بمباریوں سے محفوظ تھے......چند دن پہلے خبر آئی کہ سی آئی اے نے پاکستان میں اپنا ڈرون آپریشن بند کردیا لیکن ۱۲ جون کو شمالی وزیرستان کی تحصیل غلام خان اور میران شاہ کے علاقے ڈانڈے درپہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے مجاہدین کے مراکز کو ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا......ان حملوں کا ہدف امارت اسلامیہ افغانستان کے مراکز تھے......یہ تین دن بعد شروع ہونے والے آپریشن کی'' ایڈوانس'' کارروائی تھی جس کے بعد ۱۵ جون کو آپریشن کا اعلان کردیا گیا......جب کہ اس آپریشن کے تیسرے روز یعنی ۱۸ جون کو میران شاہ کے قریب درگاہ منڈی میں ایک مکان اور گاڑی کو امریکی ڈرون طیاروں نے نشانہ

7 جون:صوبہ ہلمند...............ضلع گریشک...............مجاہدین کا حملہ...............7 فوجی ہلاک...............4 شدید زخمی

بنایا، جس میں کم از کم ۱۶ افراد شہید ہوئے...... ۱۳ جون کو امریکی کانگریس نے پاکستان کی فوجی امداد جسے ''کولیشن سپورٹ فنڈ'' کا نام دیا گیا ہے، کو اس وقت تک معطل کرنے کی قرارداد منظور کی جب تک پاکستان شمالی وزیرستان میں فوجی کارروائی کا باقاعدہ آغاز نہیں کرتا...... ۱۳ جون ہی کے دن امریکی وزیر خارجہ کیری نے پاکستانی مشیر خارجہ سرتاج عزیز سے لندن میں ملاقات کی، جس کے بعد اُس نے اپنے اس ''عزم'' کا اظہار کیا کہ ''امریکہ اور پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پارٹنر ہیں''...... ۱۵ جون تاریخ کو آپریشن کا آغاز ہوا اور اسی روز جنرل راشد محمود فوجی وفد کے ہمراہ ''کارکردگی رپورٹ'' پیش کرنے واشنگٹن روانہ ہو گیا، تادمِ تحریر یہ وفد واشنگٹن کے دورہ پر ہی ہے جہاں اُس نے امریکی فوجی سربراہ جنرل ڈیمپسی، سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل آسٹن، چیف آف نیول جنرل جوناتھن، چیف آف اسٹاف جنرل آڈیمو، اسپیشل آپریشن کمانڈر ایڈمرل ولیم اور دیگر فوجی وحکومتی عہدے داروں سے ملاقاتیں کر کے اُنہیں ''کامیاب'' آپریشن کی نوید سنائی اور آقاؤں سے احکامات وصول کیے...... ۱۷ جون کو پینٹا گون کے ترجمان ایڈمرل جان کربی نے ''مشترکہ دشمن'' کے خلاف کارروائی کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے کہا:

"We obviously hope that the operation that the Pakistani military is conducting is successful because it does represent a common enemy. We recognize that the Pakistani military has taken casualties in this fight for many years. This isn't the first time that they've conducted operations there"

مجاہدین کے ذرائع تو یہ بات تواتر سے کر رہے ہیں کہ ''کفار کی اتحادی پاکستانی فضائیہ کو اس آپریشن میں امریکی ڈرونز کی مکمل مدد حاصل ہے۔ امریکی ڈرونز کی جانب سے نشان دہی کے بعد پاکستانی جہاز بمباریاں کر رہے ہیں۔ پاکستانی فوج نے آپریشن شروع ہی امریکی ڈرون طیاروں کی بمباری کے بعد کیا ہے''۔ لیکن ۱۷ جون کو جرمن میڈیا کی رپورٹوں نے بھی ان خبروں پر ''مہرِ تصدیق'' ثبت کر دی...... وائس آف جرمنی کہتا ہے:

''پاکستانی فوج کو شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں ک خلاف آپریشن مین امریکی ڈرون طیاروں کی مدد بھی حاصل ہے۔ شمالی وزیرستان میں امریکی ڈرون طیاروں کی پروازیں بھی جاری ہیں جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس فوجی آپریشن میں واشنگٹن اور اسلام آباد حکومت مل کر کام کر رہی ہیں۔ پاکستانی فوج کے ایک بیان کے مطابق علاقے کی فضائی نگرانی کی جا رہی ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ فضائی نگرانی کیسے کی جا رہی ہے اور کس ملک کے ڈرون استعمال کیے جا رہے ہیں''۔

آپریشن شروع ہونے کے ایک ہفتے بعد ''مالکوں'' نے مزدوروں کی ''دبائی ہوئی مزدوری'' میں سے ۹۶ کروڑ ڈالر جاری کرنے کے احکامات دے دیے...... جی ہاں! ۲۱ جون کو امریکی کانگریس نے پاکستان کی امداد کے لیے ۹۶ کروڑ ڈالر جاری کرنے کی قرارداد منظور کر لی...... یوں اور کچھ ہو یا نہ ہو پاکستانی فوجیوں کی ''خون پسینے'' کی پھنسی ہوئی کمائی میں سے کچھ حصّہ وصول لیا جائے گا! ایک دن ڈرون شمالی وزیرستان پر بمباری کرتے ہیں اور اگلے ہی دن پاکستانی جنگی جہاز بمباری کرتے ہیں...... اب کون کس کی جنگ لڑ رہا ہے؟ پاکستانی فوج امریکہ کی امریکی فوج پاکستان کی؟؟

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ''یہ بے چہرہ امریکی جنگ ہے''...... نہیں جناب عالی! ہرگز نہیں! اس جنگ کے خدوخال بھی واضح ہیں، مقاصد بھی غیر مبہم ہیں اور ''مشترکہ دشمن'' بھی سب کے سامنے ہے...... اس کا کوئی ایک پہلو بھی ''بے چہرہ'' نہیں ہے! ایک طرف کفر اور وفادارانِ کفر کا لشکر متحد ہو کر برسرِ پیکار ہے تو دوسری جانب اللہ تعالیٰ کے چنیدہ بندے ہیں! کفر اور اس کے حواری اپنا زور لگا رہے ہیں اور خوب لگا رہے ہیں جب کہ اللہ کے بندے اُسی پر ایمان وتوکل کے بل بوتے پر مقابلہ کر رہے ہیں...... یہ ان کے توکل علی اللہ ہی کا مظہر ہے کہ ان کی طرف سے ساری منصوبہ بندی اور لائحہ عمل عالمِ تکوینیات میں طے ہو رہا ہے! اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کے ذریعے ان کے راستے ہموار فرما رہے ہیں...... دیکھنے والوں کو یہی نظر آتا ہے کہ یہ مٹھی بھر لوگ دبائے جا رہے ہیں، بمباریوں کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں، دنیا بھر کے طواغیت سے دشمنی مول لے کر اُن کی افواجِ قاہرہ کا مشترکہ ہدف بن رہے ہیں...... لیکن میرا اللہ، وہ جو قادر ومقتدر اور ذوالقوۃ المتین ہے، وہ اِنہیں فتح کے لیے تیار کر رہا ہے...... دیکھنے والی آنکھوں نے دیکھا کہ جو دو ماہ میں افغانستان کو طالبان سے پاک کرنے آئے تھے، وہ ذلیل ورسوا ہوئے کہ میدان جنگ میں بھی پیمپر لگا کر اترتے رہے اور تیرہ سال میں ذلت وخواری کے سوا ان کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا...... اب اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مشیت نے اُن صلیبی لشکروں کے ''حواری اول'' کے لیے بھی وہی کچھ مقدر کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے جو صلیبی آقاؤں کی تقدیر میں لکھا گیا ہے...... یقیناً یہ خدائی ترتیب ہے نظام پاکستان جس آفت کو اپنے سر لینے سے مسلسل انکاری تھا بالآخر وہ اُس کے سر پڑ گئی ہے! جن سے بگاڑنے کا خطرہ مول لینے پر تیار نہیں تھے بالآخر اُنہی کے خلاف جنگ چھیڑنا مجبوری بن گئی...... اب اللہ کے وہ بندے جو معرکے خوست، پکتیا، کابل وقندھار میں سجاتے اور آسمانوں سے اترتی نصرت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے تھے، وہی معرکے میران شاہ سے کراچی تک اور میر علی ودتہ خیل سے لاہور واسلام آباد تک سجاتے نظر آئیں گے! جس رب نے متحدہ کفر (نیٹو اور ایساف) پر اُنہیں غلبہ عطا فرمایا وہی ''فرنٹ لائن اتحادیوں'' کے مقابلے میں اُن کے لیے کافی ہو گا...... اللہ رب العزت سے بڑھ کر سچّا فرمان کس کا ہو گا:

فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ

8 جون: صوبہ ننگرہار.................. صدر مقام جلال آباد.................. شہیدی مجاہدین کی نیٹو سپلائی ٹرمینل پر کارروائی.................. 167 گاڑیاں اور ان پر لدے 226 ٹینک تباہ

کفر وارتداد کا مجاہدینِ اسلام کے خلاف اتحاد

کاشف علی الخیری

شمالی وزیرستان میں پاکستانی فوج کی چڑھائی کے بعد لادین طبقات کی حالت کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ان کے سُونے آنگن میں بہار اُتر آئی ہو......اُن کی تو سالوں پرانی امیدیں بر آئی ہیں......جس ''اندھے کنویں'' میں چھلانگ لگانے کی ہمت مشرف، کیانی اور زرداری جیسے 'بادہ خوار' نہیں کر سکے اُس میں کودنے کا فیصلہ 'شرفا'' نے کر لیا......اس فیصلے کے بعد فوجی جنتا کے گُن گانے والوں نے ''ملکہ ترنم'' تک کو پیچھے چھوڑ دیا ہے......ان نئے ''مغنیوں'' میں مختلف النوع اقسام کے ''نمونے'' ایک ہی صف میں کھڑے دیکھے جاسکتے ہیں......لال ٹوپی والی مخلوق سے لے کر ''چڑیا بازی'' کرتے تجزیہ نگاروں تک، ''دکان رمضان'' سجانے والے جاہل آن لائن سے لے کر صبح شام کیفیتِ خمار سے سرشار رہنے والے ''ناتمام'' تک، بیچ ''چوراہے'' غلاظتیں اگلنے والے چشما ٹو سے لے کر ایم آئی کے وظیفہ خور تک، ام الاوثان کی محبت میں گرفتار چکوالی بدکار سے لے کر بات بات پر سیخ پا ہو جانے والے ''ڈولتا پاکستان'' کے ''مست ملنگ'' تک......ساری سبز سرخ وزرد صحافت اس آپریشن پر بغلیں بجا رہی ہے۔

جامعہ حفصہ پر چڑھائی سے پہلے مشرف نے میڈیا سے کھلے بندوں ایک وعدہ لیا تھا کہ ''اگر تم لاشیں نہ دکھاؤ تو میں آپریشن کر دیتا ہوں''......میڈیا نے اپنا وعدہ نبھایا اور مشرف لعین نے اپنا کام کر دکھایا......اب کی بار بھی درونِ خانہ یہی عہد و پیمان باندھے گئے ہیں......سیکولر اور دین دشمن تجزیہ نگار تو ''مذاکراتی عمل'' کی بنا پر ایک عرصہ سے خار کھائے بیٹھے تھے، اُن کی تو امیدیں بر آئیں......تبھی تو آپ دیکھ لیجیے کہ آئی ایس پی آر کی پریس ریلیز کے سوا مجال ہے کہ آپریشن کی کوئی خبر میڈیا میں دکھائی دے!......اسی پریس ریلیز کو ہاتھوں میں لیے ہر ٹی وی چینل کا تجزیہ نگار اور ہر اخبار کا مبصر بھنگڑے ڈال رہا ہے کہ ''اتنے دہشت گرد مار دیے، اتنے ازبک ہلاک کر دیے، اتنے ٹھکانے تباہ ہو گئے وغیرہ وغیرہ''......حد تو یہ ہے کہ آپریشن کے تیسرے ہی دن آئی ایس پی آر کے دعوے کو ''آزاد صحافت'' نے گلے کا ہار بنا لیا کہ ''شمالی وزیرستان میں عسکریت پسندوں کے ۶۰ فی صد ٹھکانے تباہ کر دیے ہیں''......ان کی عقلوں کو عاصم باجوے کی ٹیم نے اغوا کر لیا ہے اور شاید اُن کے ساتھ ''بالجبر'' والا معاملہ بھی ہو گیا ہے جو یہ ''بہادر اور جری'' صحافی ذرا بھی نہیں کسمسا رہے کہ تین دنوں میں ۶۰ فی صد کامیابی کا مطلب ہے کہ اگلے دو تین دن میں آپ سب کچھ ''سمیٹ'' کر بیٹھے ہوں گے! لیکن منہ زور صحافیوں اور ''بے لاگ'' تجزیہ نگاروں کی زبانوں پر تالے، ہونٹوں پر قفل، عقل پر پردے اور منہ میں گھنگھیاں ہیں!

صحافت کی کالی سیاہ بھیڑوں کا اتنا ہی تذکرہ کافی ہے وگرنہ یہاں تو ''جیہڑا پئوں او ہوای لال'' کے مصداق ہر ''صاحب زبان دراز و قلم فروش'' ایک سے بڑھ کر ایک نکتہ آفرینیاں جھاڑتا ہوا ''شاہ کا مصاحب'' بننے میں جُتا ہوا ہے......کچھ ذکر سیاسی جغادریوں کا ہو جائے......الطاف، اسفند یار، عمران، زرداری، بلاول (انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ اسے 'سیاست دانوں' کی بجائے زنخوں کی فہرست میں رکھا جائے لیکن اب اتفاق ایسا ہے کہ فوجی بوٹوں نے ہر سیاست دان کو حقیقی معنوں میں ''انجمن مخنثاں'' کا 'اعزازی' رکن بنا دیا ہے)، شیخ رشید، شجاعت سمیت ہر جماعت اس آپریشن کے اعلان پر فوج کے صدقے واری جا رہی ہے!

مذہب فروشوں کی قبیل میں رافضی اور مشرک ٹولہ دل و جان ''وارنے'' پر تیار بیٹھا ہے......اتحاد بین المرتدین کا سربراہ رافضی راجہ ناصر تو سرشاریٔ جذبات میں آ کر اس قدر لمبی ہانک بیٹھا کہ باقی سب عش عش کرتے رہ گئے......آپریشن کے اعلان کے محض ۳ گھنٹوں بعد اُس نے اپنا ''اعلانیہ'' داغ دیا کہ ''شمالی وزیرستان میں تکفیریوں کے خلاف آپریشن میں پاکستانی فوج کو ایک لاکھ شیعہ رضا کار دینے کا اعلان کرتا ہوں''......ذرا اندازہ تو کیجیے کہ اب نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ متعہ کی پیداوار اور حرام کی اولاد پاکستانی فوج کے لیے ''رضا کاری'' کرے گی، وہ بھی دس بیس یا سو ہزار نہیں پورے ایک لاکھ 'بنینِ متعہ' ناپاک فوج کے ہمراہ ہوں گے......ایسے میں اس فوج پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے برسنے والی لعنت کو کون روک پائے گا؟؟؟ اس کے بعد مشرکین کا دوسرا گروہ ''سرگرم'' ہوا اور 'سنی تحریک' کے سربراہ اعجاز قادری نے ۱۹ جون کو مانسہرہ میں اعلان کیا کہ ''پاک فوج اگر حکم کرے تو ایک لاکھ مصطفائی سپاہی افغانستان میں طالبان کے خلاف جہاد کے لیے دینے کو تیار ہیں''......اسے کہتے ہیں ''بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں لعنت اللہ!''......یعنی یہ ایک لاکھ نفری وزیرستان سے بھی آگے بڑھ کر افغانستان میں طالبان کے خلاف ''جہاد'' کے لیے مہیا کی جائے گی......جی ہاں! وہی افغانستان کے طالبان جو مشرکین شرق و غرب اور کفارِ عالم کی فوجوں کو ادھ موا کر کے گھروں کو بھجوائے بیٹھے ہیں، اب اُن کا مقابلہ یہ حلوہ خور اور تیجے چالیسیوں پر پلنے والے کریں گے! اور لطف کی بات یہ ہے کہ واقفانِ حال کے بقول یہی اعجاز قادری کراچی کے علاقہ ناظم آباد میں موجود اپنے گھر سے نکلتے وقت بھی وہ ''اودھم'' مچاتا ہے کہ اس کے ذاتی محافظ بھی اسے گالی دیتے تھک جاتے ہیں......کبھی گھر کے پچھواڑے سے جھانکتا ہے کہ گلی میں کوئی ''دہشت گرد'' تو نہیں، کبھی ادھ کھلی کھڑکی کی

8 جون: صوبہ کابل.................ضلع سروبی.................مجاہدین کا افغان اور امریکی فوجی کاررواں پر حملہ.................3 امریکی اور 5 افغان فوجی ہلاک

اوٹ لے کر ''جھاتیاں'' مارتا ہے کہ کوئی دشمنِ جاں تاک میں تو نہیں بیٹھا! پھر بمشکل اپنے خوف کو دبا کر کانپتے ہوئے گھر سے باہر آنے کی ''جرات رندانہ'' کرتا ہے! ایسے بزدل، کم ہمت اور ڈرپوک 'ایک لاکھ چھوڑ ایک ارب بھی ہوں تو خس وخاشاک سے بھی گئے گزرے ہوں گے! اسی قبیلہ کا ایک اور گروہ جو امریکہ سے ڈالر وصول کر مجاہدین کے خلاف جلوس نکالتا رہا' کے ایک سو' علما'' نے ۲۲ جون کو فتویٰ دیا کہ ''فوجی آپریشن 'ضرب عضب' جہاد ہے''! اس فتویٰ میں البتہ یہ صراحت نہیں کی گئی کہ اس ''جہاد'' کے مصارف کی مد میں امریکی کانگریس ڈالروں کی کھیپ کیوں روانہ کر رہی ہے؟ ظاہر ہے ایسے ''غیر متعلقہ'' سوالات پر ''بوٹ والوں'' کے غضب کا نشانہ بننے کی بجائے بہتر ہے کہ 'ضرب عضب' کے حق میں فتویٰ جاری کر کے اللہ کے غضب کے حق دار بن جاؤ! کیونکہ ان دین فروش ''علما'' کا ایمان ہی یہ ہے کہ ''اے جہاں مِٹھّا، اگلا کِنے ڈِٹھّا''......طاہر الکینیڈوی اس دوڑ میں کیوں پیچھے رہتا، اُس نے بھی ''فتویٰ'' داغ دیا کہ ''اس آپریشن کو عظیم جہاد قرار دیتا ہوں، اس جہاد کی حمایت شرعی طور پر پوری قوم پر فرض ہو چکی ہے''......یقیناً یہ وہی ''شریعت'' ہو گی جو ازاول تا آخر ''عالم رویا'' کی محتاج ہے کیونکہ موصوف خود بیان کر چکے ہیں کہ ان کی ''تعلیم وتربیت'' کے تمام مراحل عالم رویا میں طے ہوئے ہیں! اب ''اضغاث احلام'' کی بنیاد پر ''فتووں'' کا طومار تو باندھا جا سکتا ہے لیکن پاکیزہ شریعت اور دینِ مطہر کے حقیقی علم کی رُو سے اس ظلم کی حمایت کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا......صلیبی آقاؤں کی خوش نودی کے لیے شروع کی جانے والی اس فوجی کارروائی کی حمایت مشرکین کے ٹولے نے ہی اپنا فرض نہیں سمجھا بلکہ ''قبیلہ موحدین'' بھی پیش پیش رہا، جس کی نمائندگی حافظ سعید کے ذمے لگائی گئی......جن کے نام لے لے کر گوانتانامو کے قیدی قنوت نازلہ میں بددعائیں کرتے ہیں' آئی ایس آئی کے وہ ٹاؤٹ بھی اس موقع پر پوری طرح بے نقاب ہوئے......کہتے ہیں کہ ''شمالی وزیرستان آپریشن حقیقت میں امریکہ اور بھارت کے خلاف ہو رہا ہے''......اب کوئی ان صاحب کو خبر دے کہ ایسے بے سروپا بیان دے کر آپ اپنے ''رانجھوں'' کو راضی کر سکتے ہیں لیکن آپ ہی کے یہ ''رانجھے'' کچھ اور کہانی سنا رہے ہیں! ذرا ملاحظہ کیجیے! ۱۹ جون کو آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل عاصم باجوہ نے کہا:

''آپریشن ضرب عضب کی کامیابی سے بھارت، افغانستان سمیت سب کا فائدہ ہے۔ کیونکہ امریکہ افغانستان میں موجود ہے امریکہ کے کوآرڈی نیشن کے بغیر یہ ممکن نہیں تھا''۔

اب حافظ سعید جیسے لوگ کس بنیاد پر مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں؟ خفیہ ایجنسیوں کی خاطر ''غلغلۂ جہاد'' برپا کرنے والے اور فوجی بوٹوں کی دھمک سے لرزلرز جانے والے کیوں نہیں سوچتے کہ اُنہیں مجاہدین اسلام کے خلاف منہ سے نکالے گئے ایک ایک لفظ کا کڑا حساب دینا ہوگا......یہ آخرت کے معاملات ہیں میاں! وہ جو آپریشنوں کی زد میں ہیں اُن کا واحد قصور ''آخرت کا بیٹا'' بننا ہی تو ہے! پاکستانی فوج کی پیٹھ ٹھونکنے والے غور کر لیں کہ کیا وہ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلاً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ جیسے جرائم کا دفاع اللہ تعالیٰ کے حضور کر سکیں گے؟ بے شک اللہ کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا:

إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى :إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ(صحیح بخاری)

''لوگوں کو گذشتہ انبیاء کی جو باتیں عطا ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ: اگر تم حیا نہیں کرتے تو جو چاہے کرتے پھرو''۔

ان تمام سیاست دانوں، صحافت کے ''آزاد پرندوں'' اور مذہبی پیشہ وروں کو یوں باہم ''یکجا و پیوست'' دیکھ کر اقبال مرحوم سے معذرت کے ساتھ یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ

؎ تری سرکار ''باوقار'' میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

لیکن یہ تمام عناصر یاد رکھیں کہ پاکستانی فوج پر جنہوں نے بھی بھروسہ اور اعتماد کیا ہے وہ کچھ عرصہ بعد ''جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے'' کے نوحے پڑھتے نظر آئے ہیں......مجاہدین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اُس کا فضل شامل حال ہے، وہ اس فوج سے پہلی بار نبرد آزما نہیں ہو رہے! اگر یہ فوج اس آپریشن کو ''حتمی کارروائی'' سے تعبیر کر رہی ہے تو مجاہدین بھی اس کے لیے پوری طرح تیار ہیں اور اس جنگ میں ان شاء اللہ پوری طرح فاتح بن کر ابھریں گے، تب فوجی بوٹ چاٹنے والوں کا کیا ہوگا کہ

''یہ ''خاکی'' اپنی فطرت میں ہر طرح سے ناری ہے!''

یہ دعویٰ تواتر سے کیا جا رہا ہے کہ پاکستان کی عوام کی اکثریت اس آپریشن کے حق میں ہے اور فوج کے شانہ بشانہ کھڑی ہے......مختلف سروے شائع کرائے جا رہے ہیں جن کے مطابق ۶۹ فی صد عوام نے اس آپریشن کی کھل کر حمایت کی ہے وغیرہ وغیرہ! اعداد و شمار کے اس ہیر پھیر کو ''عوامی حمایت'' سمجھنے والے یاد رکھیں کہ لال مسجد آپریشن کے موقع پر بھی عوام کی اکثریت ''حامی'' کے طور پر دکھائی گئی تھی......اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو توفیق سے نوازا اور اُنہوں نے اپنی بہنوں کے مقدس خون کا بدلہ لینا شروع کیا تو ''کثیر حمایت یافتہ'' کس انجام سے دوچار ہوئے؟ مشرف کا سارا ٹولہ اور ق لیگ آج کہاں ہیں؟ لال مسجد کا لہو اُن کے لیے کیسا روگ بن گیا؟ پھر سوات آپریشن کے موقع پر بھی ''بھاری اکثریت'' کو حمایتی دکھایا گیا، آج پیپلز پارٹی اور اے این پی کی حمایت کرنے والے کہاں ہیں؟ لہٰذا یہ ''عوامی حمایت'' کا بھرم ایسا ہے کہ جو چند ہی دنوں میں ''اُلٹا'' پڑ جاتا ہے! اگلے چند دنوں میں مجاہدین اپنی کارروائیوں کو ترتیب دیں گے تو پھر اس عوامی حمایت کے غبارے کو پھٹتے دیر نہیں لگے گی! اور آج بغلیں بجانے والے کل بغلیں جھانکنے پر مجبور ہوں گے، ان شاء اللہ!

(بقیہ صفحہ ۵۲ پر)

8 جون: صوبہ بادغیس..................ضلع بالا مرغاب..................مجاہدین کا حملہ..................فوجی مرکز تباہ..................5 فوجی ہلاک اور 5 زخمی

لاکھوں مہاجرین......اے اہلِ پاکستان! اللہ سے ڈریے!

مصعب ابراہیم

شمالی وزیرستان میں پاکستانی فوجی کے آپریشن کے باعث لاکھوں مسلمان اپنے گھروں سے نکل کر بے یارومددگار، پرپیچ وصعوبت بھرے راستوں پرانجان منزلوں کی جانب عازمِ سفر ہیں! ان مظلوم مسلمانوں کا جرم صرف یہی ہے کہ انہوں نے دنیاوی خداؤں کی خدائی سے خود بھی انکار کیا اور اس انکار کی بنیاد پر طواغیتِ زمانہ بھر سے بھڑ جانے والوں کی نصرت بھی کی! ان کے سروں پر منڈلاتے ڈرون طیارے اور پاکستانی جنگی جہاز اِنہیں تاک تاک کرنشانہ بناتے ہیں، بھاری توپ خانے سے ان کے بازار، مساجد ومدارس، گھر بار اور کھیت کھلیان سب کچھ ویران کر کے رکھ دیا گیا ہے...... انہیں اپنے گھروں سے ایسی حالت میں نکلنا پڑا کہ مال مویشی ٹھکانے لگا سکے نہ گھر بار ہی کو سمیٹ سکے......ان میں نوجوان ہیں، بچے ہیں، دودھ پیتے اور نوزائیدہ بچے ہیں، پاک باز اور عفت مآب خواتین اور بہنیں ہیں، کمزور، ضعیف ولاچار بزرگ ہیں......ایسی باحیا، پاک دامن اور باعصمت خواتین بھی ہیں جن کے پارساوجود میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخلیق کاعمل جاری ہے اور جن کی پاکیزہ ہستی میں 'نئی جان' نشوونما پارہی ہے......ان تمام بندگانِ خدا کے سامنے پتھریلے پہاڑ ہیں، طویل اور کٹھن راستے ہیں، جسم وجان کی طاقت و توانائی ہے کہ ساتھ چھوڑے جاتی ہے......

لاکھوں کی آبادی کو انخلا کے لیے تین دن دیے جاتے ہیں، غربت وافلاس کے باعث ٹرانسپورٹ کا کرایہ ادا کرنا بھی ان کے بس سے باہر ہے......سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان پیدل سفر، اکثر کے پاؤں میں جوتے بھی ندارد......چھوٹے چھوٹے معصوم بچے، جسم کو جھلسا دینے والی گرمی میں اپنی ماؤں کی گود میں اس طرح چڑھے ہوئے ہیں کہ اُن کے ننھے منے جسموں پر چیتھڑے نما ''ملبوسات'' ہیں جو دھوپ کی تمازت کو روکنے میں ناکام ہیں......لیکن سلام ہے اُن کی باعفت وحیادار ماؤں پر کہ جنہوں نے اس تنگی، افلاس اور عسرت کے باوجود اُنہوں نے اپنے پردے پر آنچ نہیں آنے دی......وہی باوقار اور باحجاب برقعہ، اس معاملہ میں نہ گرم موسم کی پرواہ، نہ حدت وتپش کا بہانہ اور نہ ہی تکلیف دہ سفر کی رخصت! بس اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کرتے ہوئے' باحجاب انداز میں اپنے بچوں کو سنبھالتی' محرموں کے ساتھ چلتی ہی چلی جارہی ہیں......

ان کے لیے ''ماں جیسی ریاست'' نے کچھ بھی تو انتظام نہیں کیا! ''خیمہ بستیوں'' کے نام پر ایسی زمینوں اور جنگل وبیاباں میں خیمے گاڑ کر احسان کیا گیا جو زہریلے حشرات الارض، سانپ اور بچھوؤں کا مستقل ٹھکانہ ہیں......پھر اس ''احسان'' سے متمتع ہونے سے پہلے جو جاں گسل مراحل درپیش آرہے ہیں اُن کی طرف کسی کی توجہ نہیں! اٹھائیس اٹھائیس گھنٹے پیدل سفر کرنے والے مختلف چیک پوسٹوں پر پہنچتے ہیں تو اُنہیں ''چیکنگ'' اور ''کلیئرنس'' کے نام پر گھنٹوں قطاروں میں کھڑا کیا جاتا ہے......''قادری سرکس'' میں ہمہ وقت مصروف بےحس میڈیا بھی اس صورت حال پر چیخ پڑا جب کئی ایک واقعات کی خبر اُس تک اُڑتے اُڑتے پہنچی کہ اکثر چیک پوسٹوں پر انتظار کی طویل قطاروں میں کھڑے پھول جیسے بچے گرمی کی شدت برداشت نہ کر سکے اور ہمیشہ کے لیے ''مرجھا'' گئے......کہیں ناتواں وضعیف بزرگ اس اذیت کو نہ سہہ سکے اور اپنے ضعف وپیرانہ سالی کے باعث جہانِ فانی سے کُوچ کر گئے......سفر کے دوران لاتعداد بچے زخمی ہوئے، بےشمار بہنیں بغیر کسی طبی امداد کے ولادت کے جانکاہ عمل سے گزر رہی ہیں......ان سب کے لیے ہر طرف بھوک وپیاس ہے، فوجیوں کا کروفر بھرا رویہ اور رعونت وتکبر والی روش ہے! بھوک پیاس کی شدت' گرم ترین موسم کی حدت میں نڈھال وبےحال کر رہی ہے......

ایک بڑا ظلم یہ ہوا کہ اس صلیبی جنگ میں اصطلاحات کے ذریعے سے بھی امت کے زخم امت ہی کی نظروں میں بےوقعت بنانے کی مہم شروع کی گئی......دین کی عطا کردہ ہر اصطلاح کے استعمال سے مسلمانوں میں باہمی طور پر خیرسگالی، ہمدردی، تعاون اور غم گساری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں......لیکن جو 'ہجرت' تھی اب اُسے 'نقل مکانی' بنا دیا گیا ہے! 'مہاجرین' اب 'آئی ڈی پیز' قرار پائے ہیں! عامۃ المسلمین کا جیٹ طیاروں، ڈرون میزائلوں، توپ وتفنگ اور کارپٹ بم باریوں سے قتل عام اب 'کولیٹرل ڈیمج' ہوتا ہے! 'جہاد' تو کب سے 'دہشت گردی' بنا دیا گیا اور 'مجاہدین' کو 'دہشت گردوں' کا نام دیا گیا......اسی طرح اب مسلمانوں کے مقابلے میں کفار سے تعاون 'فرنٹ لائن سٹیٹ' ہوتا ہے! اہلِ ایمان کی بستیوں کو آہن وبارود سے تباہ وبرباد کرنے والے کفار کے جہازوں کو اپنے ایئرپورٹس اور فضائی اڈے دینا 'اب' لاجسٹک سپورٹ' کہلاتا ہے! کفار کا اتحادی بن کر خونِ مسلم کو بےدریغ بہانے کے عوض ملنے والا معاوضہ اب 'کولیشن سپورٹ فنڈ' گردانا جاتا ہے!

بس انہی 'آئی ڈی پیز' کی حالت زار آج یہ ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں یہ مظلوم مسلمان وزیرستان سے ہجرت یعنی 'نقل مکانی' کر کے دربدر ہیں! اب تک پونے چار لاکھ کے قریب افراد بنوں اور دیگر اضلاع میں پہنچ چکے ہیں! یہاں ان کے لیے رہائش ہے نا خوراک، بنیادی طبی سہولتیں ہیں نہ گرم ترین موسم سے بچاؤ کے اسباب! پاؤں

9 جون: صوبہ زابل......ضلع قلات......مجاہدین کا ایک فوجی کانوائے پر حملہ......16 گاڑیاں تباہ......متعدد فوجی بھی ہلاک

پتھریلی زمین پر چلتے چلتے اور طویل سفر طے کرتے کرتے زخمی ہیں تو دل ''اپنوں'' کی بے اعتنائی، لاپرواہی اور لاتعلقی نے چھید کر رکھ دیے ہیں!

فوجی آپریشن کے بڑے حامیوں میں پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کا نام سرفہرست ہے! یہ دونوں جماعتیں سندھ میں حکومت کر رہی ہیں......سندھ حکومت نے 'آئی ڈی پیز' کے سندھ میں داخلے پر پابندی لگا دی ہے! اسی طرح پنجاب کے حکمرانوں نے بھی ان مظلومین کے پنجاب میں داخلے پر غیر اعلانیہ پابندی عائد کر دی ہے......مرکزی حکومت کا حال یہ ہے کہ اس نے لاکھوں وزیری مسلمانوں کے لیے ۵۰ کروڑ روپے امداد کا اعلان کیا ہے......ایک محتاط اندازے کے مطابق شمالی وزیرستان کی آبادی ساڑھے سات لاکھ کے لگ بھگ ہے......یوں ایک فرد کے لیے ۶۶۶ روپے کی ''شاہی امداد'' جاری کی گئی ہے......جب کہ ذرا سا تقابل کیا جائے تو لیپ ٹاپ سکیم کے لیے پانچ ارب اور میٹرو بس کے لیے تیس ارب روپے مختص کیے جا چکے ہیں! اگر فوجی سورماؤں کی بات کریں تو فوج کو محض ''انٹرنل سیکورٹی'' کی مد میں ایک ارب چالیس کروڑ روپے مہیا کیے گئے جب کہ اسی مد میں فوج نے صوبوں اور مرکز سے مزید تین ارب روپے وصول کرنے کا عندیہ دے دیا ہے! جب کہ وفاقی بجٹ میں ''اعلانیہ'' طور پر سوا سات کھرب روپے وردی والوں کے لیے رکھے گئے، یاد رہے کہ ''غیر اعلانیہ'' رقوم کی وصولی اس کے علاوہ ہوتی ہے......اس پر جب یہ مقہور و مجبُور مسلمان آواز بلند کرتے ہیں تو ان پر آنسو گیس کی بارش ہوتی ہے، فوجی ٹھڈوں اور پولیس ڈنڈوں سے ''سبق'' سکھایا جاتا ہے......

ان کی نسبت وہ مہاجرین زیادہ سہولت اور سکون محسوس کر رہے ہیں جنہوں نے پاکستانی شہروں کی طرف رخ کرنے کی بجائے افغانستان جانے کو ترجیح دی......شوریٰ مجاہدین کے امیر حافظ گل بہادر حفظہ اللہ ۲۹ مئی کو تقسیم کیے گئے اعلان میں شمالی وزیرستان کے باسیوں سے یہی کہا تھا کہ:

> آپ لوگ (اہلیان وزیرستان) ۱۰ جون سے پہلے اپنے اہل وعیال کو محفوظ مقامات کی طرف منتقل کریں کیونکہ آپریشن کے دوران (حالت جنگ) میں سفر مشکل ہو جاتا ہے۔ اور یاد رکھیں کہ حکومت پاکستان کی طرف سے متاثرین کے لیے بنائے گئے کیمپوں میں ہرگز نہ جائیں۔ کیونکہ وہاں نہ دین وایمان محفوظ ہوگا اور نہ عزت وغیرت! اس لیے افغانستان کی طرف ہجرت کیجیے''۔

امیر صاحب کی اس نصیحت کے بعد ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے افغانستان کا رخ کیا، جہاں اُن کے لیے پاکستانی حکومت سے بدر جہا بہتر انتظامات صوبہ خوست میں کیے گئے ہیں......حافظ گل بہادر حفظہ اللہ نے حالات کی نبض پر بالکل صحیح ہاتھ رکھا، قبائلی مسلمانوں کی بڑی تعداد بھی انہی خیالات کی حامل تھی......اسی لیے کور کمانڈر پشاور خالد بھی کہنے پر مجبُور ہوا کہ ''وزیرستان کے لوگوں کو میرا پیغام ہے کہ اگر وہ افغانستان جانا چاہتے ہیں تو وہ مرضی سے جائیں لیکن ان کا واپس آنا ہماری مرضی سے ہوگا، انہیں واپس پاکستان نہیں آنے دیں گے''۔

یہ مہاجرین افغانستان میں موجود ہوں یا پاکستانی شہروں میں کسمپرسی اور بدحالی کی تصویر بنے ہوں، ان کے صبر وعزیمت کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نصرت قریب آتی جا رہی ہے، ان شاء اللہ یہ مہاجرین اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ مل کر ان مرتدین کو بتائیں گے کہ پاکستان سے کون نکالا جاتا ہے اور کس ظالم وبدبخت کے لیے یہ زمین تنگ کر دی جاتی ہے!

یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ فوجی احکامات اور الحادی سوچ وفکر کے تحت چلنے والے ابلاغی ادارے پاکستان کے مسلمانوں کے ذہنوں میں دن رات مجاہدین اور طالبان کا منفی خاکہ ابھارتے رہتے ہیں......اُن کے متعلق ''وحشی، اجڈ، گنوار، انسانیت دشمن'' اور نجانے کیا کیا ہفوات بکتے رہتے ہیں......ان شریر اور مفسد میڈیائی فرعونوں سے کوئی یہ پوچھ سکتا ہے کہ ایک دہائی سے زائد ہوا کہ طالبان آزاد قبائل میں پوری قوت وطاقت سے موجود ہیں......فوجی کارروائیوں اور آپریشنوں کے باعث لاکھوں قبائلی مسلمان آج در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں......کیا طالبان کے ہاتھوں کسی مسلمان کے بے گھر ہونے کا کوئی ایک واقعہ اور ثبوت بھی آج تک سامنے لایا جا سکا ہے؟ اس سے کس کی درندگی اور شقاوت ظاہر ہوتی ہے؟

اے اہل پاکستان! یہ مہاجرین جن سے 'مہاجر' ہونے کا اعزاز بھی چھیننے کی کوشش کی جا رہی ہے، یہ آپ کے حقیقی محسن ہیں! آپ میں سے کتنوں کو معلوم ہے کہ ان کے پاکستانی قوم پر کیا کیا احسانات ہیں! آپ کے پاس جو آزاد کشمیر کی صورت میں وسیع خطہ موجود ہے، یہ اِنہی قبائلی مسلمانوں کے جذبہ جہاد، شوق شہادت اور ہمت وبہادری کی طفیل ہے، وگرنہ 'رائل انڈین آرمی' کے سپہ سالار نے تو مسٹر جناح کے کشمیر پر چڑھائی کے احکامات ماننے سے صاف انکار کر دیا تھا!

پھر اس سے بھی بڑھ کر آج اگر آپ کا دین محفوظ ہے، آپ کی عزت وعصمت پر کوئی حرف نہیں آ رہا، آپ اپنے گھروں میں آسودہ حالی اور سکون واطمینان سے زندگی گزار رہے ہیں تو یہ قبائلی مسلمان ہی ہیں جن کی بدولت آپ کو یہ راحت حاصل ہے! یقیناً آپ کو یاد نہیں ہوگا! کیونکہ یہ قوم محسنوں کو بھلا دینے کی ایک تاریخ رکھتی ہے! بہرحال ہم یاد کروائے دیتے ہیں! سوویت یونین افغانستان پر قابض ہو کر وہی تک محدود نہیں رہنا چاہتا تھا بلکہ وہ پاکستان کے گرم پانیوں تک پہنچ کر اس پوری سرزمین کو بھی سوویت روس کی سرحدوں میں ضم کرنے کے ارادے لے کر آیا تھا......اگر یہ قبائلی اُس کے راستے میں ''سدِ سکندری'' نہ بنتے تو وسط ایشیائی ریاستیں آزاد ہونا تو دور کی بات پاکستان بھی 'روسی

9 جون: صوبہ لوگر..........ضلع چرخ..........مجاہدین کی ایک فوجی کانوائے پر فائرنگ..........کمانڈر رکا کا سمیت 13 افغان فوجی ہلاک..........5 فوجی گاڑیاں تباہ

مقبوضات' میں سے ایک مقبوضہ سرزمین کے طور پر جانا جاتا...... جہاں کمیونزم کا نظام رائج ہوتا اور آپ کی نسلیں 'اسلام' کے نام تک سے غافل اور ناواقف و ناآشنا ہوتیں...... اِنہی قبائل نے روسی افواج کو دتہ خیل اور انگوراڈے سے آگے نہیں آنے دیا! اس دوران کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے! جب روس پورے افغانستان پر قابض ہو چکا تھا تب آپ کی ''پاک فوج'' ملک کے اندر اقتدار کی بندر بانٹ میں مصروف تھی! اُس وقت آج کے دربدر وزیری مسلمانوں کے آبا آپ کی حفاظت کے لیے کھڑے ہوئے تھے!

اے مسلمانانِ پاکستان! یہ نادر موقع ہے کہ اپنے ماتھے پر لگے ''محسن کُشی'' اور ''احسان فراموشی'' کے داغ کو دھو ڈالیے! ان قبائلی مسلمانوں کے لیے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیجیے! اپنے دلوں کو وسعت دیں گے تو گھروں کے دالان اور صحن خود بخود وسیع ہوتے چلے جائیں گے!

دیکھیے! رمضان المبارک کے بابرکت ایام بالکل سر پر ہیں! ان رحمتوں بھرے شب وروز میں آپ کے باورچی خانوں سے قسم قسم کے کھانوں کی خوشبوئیں اٹھیں اور آپ کے دسترخوان انواع اقسام کے لذائذ سے بھرے ہوں لیکن ہمارے محافظ قبائلی بھائی، اُن کے معصوم بچے اور اُن کی عفت مآب بہنیں مائیں بیٹیاں بھوک سے بلکتی رہیں، فاقوں سے نڈھال رہیں، روٹی کے ایک ایک نوالے کے لیے فوجی بوٹوں کی ضربیں سہیں، شیر خوار دودھ کو ترستے رہیں اور کمزور ضعیف بوڑھوں کو سحر وافطار کے لیے پانی کے دو گھونٹ ہی میسر ہوں تو ڈر جایئے! کہ آپ کی ساری عبادتیں اور ریاضتیں، گرم دنوں کے روزوں کی مشکلیں اور قیام اللیل کی مشقتیں' اللہ تعالیٰ کے دربار میں رد نہ کر دی جائیں! پھر آپ دن بھر آپ کے پیٹ تو بھوک سے چپکے رہیں، اس کے بعد افطار وسحر کے مواقع پر بیش بہا نعمتیں بھی میسر ہوں لیکن اللہ کی رحمت' رحمتوں والے مہینے میں بھی کوسوں دور رہے تو ایسی بدبختی سے اپنے مالک کی پناہ طلب کیجیے!

خاکی وردی والوں، رائیونڈ اور جی ایچ کیو کے ''شرفا'' سے ہمیں کوئی امید نہیں! آپ ان کا یہ زعم' باطل کر دکھایئے کہ آپ اس جنگ میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں! ان مہاجرین کو 'خیرات' کا مستحق مت سمجھئے! یہ تو آپ کے محسن ہیں، اپنے سروں پر موجود ان کے احسانات کے بار میں سے کچھ تو اتاریئے! آپ مہاجرین کو گلے لگایئے، نصرتِ جہاد کے ''جرم'' میں دَر دَر کی خاک چھاننے والوں کے لیے دروازے کھول دیجیے! دلوں کے در بھی وا کیجیے! پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت' گھنگھور گھٹاؤں کی مانند آپ کے دریچوں سے داخل ہوگی، ماہِ رمضان کی برکتیں' موسلا دھار مینہ کی طرح آپ کے قلب و روح کو سیراب کریں گی...... دیر آپ کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ موقع فراہم کر کے آپ کا عمل دیکھنا چاہتے ہیں! فیصلہ کیجیے فیصلہ! تاخیر کی گنجائش بالکل بھی نہیں ہے!

☆☆☆☆☆

بقیہ: کفر وارتداد کا مجاہدینِ اسلام کے خلاف اتحاد

دوسری جانب دیکھا جائے تو پورا عالمی کفر پاکستانی فوج کی اس کارروائی کی بنا پر ''امید ورجا'' کی کیفیات سے سرشار ہے......اُن کی ساری تمنائیں اور آرزوئیں یہی ہے کہ جس کام کو ہم اربوں ڈالر جھونک کر، ہزاروں فوجیوں کو مروا کر اور اپنی معاشی، سیاسی، عسکری چودھراہٹ کی گنوا کر نہیں کر سکے ممکن ہے کہ پاکستانی فوج وہ خدمت کر گزرے کہ یہی تو اس کی تاریخ ہے......رائل انڈین آرمی کی صورت میں اس فوج کی راہِ کفر میں جانفشانیوں اور قربانیوں کو آقا اب تک نہیں بھولے! کفار کی امیدوں کا مشاہدہ کرنا ہو تو ۲۳ جون کو سابق امریکی وزیر خارجہ اور مستقبل کی متوقع امریکی صدر ہیلری کا بھارتی چینل این ڈی ٹی وی کو دیا گیا بیان دیکھ لیا جائے جس میں وہ پاکستان فوج کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اس کے لیے واضح لائحہ عمل کو بیان کرتی ہے:

> ''پاکستان کو بھی اب مشکل راستے کا انتخاب کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کو چاہیے کہ اپنی تمام تر ریاستی طاقت کو انتہاپسندوں کے خاتمے کے لیے استعمال کرے۔ ان کے تمام تربیتی مراکز، ان کی محفوظ پناہ گاہوں اور مدرسوں کو بند کر دیا جائے، جہاں سے خودکش حملوں کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ اسی طرح کے عناصر کے ذریعے پاکستانی ریاست کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے''۔

شریعت اسلامیہ کا نفاذ نا صرف کفر کے لیے ڈراؤنا خواب ہے بلکہ اُس کے حواریوں اور چاپلوسوں کی صورت میں خاکیوں، ملحدین اور دین بے زار طبقوں، مکار، خائن اور غدار حکمرانوں رافضی کافروں، مشرک اور بدعتی مولویوں اور 'جہاد فی سبیل الطاغوت' کے منہج سے چمٹے ہوؤں کے لیے بھی نفاذ شریعت کی عملی تحریک بہر صورت ناقابل قبول ہے کیونکہ شریعت کے حکم بننے اور عملاً نافذ ہونے سے ان میں سے ایک ایک کی دکان ٹھپ ہوتی ہے، فتنوں کا قلع قمع ہوتا ہے اور اللہ کے دین کا غلبہ اپنی بہاریں دکھلاتا، ظلم وعدوان کے اندھیروں کو دور کرتا، عدل وانصاف کے نور سے معاشروں کو منور کرتا اور اپنی برکتیں چہار سُو پھیلاتا ہے!

اسی لیے یہ ساری تفریقات کو مٹا کر کفر کے جھنڈے تلے جمع ہوئے ہیں اور اس معرکے میں مجاہدین اسلام کی شکست کے منتظر ہیں! اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مجاہدین کے ہاتھوں میں متحدہ کفر اور اُس کے اعوان، انصار وحواریین کی آرزوؤں اور تمناؤں کا خون ہوگا اور سیاہی و تیرہ بختی ہی حزب الشیطان کا مقدر ٹھہرے گی! ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

9 جون: صوبہ پکتیکا......صدر مقام گردیز......مجاہدین کی کارروائی......15 فوجی ہلاک اور 3 زخمی

مجرمین جامعہ حفصہ کا پیچھا کیجیے!

عثمان یوسف

''آپریشن سائلنس'' ختم ہو چکا تھا، فوجی چھاؤنی میں قائم سی ایم ایچ میں پاگل اور ابنارمل فوجیوں کا علاج جاری تھا......ایک فوجی نے قیامت کا سا سماں بنایا ہوا تھا، اس کی چیخیں سب کے لیے عذاب بنی ہوئیں تھیں......وہ چیخ چیخ کر کہتا تھا ''یہ بچیاں مجھے مار دیں گی''......مگر وہاں کوئی بچیاں نہیں تھیں، جو کسی کو نظر آتی......اس سے جب پوچھا گیا کون سی بچیاں؟ تو اس نے بتایا ''لال مسجد آپریشن میں جب میں تاک تاک کر نشانہ لے رہا تھا اور معصوم طالبات پر کسی ماہر نشانہ باز کی طرح گولیاں برسا رہا تھا تو میرے ٹارگٹ پر دو بچیاں آئیں''......''ہائے! معصوم بچیاں مار دیں گی مجھے، بچالو مجھے!''......اس پر دوبارہ ہذیانی کیفیت طاری ہوگئی اور دوبارہ چیخنا چلانا شروع ہوگیا......جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو پھر بولنے لگا ''چھوٹی بچی جس کی عمر آٹھ نو سال ہوگی، بڑی بچی جس کی عمر گیارہ بارہ سال ہوگی، وہ کلام پاک ہاتھ میں لیے بیٹھی اس کی تلاوت میں مصروف تھی، اندھا دھند فائرنگ اور گولیوں کی بوچھاڑ میں چھوٹی بچی بھاگی کہ اپنی بڑی بہن کی اوٹ لے لے......جب دونوں کے سر برابر ہوئے اور بڑی بچی نے مجھے دیکھا، وہ مسکرائی اور میں نے ٹریگر دبا دیا!......گولی دونوں کا سر چیرتی ہوئی گزر گئی!......اب وہ لڑکیاں مجھے مارتی ہیں میرے گرد گھومتی ہیں اور میرا اگلا دباتی ہیں''......آخر کار اس فوجی کو زہر کا ٹیکہ لگا کر واصل جہنّم کر دیا گیا ایسے نجانے کتنے واصل جہنّم ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے......

''شریعت یا شہادت'' کی آواز کو ''آپریشن سائلنس'' کی گھن گرج میں دبانے والوں نے اپنے تئیں تو دبا ہی دیا تھا، جب سات دنوں تک مسلسل اس صدا کو بلند کرنے والوں پر قیامتیں توڑی گئیں......لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر ''خاموشی کے وار'' ہوئے، ہزاروں طلبہ وطالبات فاسفورس بموں کا نشانہ اس حال میں بنے کہ اُن کی ارواح تو خلد بریں کو سدھار گئیں لیکن جسم و جان کو قربان کر کے شریعت اسلامیہ کے نفاذ کی ایسی جدوجہد کی بنیاد ڈال گئیں جو اُن کے مطہر خون کی برکت سے کامیابی کے مراحل کو طے کرتی چلی جا رہی ہے!

حقیقت یہ ہے کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ سے بلند ہونے والی ''شریعت یا شہادت'' کی پکار اس خطے میں نفاذ شریعت کی پہلی صدا ہے جو خون دے کر عام کی گئی! اور خونِ شہدا کی فطرت میں تو اللہ تعالیٰ نے سدا سے پھلنا پھولنا اور برگ و بار لانا لکھا ہے! اسی وجہ سے آج سات سال گزر گئے، لیکن صدائے ''شریعت یا شہادت'' دبنے کی بجائے توانا تر ہوتی چلی جا رہی ہے! جابرِ وقت نے عجب نخوت و گھمنڈ میں کہا تھا ''باہر آجاؤ! ورنہ میں یہاں کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ مارے جاؤ گے!''......وہ بھلا ''مارے گئے''؟......آج تو فیصلہ کرنا زیادہ آسان ہو چکا ہے! لمحہ لمحہ کون مر رہا ہے اور حیاتِ جاوداں کون پا گیا؟ کون بزدل ہے جو ''ڈرتا ورتا کسی سے نہیں'' کی بھڑکیں مارتا تھا لیکن وقت آنے پر دنیا کے ایک ادنیٰ عدالتی کٹہرے میں کھڑے ہونے سے بھی تھر تھر کانپتا رہا اور مہینوں ''بیماری کا لبادہ اوڑھے'' فوجی ہسپتال میں دُبکا بیٹھا رہا، جب وہاں سے نکلا تو اب مسلسل رٹ لگائے ہوئے ہے کہ ''ممی پاس جانا ہے!''......اور جرات و عزیمت والے کون ٹھہرے! وہ جو بلاخوف جانوں سے گزر کر اپنے ربِّ اعلیٰ کے دربار میں پیش ہو گئے! جو اس بات کو جان گئے تھے کہ اُس کے راستے میں اُن کے جسم و روح کا تعلّق ٹوٹے گا تبھی اُن کا رب راضی ہو گا! یہی رضائے رب ہی تو تھی جو اُنہیں فاسفورس بموں سے پگھلنے کے باوجود اپنے رب کے راستے سے ذرہ برابر ہٹا نہ سکی! اُنہوں نے اس حقیقت کو پا لیا تھا کہ ''بچا بچا کر نہیں رکھنا بلکہ لٹا دینا ہے!'' بقول اقبال مرحوم:

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

وہ تو اُدھڑے جسم، پگھلے وجود اور شکستہ اعضا لے کر اُس ''آئینہ ساز'' کے ہاں جا پہنچے! پھر ''وہاں'' جو اکرام ہوا ہوگا، جو نوازشات اور مراتب اعلیٰ مقدر ہوں گے، جس رضا اور خوش نودی کے مقام کو پایا ہوگا......یہ سب ''مگر تیرے تصور سے فزوں تر ہے وہ نظارہ'' کے مصداق ہے! لیکن اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں لٹ جانے اور کٹ جانے والوں کے برسرِ حق ہونے کی نشانیاں یہاں بھی کسی نہ کسی صورت دکھا دیتے ہیں! لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے شہدا کی قبور سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبوئیں! ننھے منے شہید حفاظ کی قبروں سے سنائی دیتی تلاوت قرآن کی مدھم و لطیف آوازیں! غازی عبدالرشید شہید رحمہ اللہ کا بعد از شہادت مسکراتا اور خوشیاں مناتا چہرہ! یہ مظاہر اور کرامات' کیا اہل حق کی پہچان کروانے کو کافی نہیں؟؟؟

پھر یہ بھی کیا ہوا کہ شریعت یا شہادت کا نعرہ بظاہر تو جامعہ حفصہ کی منہدم عمارت کے نیچے دبا دیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس صدا کو اہل ایمان کے دلوں کی صدا بنا دیا......آج اس ملک کی گلی گلی اور چپے چپے پر اس نعرے کو لگانے اور اس صدا کو بلند کرنے والے اسے زمرۂ 'نعرہ جات' سے نکال کر عملی نظام کی شکل میں نافذ کرنے کے لیے وزیرستان سے کراچی تک برسرِ پیکار ہیں! جامعہ حفصہ نہ رہی تو کیا ہوا! ہماری بہنوں کا

10 جون: صوبہ ہلمند......ضلع خانشین......مجاہدین کا افغان فوج کے ایک دستے پر حملہ......12 فوجی ہلاک......متعدد زخمی

مطہر خون اس تحریک کی بنیادوں میں گھر کر گیا، یہ پہاڑوں جیسا غم اپنی جگہ لیکن اسی خون نے ان بنیادوں کو ایسا مضبوط کر دیا ہے کہ '' آپریشن سائلنس'' سے ''ضرب کذب'' تک ہر آزمائش کے بعد اس تحریک میں مزید نکھار آتا چلا جا رہا ہے! واقعی کیا خوب کہا کہ '' شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں!''

آج سات سال بعد جہاں اپنی شہید ہو جانے والی بہنوں اور بھائیوں کے خون کا بہت سا قرض ہمارے کندھوں پر ہے وہیں اپنی اُن سیکڑوں بہنوں کی تار تار عزتوں کو بدلہ لینا بھی فرض ہے جو'' آپریشن سائلنس'' کے بعد غائب کر دی گئیں اور نظام پاکستان کے خبیث خاکی کارندوں کے خفیہ عقوبت خانوں میں آج تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہی ہیں! اپنی ایک ایک بہن کے ایک ایک مجرم کو نہ چھوڑیں گے اور نا ہی کسی طرح کا رحم کریں گے! اکابر مجرمین کی نشان دہی پہلے بھی کی جاتی رہی ہے، ان سطور میں یاد دہانی اور ان اہداف کو اذہان میں تازہ رکھنے کے غرض سے اکابر مجرمینِ جامعہ حفصہ کی فہرست دی جا رہی ہے! ان مجرمین کے علاوہ اس وقت کی حکومت میں موجود ہر وزیر، مشیر، خاکی وردی میں ملبوس ہر فوجی افسر اور جوان اور سول بیوروکریسی میں موجود ہر افسر، مجاہدین کا اولین ہدف ہونا چاہیے......ان میں سے کوئی خواہ ریٹائر ہو گیا ہو یا اپنی '' خدمات'' کے ذریعے نظام سے تاحال منسلک ہو، وہ بہرحال ہمارے ہدف پر ہونا چاہیے!

پرویز مشرف، شوکت عزیز، اشفاق پرویز کیانی (ڈی جی آئی ایس آئی)، طارق مجید (کور کمانڈر راولپنڈی)، شجاع پاشا (ڈی جی ملٹری آپریشنز)، ندیم اعجاز (ڈی جی ملٹری انٹیلی جنس)، وحید ارشد (ڈی جی آئی ایس پی آر)، طارق پرویز (ڈی جی ایف آئی اے)، بریگیڈیئر اعجاز شاہ (آئی بی چیف)، کمال شاہ (سیکرٹری داخلہ)، ڈاکٹر سید اظہر حسن ندیم (آئی جی پنجاب پولیس)، افتخار احمد (آئی جی اسلام آباد پولیس)، شجاعت حسین، خورشید قصوری (وزیر خارجہ)، آفتاب احمد شیر پاؤ (وزیر داخلہ)، محمد علی درانی (وزیر اطلاعات)، پرویز الٰہی (وزیر اعلیٰ پنجاب)، خالد مقبول (گورنر پنجاب)، اعجاز الحق، شیخ رشید، فیصل صالح حیات، جاوید اشرف قاضی، جہانگیر ترین، اویس لغاری، غلام سرور، مشاہد حسین، ہمایوں اختر، شہباز حسین، وصی ظفر، بابر غوری، فاروق ستار، طارق عظیم، ریاض پیرزادہ، زاہد حامد، وسیم سجاد، ایس ایم ظفر، امیر حسین، میاں محمد سومرو......

اللہ تعالیٰ کے فیصلے بھی اپنے اندر عجیب حکمتیں لیے ہوتے ہیں! فوری طور پر وہ حکمتیں سمجھ میں نہ بھی آئیں لیکن گزرتا وقت سارے پردے آنکھوں سے ہٹا دیتا ہے اور حق کو واضح تر انداز میں دنیا والوں کے سامنے پیش کر کے رہتا ہے! سات سال پہلے ماہِ جولائی میں جامعہ حفصہ کی طالبات کو خون میں نہلایا گیا اور فاسفورس بموں سے جلا کر راکھ بنایا گیا......اب سات سال پورے ہونے میں ایک ماہ ہی باقی تھا کہ لاہور میں پولیس کے ہاتھوں چند افراد اور دو خواتین ماری گئیں! '' انقلابِ پادری'' کی راہ میں یہ جانیں گئیں اور میڈیا ہے کہ پندرہ دن گزر جانے کے باوجود اب تک اپنی نشریات کا ۹۰ فی صد ماڈل ٹاؤن واقعہ کی نذر کیے ہوئے ہے! اس سے یہ امر بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ان جاہلوں کے ہاں مساجد کی عظمت، نفاذِ شریعت کے قیام اور آنٹی شمیموں جیسوں کے ہاتھ روکنے والے تو '' دہشت گرد، انتہا پسند، خوارج اور باغی'' قرار پاتے ہیں لیکن شاہراہ عام پر پڑی رکاوٹوں کے تحفظ، قادری پیلس کی حفاظت اور 'بیریئرز' کی محافظت میں جان گنوانے والے '' شہدا'' گردانے جاتے ہیں! دجل و فریب کے اسی ماحول نے مجرمین کو بھی ایسا جری اور بے شرم بنا دیا ہے کہ دیکھنے والا دنگ رہ جاتا ہے! راولپنڈی کا بدکار مسخرہ شیخ رشید اس موقع پر کہتا ہے کہ '' اپنی پوری سیاسی زندگی میں خواتین اور نہتے لوگوں پر ایسا ظلم ہوتے نہیں دیکھا!'' ......شجاعت اور پرویز الٰہی جیسے ظالم اور سیاسی یتیم بھی کہنے لگے کہ '' خواتین، بچوں اور کارکنوں کی اتنی بڑی تعداد کو اس طرح سینوں پر گولیاں مار کر خون میں نہلا دینے کی کوئی مثال نہیں ملتی'' ......ان مجرمین جیسی سنگ دلی اور پرلے درجے کی بے شرمی و بے حیائی کی مثال بھی ڈھونڈے سے کہیں نہ ملے گی!

ان بے ایمان و بے حمیت سیاسی مداریوں اور شریعت دشمن ذرائع ابلاغ کا علاج اللہ تعالیٰ نے '' لوہے'' میں ہی رکھا ہے! حقیقت یہ ہے کہ ایمان کی ہلکی سی چنگاری بھی جس دل میں جل رہی ہو، اُس کے لیے ماہ جولائی کے ابتدائی ایام آتے ہی سات سال پرانے زخم پھر سے تازہ ہو جاتے ہیں......بے بسی کے وہ ایام اور معصوم بچوں کے سات دن تک فاقوں میں رہنے کے بعد جنت کے باغوں کو سدھار نا یاد آتا ہے تو دلوں میں اس متعفن اور طاغوتی نظام سے عداوت، بیر اور نفرت کے بھڑکتے شعلے الاؤ میں تبدیل ہونے لگتے ہیں......

اے پاکستان کے مسلمانو! ان 'زخموں' کو مندمل مت ہونے دیجیے گا! اگر وہ [لال مسجد و جامعہ حفصہ کے شہدا] جسم و جاں پر گھاؤ کھا کر اپنے رب کی اعلیٰ جنتوں کے ابدی مکین بن سکتے ہیں تو میں اور آپ بھی ان چرکوں کو قلب و روح پر سہہ کر اور اعداء اللہ سے ان کا قرار واقعی انتقام لے کر ہی رب کے حضور سرخ روئی سے سرفراز ہو سکتے ہیں! ان زخموں کی '' تازگی'' ایمان کی بڑھوتری کا باعث ہے، اور یہی جذبہ ایمانی 'دشمنانِ دین کے خلاف ہمارا واحد ہتھیار ہے! اپنے ہتھیار کو ان دشمنوں کے سینوں پر آزماتے رہیے اور اپنی بہنوں کے بدلے اتارتے رہیے! تاکہ قیامت کے دن اُن میں سے کوئی بھی بہن اٹھ کر ہمارے خلاف کھڑی نہ ہو اور ہمیں اس فرض سے غفلت برتنے پر گریبان سے پکڑ کر اللہ کے دربار میں مجرموں کی صفوں میں نہ دھکیل دے......**اعاذنا اللہ من ذالک**

☆☆☆☆☆

26 اپریل: صوبہ کاپیسا......ضلع نجراب......مجاہدین کی کارروائی......ایک رینجرز کی گاڑی تباہ......104 جون: صوبہ لغمان......پل شیر عالم

صفائی مہم

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

پاکستان مسلسل بگولوں کی زد میں ہچکولے کھا رہا ہے۔ جنگ جیو ہنگامہ کے بعد عمران خان، قادری، چوہدری صاحبان کی مارشل لائی تیاریاں جاری تھیں کہ یکا یک کراچی ایئرپورٹ حملے نے وقتی طور پر سب کچھ بھلا دیا۔ دس کمر بستہ حملہ آور کیونکر ایک بری، بحری، فضائی بیڑوں سے لیس مملکت، جس کی ۲۶ خفیہ ایجنسیاں اڑتی چڑیا کے پر گننے کی مہارت رکھتی ہیں، گھر کے اندر کی نجی گفتگوئیں ٹیپ کرنے، سننے سے لے کر بہت کچھ تہ و بالا کرنے کی قوت سے مالا مال تھے......ایسے میں بین الاقوامی ہوائی اڈہ، تہ در تہ سکیورٹی اداروں کی موجودگی کے باوجود ہدف کیونکر بنا؟ توجہ اپنی کمزوریوں پر مرکوز کرنے کی بجائے پہلے سے شمالی وزیرستان میں آپریشن کے لیے بے تاب حلقوں نے موقع غنیمت جان کر اعلانات شروع کر دیے۔ قیامت خیز گرمی میں پہلے سے بم باریوں کے ہاتھوں ہلکان ہوئی آبادی کی دربدری شروع ہوگئی۔ عورتیں بچے بوڑھے پھر سامان لادے پناہ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے......

یہ جنگ کیا ہے؟ کس کی ہے؟ کیا ۱۱/۹ سے پہلے کبھی پاکستان کی تنصیبات اور ادارے فاٹا والوں یا ازبکوں کے ہدف پر ہوئے؟ یہ تو مقامی آبادی کا حصّہ بن چکے تھے۔ جہاد افغانستان اول میں روس کے خلاف جنگ کیونکہ جائز تھی لہٰذا یہ لوگ آئے، آباد ہوئے، شادی بیاہ کے رشتوں میں بندھے۔ پاکستان کو غلطی سے اپنا گھر سمجھ بیٹھے لیکن آج یہ کیوں اپنی جانوں سے گزر کر تنصیبات کو تباہ کر رہے ہیں؟ سب جانتے ہیں! کراچی ایئرپورٹ کے بھی اس حصّے کو ہدف بنایا ہے جو نیٹو سپلائز سے متعلّق ہے۔

افغانستان کے خلاف امریکہ نیٹو کی جنگ میں ہر لحہ ہر آن ہم نے آخری درجے کی وفاداری سے ان حملہ آور مما لک کا ساتھ نبھایا ہے۔ اس وقت بھی ایئرپورٹ کا یہ حصّہ انہی کی خدمت گزاری پر تھا۔ اسی لیے نقصان بظاہر ہمارا تھا لیکن جواب امریکی سی آئی اے کے پے در پے ڈرونز نے دیا۔ طویل خاموشی کے بعد ہونے والے ان حملوں کی وجوہات سے رائٹر نے بے دھڑک پردہ اٹھا دیا۔ ۱۲ جون کی رپورٹ میں کھل کر یہ حقیقت پاکستانی سینئر افسران کے حوالے سے بتا دی کہ ان حملوں کے لیے اسلام آباد نے امریکیوں کو فوری تائید دی۔ اس اشتراک کا اقرار بھی کیا۔ بقول ان افسروں کے "طالبان پر حملے کے لیے یہ امریکہ پاکستان جوائنٹ آپریشن تھا"۔ حسب سابق ڈرون حملوں میں ہونے والے جانی نقصانات کی تفصیلات بھی پاکستانی عسکری ذرائع نے بتائیں۔

نیز یہ کہ اب پالیسی ڈرونز بارے یہ ہے کہ پاکستان کی سکیورٹی اسٹیبلشمنٹ کی اجازت کے بغیر ڈرون استعمال نہیں ہوں گے۔ اس ضمن میں باہم مکمل ہم آہنگی رہے گی۔ سو وہ تو ہے! باری باری، ڈرون اور بم باری جاری رہے گی۔ وجہ یہ بھی ہے کہ امریکی کانگریس نے پاکستان کے لیے امداد شمالی وزیرستان کے خلاف آپریشن کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے سے مشروط کر دی ہے۔ سو دو ڈرون حملوں اور لگ بھگ ۲۰ لاشوں سے کچھ نہ کچھ کارکردگی تو شمار ہو جائے گی۔ باقی مکمل آپریشن کی لگے ہاتھوں تیاری جاری ہے۔

دفتر خارجہ نے پچھلے بیانات جھاڑ کر از سرِ نو جاری کر دیے ڈرون حملے پر، تحفظات کے۔ اگرچہ رائٹر نے پول کھول دیا تھا۔ اس پر سوال صحافی نے پوچھا تو اسے بے بنیاد قرار دے کر دھیان بٹا دیا۔ حالانکہ سدا سے یہ ملی بھگت کارروائی سب جانتے ہیں۔ ڈرون جو دن رات وزیرستان میں چیل کوؤں کی مانند اڑتے پھرتے ہیں پاکستان کی فرمائش پر فوراً میزائل برسا گئے۔ کہانی تو بس سادہ سی ہے۔ سابق ایئر چیف راؤ قمر سلیمان نے نومبر ۲۰۱۱ء میں دبئی ایئر چیفس کانفرنس میں بتایا کہ مئی ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۱ء آپریشنوں میں ۵۰۰۰ مرتبہ (Sorties) سوات و دیگر فاٹا کے علاقوں میں خود ہم نے گیارہ ہزار چھ سو بم گرائے (جو بھارت نے کبھی مقبوضہ کشمیر پر ایک بھی نہ گرایا)......کیا امن قائم ہو گیا؟ بم باری اور آپریشنز ہماری ضرورت / مجبُوری بن چکی ہے۔

امریکی کانگریس سے امداد کی منظوری کی خاطر شمالی وزیرستان کو یہ قربانی دینی پڑے گی۔ پاکستانی معیشت کی مجبُوری ۱۱/۹ کے بعد سے یہی رہی ہے۔ بظاہر عمران خان نے مجوزہ آپریشن (جس کی دھواں دھار تیاری ہے) کی مخالفت کرتے ہوئے اسے خودکشی کے مترادف قرار دیا اور کانگریس سے یوں آپریشن کے عوض پیسے کی وصولی پر بھی اعتراض جڑا۔ تاہم یہ بھی خوب رہی کہ شاہ محمود قریشی اور ڈاکٹر شفقت محمود نے یکسر دوسری زبان بول کر امریکہ نوازی اور مقتدرین نوازی کا حق ادا کر دیا۔ خان صاحب اہل فاٹا کو خوش رکھیں اور دیگر دو ساتھی امریکی آشیر باد ہاتھ سے نہ جانے دیں! یہی سہ رنگی تو جمہوریت کا حسن کہلاتی ہے (اگر کوئی اعتراض جڑے تو!)۔

اُدھر امریکی رہا شدہ برگڈال امریکیوں سے نہ اُگلے بن پڑ رہا ہے نہ نگلے۔ بظاہر اس کے ضمیر نے امریکی جنگ کی چھچھوندر نگلنے سے انکار کر دیا۔ (نہ ملا اسے پاکستانی چورن ورنہ بآسانی نگل جاتا!) اس نے اپنے باپ کو ای میل میں لکھا تھا کہ ان لوگوں (افغانوں) کو مدد کی ضرورت ہے۔ (افغانوں کی غربت و پسماندگی پر حملہ آور ایک بڑی ایسا ف فوج کا تضاد دیکھ کر۔)

(بقیہ صفحہ ۶۱ پر)

10 جون: صوبہ ارزگان.................ضلع چارچینہ.................مجاہدین کے حملے.................38 افغان فوجی ہلاک اور 19 زخمی

گوانتاناموسے پانچ رہنماؤں کی رہائی......امریکی شکست کا عملی اعلان

رب نواز فاروقی

۳۱ مئی ۲۰۱۴ء کی شام! بہت ہی عجیب منظر ہے! صلیبی امریکہ کی غرور سے تنی گردن محض اللہ کی نصرت سے خوست کے پہاڑوں میں ڈوبتے سورج کے ساتھ جھک کر ٹوٹ گئی!

امریکی ایئرفورس کے ۲ جدید ترین ہیلی کاپٹر بگرام ایئربیس سے افغانستان کے صوبہ خوست کی جانب محو پرواز ہیں......سورج کی تمازت کم پڑ چکی ہے لیکن اندھیرا نہیں چھایا......ان ہیلی کاپٹروں کی منزل کا کسی کو علم نہیں تھا کیونکہ اس کے بارے میں کسی کو کچھ بتایا نہیں گیا تھا کہ وہ کہاں اور کس مشن پر روانہ ہوئے ہیں؟ البتہ امریکی صدر اور فوج کے چند اعلیٰ ترین عہدے داران اور پینٹا گون اس سے واقف تھے......خوست کے پہاڑوں کے درمیان یہ ہیلی کاپٹر پہنچے تو شینوک ہیلی کاپٹر نیچے اتر گیا جب کہ کوبرا فضا میں ٹھہر گیا۔ زمین پر اترنے والے ہیلی کاپٹر سے امریکی فوج کے اعلیٰ تربیت یافتہ درجنوں میرین کمانڈوز تنے ہوئے سر جھکا کر فقیر منش طالبان سے ہاتھ ملا رہے تھے اور اپنا 'کمانڈو' وصول کر رہے تھے۔

یہ بھی اللہ رب العزت کی نصرت کا ایک عجیب منظر تھا کہ ایک طرف اللہ کے وہی عاجز بندے جنہیں امریکہ نے لگ بھگ ۱۳ سال پہلے ایٹم بم کے بعد دنیا کے سب سے خطرناک ڈیزی کٹر بموں کی بارش کر کے انہیں خاکستر کرنے کے بعد اس یقین کے بعد فوجیں زمین پر اتاری تھیں کہ اب ان کا زمین پر کوئی دشمن باقی نہیں ہے، آج ایک بار پھر امریکیوں کے سامنے کھڑے ان طالبان کے چہروں پر خوشی اور مسکراہٹ تھی اور جبینیں اپنے مالک کے حضور سربسجود......خالی ہاتھ امریکی کمانڈوز کے چہرے اترے اور جسم ڈھیلے پڑے ہوئے تھے۔ یہ امریکی کمانڈوز اپنے اس ساتھی کو طالبان سے لینے کے لیے آئے تھے جس کا نام بوگڈل borgdahlbowe تھا جسے ۳۰ جون ۲۰۰۹ء کو صوبہ پکتیا سے مجاہدین نے گرفتار کر لیا تھا......دوسری طرف اللہ رب العزت نے امریکہ کے قید خانے کے دروازے خود امریکیوں کے ہاتھوں کھلوا دیے تھے۔ امریکہ اپنے خصوصی جہاز کے ذریعے تیرہ سال استقامت کے ساتھ گوانتاناموبے میں گزارنے والی پانچ عظیم ہستیوں کو قطر کے دارالحکومت دوحہ میں پہنچا چکا تھا۔ برگڈال کی رہائی کے بعد دنیا کے فرعون امریکی صدر کا بیان پڑھیے اور لطف اٹھائیے:

> Qatri government had given the US assurance that it will put in place measures to protect our national security

''قطری حکومت نے امریکہ کو ضمانت دی ہے کہ وہ ہماری قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے اقدامات کرے گی''

یعنی اب طاقت کے نشے میں مخمور ہو کر افغانستان کے پہاڑوں سے ٹکرانے والے ابرہہ کو اس کی قومی سلامتی کے لیے تحفظ کی ضمانت ایک ننھا سا قطر دے رہا ہے!

حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ نے ان پانچ اہم رہنماؤں کی رہائی کے موقع پر اپنے بیان میں فرمایا:

> ''گوانتاناموجیل سے امارت اسلامیہ کے پانچ اہم مجاہد رہنماؤں کی رہائی کے متعلق، افغان مسلم عوام، سرفروش مجاہدین اور قیدیوں کے اقربا اور خاندان کو اس عظیم فتح کی مناسبت سے دل کی گہرائیوں سے مبارک باد کہتا ہوں۔
>
> الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ مجاہدین کی بے دریغ قربانیوں کی برکت اور امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کے مدبرانہ جدوجہد کے نتیجے میں امارت اسلامیہ کے پانچ رہنما گوانتاناموجیل سے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے سالم حالت میں رہا ہوئے۔
>
> اس عظیم کامیابی اور واضح فتح سے تمام مجاہدین ربِ منان کے بارگاہ میں سربسجود ہوں جس نے اپنا اثر ہمارے مجاہد عوام کی قربانیوں پر مرتب کیا اور دشمن کے چنگل سے ہمارے مجاہدین کو نجات دلایا۔
>
> ان اہم رہنماؤں کی رہائی کے راہ میں تمام مجاہدین، رہبری شوری امارت اسلامیہ، امریکی فوجی بوی رابرٹ برگڈل کو گرفتار اور نگرانی کرنے والے مجاہدین اور رہنماؤں اور امت مسلمہ اور اس عظیم کامرانی میں شریک اشخاص کی جدوجہد قابل ستائش ہے اور اللہ تعالیٰ سے مزید توفیق کا التجا کرتا ہوں۔
>
> قابل تذکرہ ہے کہ اس بارے میں مملکت قطر اور اس کے امیر جناب شیخ تمیم بن حمد بن خلیفہ آل ثانی کا بھی شکرگزار ہوں، جنہوں نے مذکورہ رہنماؤں کی رہائی میں مخلصانہ جدوجہد، ثالثی اور میزبان کا کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دنیا میں عوض اور آخرت میں اجر چاہتا ہوں۔
>
> اللہ تبارک وتعالیٰ ان رہنماؤں کی طرح ہمارے تمام مظلوم ہم وطن قیدی جو ملک کی آزادی اور دین کی خدمت کی راہ میں پابند سلاسل ہیں، رہائی

11 جون: صوبہ ہلمند.................ضلع گریشک.................مجاہدین نے نظم عامہ کے اہل کاروں کو نشانہ بنایا.................14 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

عطا فرمائے۔

یہ عظیم کامیابی ہمیں تمام ملک کی آزادی کی نوید سناتی ہے اور ہمیں مزید تسلی دیتی ہے، کہ ان شاءاللہ افغان مجاہد عوام کی آرزوؤں سے بھری کشتی ساحل کی جانب قریب ہوچکی ہے۔ان شاءاللہ۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز''

خادم اسلام ملا محمد عمر مجاہد

۰۳/شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ

یکم جون ۲۰۱۴ء

تیرہ سالہ صلیبی جنگ میں یہ پہلا موقع ہے کہ امریکہ نے اپنے عمل سے یہ اعلان کردیا کہ وہ یہ جنگ ہار چکا ہے..... 'چاروں شانے چت' سے 'ستو مکنے' تک کے تمام محاورے اس پر صادق آرہے ہیں۔

کون سوچ سکتا تھا کہ تیرہ سال قبل تکبر اور غرور میں اِتراتا ہوا لشکر صلیب اتنا مجبور ہوجائے گا کہ اپنے ایک عام فوجی کے بدلے مجاہدین کی پانچ عبقری شخصیات کو خود رہا کردے گا۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف اور صرف ہمارے مالک ہی کی نصرت اور عطا ہے کہ جس نے اپنے کمزور تہی دامن و تہی داماں بندوں کے ہاتھوں اس انچاس ملکی لشکر صلیب کو شکست دی جس کے پاس دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی اور انتہائی تربیت یافتہ فوج موجود ہے۔اللہ رب العزت کی طرف سے یہ ان تمام کمزور ایمان والوں کے لیے اتمام حجت بھی ہے کہ اس 'جدید' دور میں بھی جو لا الہ الا اللہ پر ایمان لاتا ہے تو پھر اس کا اللہ اس کا سہارا بن جاتا ہے اور فتح وشکست کے تمام معیار اور پیمانے اس کے لیے بدل جاتے ہیں لیکن '' یہ طوفانوں کی باتیں ہیں آسودہ ساحل کیا جانیں''۔

بووی رابرٹ برگڈل کی کہانی کچھ یوں ہے کہ وہ مشرقی افغانستان کے صوبہ پکتیا میں متعین تھا اور وہ افغانستان پہنچنے کے پانچ ماہ بعد ہی ۳۰ جون ۲۰۰۹ء اپنے اڈے سے لاپتہ ہوگیا۔امریکیوں کے ہاں یہ بات بھی گردش کرتی رہی ہے کہ وہ فوج سے ناخوش تھا اور میں اپنی مرضی سے فوجی اڈے سے باہر نکل گیا تھا، نکلنے کے کچھ ہی گھنٹوں بعد طالبان نے اسے یرغمال بنالیا تھا۔

امریکی فوج کے سپریم افسر جنرل مارٹن ڈیمپسی کا کہنا ہے کہ ایک امریکی فوجی کو رہا کروانے کا یہ ایک طرح سے آخری اور سب سے بہتر موقع تھا۔اس نے کہا کہ سارجنٹ برگڈال سے بات چیت کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ وہ کن حالات میں پکڑا گیا۔ رواں سال جنوری سے امریکی کانگریس میں اس امریکی سارجنٹ کی رہائی کا معاملہ زیرِ بحث تھا، جس کے بعد امریکہ نے طالبان کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ سارجنٹ بووی برگڈل کے زندہ ہونے کا ثبوت پیش کیا جائے۔طالبان نے اسی ماہ اس کی وڈیو جاری کی یاد رہے کہ ۱۸ جولائی ۲۰۰۹ء کو طالبان نے برگڈل کے متعلّق پہلی وڈیو جاری کی کہ وہ ہماری تحویل میں ہے۔

جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے دامن سے وابستہ ہوجائیں تو پھر ایک ایک قدم پر وہ خود رہ نمائی فرماتے ہیں کہ دنیا والے دنگ حیران رہ جاتے ہیں کہ ان سادہ طالبان کو اتنی گہری حکمت سے کون نوازتا ہے کہ ایک طرف تو وہ آستین کے سانپ اور تیس سال سے بار بار دھوکہ دینے والے سعودی عرب اور پاکستان کو دلال بنائے بغیر قطر کے ذریعے اپنے معاملات انتہائی بصیرت وبصارت سے چلا رہے ہیں اور ہارے ہوئے لشکر کو تنگ گلی میں مقید کررہے ہیں اور دوسری طرف جنگ کو مزید بلند آہنگ سے ترتیب دے رہے ہیں اور ایسے ایسے کاری وار کررہے ہیں کہ نفسیاتی طور پر پریشان حال صلیبی جلد از جلد بوریا بستر سمیٹنے کی فکر میں ہلکان ہوئے جارہے ہیں۔

امریکہ اپنے نظام کے تحفظ کے لیے اس قدر خائف ہے اور اعتماد کرنے پر تیار نہیں کہ اپنے ٹھیک ٹھاک ہٹے کٹے رہا شدہ فوجی برگڈال کو علاج کے بہانے برین واش کرنے کے لیے جرمنی میں قائم اپنے ہسپتال میں رکھ کر اسے دوسرا 'ایون رڈلے مریم' بننے سے بچانے کی سرتوڑ کوشش کررہا ہے کہ ایک ایمان والی رڈلے ہی مغرب کے منہ پر ایسا زناٹے دار تھپڑ ہے کہ دوسرا نومسلم برگڈال بھی نکل آیا تو مغرب کہیں کا بھی نہیں رہے گا۔ کیونکہ یہ خبریں تو مسلسل آرہی تھیں کہ وہ انگریزی بھی روانی سے نہیں بول سکتا اور اسلامی کتب کا مطالعہ بھی کرتا رہا اور طالبان کو بم بنانے کے طریقے بھی سکھاتا رہا.....تو ان خبروں ہی سے صلیبی امریکہ بہت زیادہ سٹپٹا رہا ہے کہ کیا کہ واقعی برگڈال، طالبان کے حسن سلوک سے اسلام کے نور تک کی داستان بیان کردے تو امریکہ کو لینے کے دینے پڑ جائیں کہ پانچ اہم رہنما بھی دیے اور بدلے میں 'انہی' کا بندہ آ گیا۔

اس برگڈل کے بدلے ملت اسلامیہ کے جو پانچ ہیرے رہا ہوئے وہ امت کے محسن بھی ہیں کہ دو ہزار ایک میں سقوط کے دوران میں ہی یہ قائدین شمالی اتحاد کی غداری کی وجہ سے صلیبیوں کے ہاتھ گرفتار ہوگئے اور مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے بالآخر بدنام زمانہ صلیبی جیل گوانتاناموبے میں پہنچا دیئے گئے جہاں ان پر وہ ناقابل بیان مظالم ڈھائے گئے کہ جنہیں بیان کرنے سے یہ عاجز قاصر ہے لیکن اللہ رب العزت کی خصوصی مہربانی سے ان ایمان کے پہاڑوں کے پائے استقامت میں کوئی لغزش نہیں آئی...... فللہ الحمد والمنۃ

اس دوران میں ان کو امیر المومنین نصرہ اللہ کے مقابلے میں آنے اور امارت میں گروپ بنانے کی ترغیب بھی دی گئی کہ بدلے میں نوازشات کا ایک سلسلہ شروع ہوجائے گا لیکن ان عبقری شخصیات نے ایمان کے بدلے اس دنیا کو ٹھکرا کر گوانتاناموکو قبول کیے رکھا۔

12 جون: صوبہ غزنی..................نوغہ..................مجاہدین نے ایک ڈرون مار گرایا

ان عظیم شخصیات میں ملا محمد افضل اخوند کی پوری زندگی عزیمت اور قربانیوں سے لبریز اور جسم راہ جہاد کے زخموں سے سجا ہوا ہے۔ امیر المومنین نصرہ اللہ نے جب چند طلبہ کو ساتھ لے کر امارت اسلامی کے قیام کے لیے جہاد کا آغاز کیا تو ملا محمد فضل ان کے ابتدائی ساتھیوں میں سے تھے۔ تحریک اسلامی طالبان کے پہلے چیف کمانڈر ''ملا محمد مشر'' کے نائب مقرر ہوئے۔ ۱۹۹۷ء میں ہرات کی طرف پیش قدمی کے دوران شدید زخمی ہوئے۔ ایک ٹانگ جسم سے جدا ہوگئی اور دوسری کئی جگہ سے ٹوٹ گئی، علاج کے لئے کراچی منتقل ہوئے، کٹی ہوئی ٹانگ کی جگہ مصنوعی ٹانگ لگادی گئی لیکن ان کے عزائم کمزور نہ ہوئے، صحت یاب ہوتے ہی محاذوں پر سرگرم ہوگئے۔ کابل کی فتح میں قائدانہ کردار ادا کیا، شمالی علاقوں کی مہم کی قیادت کی، ہمیشہ امیر المومنین کے خاص مقرب اور معتمد رہے، فتنے اٹھتے رہے لیکن طاعت ان کا خاص شعار تھا جس کی وجہ سے ہمیشہ فتنوں سے محفوظ رہے، شمال کی مہمات میں ایک بار پھر شدید زخمی ہوئے، کئی گولیاں جسم میں پیوست ہو گئیں، باقی گولیاں نکال لی گئیں مگر سر میں دماغ کے قریب تک گھس جانے والی گولی اب تک ان کے جسم کا حصّہ ہے، اس شدید صدمے کے بعد بھی ان کے پایہ استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی اور وہ امارت اسلامیہ کے کمانڈر اعلیٰ کے طور پر اپنی ذمہ داریاں سنبھالے رہے۔ اکتوبر دوہزار ایک میں صلیبی حملے کے بعد بھی تمام محاذوں پر سرگرم رہے۔ امریکیوں نے گوانتاناموبے سے کئی افغان اور دیگر قومیتوں سے تعلّق رکھنے والے قیدیوں کو وقتاً فوقتاً رہا کیا لیکن ملا محمد فضل کو باوجود ان کی شدید علالت کے خطرناک ترین سے کم درجے پر منتقلی کی سہولت فراہم نہ کی۔ اللہ کا شیر غیر معمولی قوت برداشت اور استقامت کے بل بوتے پر مظالم سہتا رہا اور بالاخر رحمت الہی جوش میں آئی اور ان کا امتحان اختتام کو پہنچا۔ آج انہیں جاننے والا ہر شخص اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہے اور اس نعمت عظمیٰ پر شکر گزار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خوشی کا موقع عطا فرمایا۔

ملا خیر اللہ خیر خواہ بھی امارت اسلامیہ کے پرانے مجاہدین میں سے ہیں ہرات کے گورنر اور امارت کے مرکزی وزیر داخلہ کی ذمہ داری پر رہے۔ اللہ پاک نے جنگوں کا خاص ذوق انہیں عطا فرمایا کہ اتنے اہم منصب پر فائز ہونے کے باوجود محاذوں پر جنگوں کی کمان کرتے رہے۔ جب لوگ امارت کے وزیر داخلہ کو عام مجاہدین کے ساتھ محاذوں پر لڑتے، زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے، بغیر بستر گاڑی کی سیٹ پر آرام کرتے دیکھتے تو ان کے ذہنوں میں قرون اولیٰ کی یادیں تازہ ہو جاتیں۔ صلیبیوں کے ہاں ان کا تعارف محسن امت شیخ اسامہ رحمۃ اللہ کے خاص مقرب کے طور پر رہے اور وہ اسی بات پر ان سے تیرہ سال خائف رہے۔

ملا عبد الحق واثق امارت اسلامیہ کے استخبارات کے مسئول (انٹیلی جنس چیف) تھے۔ ایک ایسے پرنور چہرے والے نوجوان جن کی پیشانی پر تقویٰ اور سادگی کا نور چمکتا تھا۔ جو شخص بھی ان سے ملتا ان کے حسن اخلاق اور اعلیٰ صفات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کابل میں امارت اسلامیہ کا نظام حکومت مستحکم کرنے اور وہاں داخلی شورشیں دبانے میں ان کی مدبرانہ صلاحیتوں کا بہت دخل رہا۔

ملا نور اللہ نوری امارت اسلامیہ کے اہم ذمہ دار رہے اور بلخ کی ولایت (صوبہ) کے گورنر رہے اور ایمان و استقامت کے پہاڑ ہیں، سادگی ان کا امتیازی وصف ہے، نمود و نمائش سے کوسوں دور ہیں اور انتہائی مخلص اور درویش صفت ہیں۔

ملا محمد نبی عمری اوائل عمر سے ہی مولانا جلال الدین حقانی دامت برکاتہم کے ساتھ قافلہ جہاد میں وابستہ ہوئے اور پھر کسی بھی موڑ پر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا امارت اسلامی کے قیام سے سقوط تک ہر ہر مرحلے میں زندگی داؤ پر لگائے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے وقف رہے۔ ان پانچ رہنماؤں نے رہائی کے بعد ایک مشترکہ بیان میں امت مسلمہ کو مخاطب کرتے ہوئے یوں کہا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب سے پہلے ہم اللہ تعالی کے شکرگزار ہیں، جس نے اپنے خاص مہربانی سے ہمیں تقریبا تیرہ برس کے قید کے بعد ہماری سلب شدہ آزادی دوبارہ عطا فرمائی۔

ہم سب سے پہلے اللہ تعالی کے شکر کو اپنے آپ پر واجب سمجھتے ہیں، اس کے بعد ہم عالی قدر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ، امارت اسلامیہ کی رہبری شوری، سیاسی دفتر، تمام عہدے داروں اور مجاہد بھائیوں، بالعموم اپنے عوام اور تمام مسلمانوں کا، ہر اس شخص کا جس نے ہماری رہائی میں کوشش کی ہے اور ہماری رہائی کے متعلّق دعائیں کی ہیں اور ہماری رہائی پر خوش ہوا ہو، دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں، اسی طرح مملکت قطر کے ممنون ہیں، جو ہماری رہائی میں ثالث تھے اور ہماری میزبانی کی، اور تمام شہدا کے خاندانوں، عزیز و اقارب اور ان کے ہمدردوں سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں، اللہ تعالی شہدا کو جنت الفردوس اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

ہم تمام افراد امت کو تسلی دیتے ہیں، کہ ہم اس معاہدے پر قائم اور وفادار ہیں، جو امارت اسلامیہ اور مملکت قطر کے درمیان ہماری رہائی کے متعلّق انجام پایا۔ آخر میں اللہ تعالی سے التجا کرتے ہیں، کہ جیلوں میں محبُوس ہماری ساتھی اور تمام امت مسلمہ کے قیدیوں کو جلد از جلد بعافیت اور سلامتی رہائی عطا فرمائیں۔ آمین

☆☆☆☆☆

12 جون: قندھار شہر..................ایک شہیدی مجاہد کا انٹیلی جنس اہل کاروں کی گاڑی پر فدائی حملہ..................10 اہل کار ہلاک

ایک درخت سے توڑی گئی ٹہنی......

طارق حسن

ایک درخت سے توڑی گئی ٹہنی اور اس پر سفید جھنڈا، کچھ فقیروں کے کاندھوں پر لٹکتی بندوقیں اور ان کے ساتھ ایک امریکی فوجی (کافر اس لیے نہیں لکھا کہ خبر ہے مسلمان ہو گیا ہے)......فضا میں روشنی کے گولے چھوڑتا دنیا کا ایک جدید ترین ہیلی کاپٹر اترتا ہے اور اس دنیا کی جدید ترین ترقی یافتہ کافر قوم کے کچھ لوگ......نہایت تیزی کے ساتھ جیسے پریشان اور ٹینس ہوں، ان کی جسم کی حرکات وسکنات بتاتی ہیں کہ وہ جلدی میں ہیں اور شدید خوف زدہ۔ ایک درخت کی توڑی ٹہنی پر اپنا جھنڈا لگائے آگے بڑھتا ہوا......اللہ کریم کا مجاہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یاد تازہ کر رہا ہے......تاریخ کے اوراق تیزی سے پیچھے کے جانب پلٹ آتے ہیں تصور میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قیصر اور کسریٰ کے محلات میں بلا خوف وخطر اور مرعوب ہوئے بغیر جاتے دکھائی دے رہے ہیں......پھر خیال آیا اسی کافر قوم کا کوئی ایک سفید چمڑی والا کافر ہمارے ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اگر آ جائے تو اس کے لیے کیسے استقبال کیے جاتے ہیں، کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ احساس کمتری کا شکار اس ملک کے حکمران قیمتی سوٹ پہن کر ان کو ان کے معیار کے مطابق مرعوب کرنے کی بے وقعت کوششیں کرتے ہیں......خیر کس کا مقابلہ کس سے؟ ذہن میں کچھ تصویریں ابھریں ایک تصویر جس نے میری زندگی کا رخ تبدیل کیا......

کابل کا سقوط......یہی ملک جس کا یہ ہیلی کاپٹر اترا تھا یہی فوجیں کابل میں داخل ہو رہی ہیں، ظلم کی وہ داستاں لکھی جانے لگی جس سے اس دنیا کا کلیجہ کانپنے لگا، پہاڑوں پر کپکپی طاری ہو گئی، سمندر بھی خوں رونے کو تھے......میرے معصوم، ہم ملت مسلم افغانوں کا خون بہنے کو ہے اور اتنا بہے گا کہ تیرے سارے پہاڑ اس سے تر ہو جائیں گے......ان دنوں میں ٹی وی دیکھتا تھا......کیا دیکھتا ہوں کہ کابل پر قبضہ ہو گیا، احمد شاہ مسعود کے وحشی درندے کافروں کے ساتھ اس شہر میں داخل ہو گئے ہیں اور قتل عام شروع ہے......

اسی وقت ایک فرعون صفت شخص جس کا نام 'پرویز مشرف' تھا امریکہ میں کھڑا وہاں صلیبی لشکر کے سرغنہ بش کے ساتھ پریس کانفرنس بھی کر رہا ہے، پھر...... بی بی سی کابل پہنچتا ہے......یہ کیا، ایک ڈبل کیبن ہے اس میں پچھلی سیٹ پر تین جوان عرب ہیں اور ان کے مبارک چہروں کو کیمرہ کی طرف متوجہ کرنے کے لیے مارا جا رہا ہے......اور داڑھیوں سے پکڑ کر، کھینچ کر ان کو گندی گالیاں نکالتے نادرن لائٹ انفٹری کے جوان تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں......کیمرہ ان کے چہرہ کی طرف مرکوز ہے اور کیا دیکھتا ہوں...... درمیان میں بیٹھا ایک نوجوان حسرت، غصہ اور بے بسی سے جیسے میری آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہا ہے...... میں بھی تو تیرا ہوں......اللہ تعالیٰ قسم! اسی دن میری دنیا لُٹ گئی...... میں روتا روتا گھر کے باہر آ گیا اور آسمان کی جانب نگاہیں اُٹھ گئیں اور اپنے رب سے اپنے دُکھڑے سنانے لگا اور پکارنے لگا، اے میرے رب! رحم، رحم، رحم......میرے آنسو تھمنے کا نام نہ لیتے تھے......اور میری دنیا لُٹ گئی اور میں تبدیل ہو گیا......اور ظلم پر ظلم بڑھنے لگا اور ستم پر ستم ڈھانے کو تیار، بدترین لوگ اس امت کے تاج داروں کو رسوا کرنے نکل پڑے......اور......آج میں اس نظارہ کو دیکھتا ہوں......اس فقیر مجاہد کا دلیری سے آنا...... اسے کسی کا خوف نہیں، اس کا جسم اس کی گواہی دیتا ہے......اس کے سامنے یہ کافر بے بس اس کو راضی کرنے خوشامدانہ انداز میں اس سے ہاتھ ملاتے......اس کے خوف سے بھاگتے اپنے فوجی کو لے کر اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا اور......یہ کیا! سوار ہونے سے پہلے اپنے فوجی کی پوری تلاشی کی کہ شاید کہیں یہ بیلٹ باندھے ہوئے نہ ہو کیونکہ ان کو بھی معلوم تھا کہ ہمارا فوجی حُسن اخلاق سے متاثر ہو کر اللہ کے عاجز و بے سروسامان بندوں کے ہاتھوں اپنی آخرت کا سنوار چکا ہے، مشرف بہ اسلام ہو چکا ہے......

میرے کرم کرنے والے، اللہ کریم نے اپنی اُمت سے ان بہترین مگر عاجز و بے سروسامان بندوں کو چنا، ان کو تیار کیا، ان کے ہاتھوں اہلِ ایمان کو فتح یاب کیا، فتح بخشی اور مومنین کے سینے ٹھنڈے ہو گئے......انہی کے بارے میں کچھ دنیا پرست دعوی دار تھے کہ یہ عاجز و بے سروسامان بندے، ان کو اب غاریں بھی پناہ نہ دیں گی......لیکن یہ کیا! آج آسمان اور زمین اور ہوائیں بھی ان کے ساتھ مسکرا رہی ہیں......اے رب کریم! دنوں کو تبدیل کر دینے والے جبار رب! تیرے بندے آج فتح یاب ہیں! اے سقوط کابل کے دن اپنی جوانی قربان کر دینے والے مجاہد! تو کہاں ہے! مجھے اس کا علم تو نہیں......لیکن اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم! اس دل میں تو رہتا ہے اسی دن سے کہ جس دن تیری آنکھوں نے مجھے وہ پیغام دیا...... مجھے رُلا کر زندہ کیا......

اے گمنام مجاہدو! تم عظیم ہو! اے میرے آبا وَ اجداد کی زمین افغانستان! تیرا وجود کتنا پاک اور کتنا قوی ہے! تجھ پر تیرے رب کی رضا صدا ہی برستی ہے! تیرے پہاڑوں کو سلام! دشت لیلیٰ کو سلام! تورا بورا کے پتھروں کو سلام! کنڑ کے دریا کو سلام! تیرے ایک ایک ذرہ کو سلام! پکتیا کو سلام! میرے آبائی وطن ہرات کو سلام! اے ملا عمر مجاہد! اللہ تعالیٰ تجھے تیری غیرت کے بدلے جنت میں محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ عطا فرمائے اور ہمیں تجھ سے محبت کی وجہ سے تیرا ساتھ!......

(بقیہ صفحہ ۶۷ پر)

13 جون: صوبہ غور..................ضلع تولک..................مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپیں..................39 فوجی ہلاک..................کئی زخمی..................2 گاڑیاں بھی تباہ

اوباما اور ہیگل کے دورے......مجاہدین کی کامیاب عملیات!

سید عمیر سلیمان

امریکی وزیر دفاع اور صدر کا دورہ افغانستان:

امریکی صدر اوباما اور وزیر دفاع چک ہیگل نے افغانستان کے الگ الگ مگر خفیہ دورے کیے۔ دونوں نے دورے کے دوران کرزئی سے ملاقات کرنا گوارہ نہیں کیا۔ اوباما ۲۵ مئی کو بگرام ائیر بیس پر پہنچا جہاں اس نے امریکی فوجیوں سے خطاب کیا۔ اوباما نے امریکی فوجیوں کی قربانیوں کی تعریف کی اور کہا کہ ۲۰۱۴ء میں امریکی فوج کا انخلا مکمل ہو جائے گا لیکن چند ہزار فوجی افغانستان میں موجود رہیں گے جس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اوباما نے اپنے دورے سے افغان حکومت کو بھی بے خبر رکھا اور افغان حکام کو بھی بگرام کے خطاب کے بعد اوباما کی آمد کا پتہ چلا۔ اوباما نے افغانستان سے واپسی کے دوران کرزئی کے ساتھ فون پر بات کی۔ اوباما کی کرزئی پر عدم اعتمادی کا یہ عالم ہے کہ کرزئی کو بھی خطاب سے پہلے افغانستان آمد کی اطلاع نہیں دی گئی۔ اور واپسی پر بھی صرف فون پر ہی بات کی گئی۔

امریکی وزیر دفاع چک ہیگل نے یکم جون کو افغانستان کا دورہ کیا اور بگرام ائیر بیس میں موجود امریکی فوجیوں سے خطاب کیا۔ چک ہیگل کا یہ افغانستان کا دوسرا دورہ تھا اور ہیگل کے افغانستان پہنچنے تک کسی کو اس کی خبر نہ تھی۔ چک ہیگل نے بگرام بیس میں موجود امریکی فوجیوں کو سارجنٹ بو برگڈال کی رہائی پر مبارک باد دی اور انہیں حوصلے بلند رکھنے کی تلقین کی۔ چک ہیگل کے دورے کا بنیادی مقصد ۲۰۱۴ء میں امریکی انخلا کے انتظامات اور افغان فوج کی صلاحیت کا جائزہ لینا تھا۔ ہیگل بھی اوباما کی طرح بگرام ائیر بیس سے ہی واپس امریکہ روانہ ہو گیا۔

۲۰۱۴ کے بعد افغانستان میں ۹۸۰۰ فوجی رکھنے کا اعلان:

افغان دورے کے تین روز بعد اوباما نے ۲۰۱۴ء کے بعد افغانستان میں قیام کرنے والی امریکی فوج کی حتمی تعداد کا اعلان کر دیا۔ ۲۰۱۴ء میں نیٹو انخلا کے بعد ۹۸۰۰ امریکی فوجی افغانستان میں قیام کریں گے۔ ان فوجیوں کا مقصد افغان فوج کی تربیت، طالبان کی جاسوسی اور چھاپہ مار کارروائیاں ہوں گی اور زمینی جنگ سے یہ فوجی دور ہی رہیں گے۔ ۲۰۱۵ء کے آخر میں اس تعداد کو بھی نصف کر دیا جائے گا جب کہ ۲۰۱۶ء کے آخر میں صرف ایک ہزار امریکی فوجی افغانستان میں رہ جائیں گے جن کے ذمے صرف امریکی سفارت خانے کی حفاظت ہوگی۔

نیٹو سپلائی مجاہدین کے نشانے پر:

نیٹو افواج انخلا کے آخری مراحل میں ہیں اور اپنا فوجی ساز و سامان واپس منتقل کرنے میں مصروف ہیں۔ ایسے میں نیٹو کا اسلحہ اور فوجی گاڑیاں صوبہ ننگرہار میں واقع بڑے مراکز میں ایک جگہ اکٹھے کیے جاتے ہیں جہاں سے سامان کی بڑے پیمانے پر ترسیل مسلسل جاری ہے۔ طالبان نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نیٹو سپلائی لائن کے بڑے ٹرمینلز کو نشانہ بنایا جس سے نیٹو کو جانی نقصان کے ساتھ ساتھ کروڑوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔

۹ جون کو مجاہدین نے جلال آباد شہر میں واقع نیٹو سپلائی کے پارکنگ ٹرمینل پر حملہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق رات دس بجے کے قریب کارروائی کا آغاز فدائی حملے سے ہوا جب ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی گیٹ سے ٹکرا دی۔ گیٹ اور سیکورٹی پوسٹ کے تباہ ہونے پر دو فدائی مجاہد پارکنگ میں داخل ہوئے جو ہلکے ہتھیاروں سے لیس ہونے کے ساتھ ساتھ مقناطیسی بم بھی ساتھ لائے تھے۔ پارکنگ میں کھڑے ۱۱۳ ٹریلر جن پر ۲۲۶ بکتر بند ٹینک لدے تھے، ۳۳ کنٹینرز اور ۲۱ آئل ٹینکر مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہوئے۔ رات ایک بجے تک صلیبی و افغان فوجیوں کا مقابلہ کرنے کے بعد دونوں فدائی مجاہد جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق ٹریلروں میں لگی آگ صبح تک دور دور سے دکھائی دے رہی تھی۔ کفار کے جانی نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

اسی طرح ۱۹ جون کو صوبہ ننگرہار ہی کے سرحدی شہر طورخم میں واقع نیٹو ٹرمینل پر مجاہدین نے ایک اور شاندار فدائی حملہ کیا۔ ۳ فدائی مجاہد، ڈاکٹر حسین رحمہ اللہ، قاری سمیع اللہ رحمہ اللہ اور وقاص احمد رحمہ اللہ صبح پانچ بجے نیٹو ٹرمینل میں داخل ہوئے۔ ۵ گھنٹے تک صرف تین مجاہد اللہ کی مدد سے سینکڑوں صلیبی و افغان فوجیوں کے ساتھ لڑتے رہے اور ساتھ ساتھ ٹرمینل میں موجود ٹریلروں کو مقناطیسی بموں کا نشانہ بناتے رہے۔ پانچ گھنٹے کے اس آپریشن میں ۷۴ ٹریلر جن پر ۹۴ بکتر بند ٹینک لدے ہوئے تھے، ۵۵ کنٹینرز اور ۱۸ آئل ٹینکر تباہ ہوئے۔ کفار کے جانی نقصان کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

نائن الیون کے بعد ۴۱۸ ڈرون تباہ ہوئے:

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے بغیر پائلٹ کے ڈرون طیاروں کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ۲۰۰۱ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کے بعد سے لے کر ۲۰۱۳ء تک ۴۱۸ ڈرون گر کر تباہ ہوئے۔ ان میں سے ۱۸۷

13 جون: صوبہ ہلمند.................ضلع نوزاد.................مجاہدین کی مسلسل کارروائیاں.................8 افغان اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

ڈرون طیارے افغانستان میں مجاہدین کا نشانہ بنے، جب کہ ۴۱ عراق میں اور ۶ پاکستان میں گرائے گئے۔ باقی طیارے تربیتی پرواز کے دوران یا دیگر موسمی حادثات کا شکار ہوئے۔

ان حادثات میں اگر ڈرون مکمل تباہ ہو جائے تو اس سے امریکی فوج کو ۳ء۸ ملین ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے، اور اگر طیارے کو جزوی نقصان پہنچے تو اس کی مرمت پر ۰ء۵ سے لے کر ۲ ملین ڈالر تک خرچہ آتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ بڑے اور میزائل سے لیس ڈرون طیاروں کے بارے میں رپورٹ ہے۔ چھوٹے ڈرون جن کا کام صرف جاسوسی یا فضائی نگرانی تک محدود ہے، ان کے بارے میں فی الحال امریکی حکام نے کوئی رپورٹ شائع نہیں کی۔

امریکی طیاروں کی اپنے ہی فوجیوں پر بم باری:

۱۰ جون کو صوبہ زابل میں ایک بار پھر امریکی طیارے اپنے ہی فوجیوں کو نشانہ بنا گئے۔ ضلع ارغنداب میں مجاہدین نے نیٹو کانوائے پر حملہ کیا جس کے بعد صلیبی فوجیوں نے فضائی مدد طلب کی۔ نیٹو طیارے تھوڑی ہی دیر میں مدد کے لیے پہنچ گئے لیکن اللہ نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا کہ وہ طالبان کی بجائے امریکی فوجیوں پر بم باری کر کے چلے گئے۔ اس بم باری میں ۵ امریکی فوجیوں کے علاوہ ایک افغان فوجی اور ایک مترجم ہلاک ہوئے۔

انتخابات کا دوسرا مرحلہ مکمل:

افغانستان کے صدارتی انتخابات کی پولنگ کا دوسرا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔ عبداللہ عبداللہ اور اشرف غنی کے مابین فیصلہ کن مرحلے کے لیے ۱۴ جون کو پولنگ ہوئی۔ پولنگ کے نتائج کا اعلان ۲ جولائی کو کیا جائے گا جب کہ ووٹوں کی حتمی تعداد کا اعلان ۲۲ جولائی کو کیا جائے گا۔

انتخابات کے دوسرے مرحلے سے چند روز قبل ۶ جون کو عبداللہ عبداللہ کے کانوائے پر فدائی حملہ ہوا جس میں عبداللہ عبداللہ بال بال بچ گیا۔ کابل میں انتخابی مہم کے دوران عبداللہ عداللہ کے کانوائے پر حملے میں دو دھماکے ہوئے جن میں سے ایک فدائی جب کہ دوسرا ریموٹ کنٹرول تھا۔ حملے میں ۶ سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے جن میں عبداللہ عبداللہ کا باڈی گارڈ بھی شامل ہے، تاہم عبداللہ عبداللہ اس حملے میں محفوظ رہا۔

ہلمند اور بادغیس میں جاری آپریشن خیبر:

طالبان مجاہدین نے صلیبی اور مرتد افواج کے خلاف مئی میں آپریشن خیبر کے آغاز کا اعلان کیا تھا جس میں وسیع پیمانے پر حملوں کی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ اسی آپریشن خیبر کے تحت طالبان نے ۱۹ جون کو صوبہ ہلمند اور بادغیس میں نیٹو اور افغان فوج پر مختلف اطراف سے فیصلہ کن حملے شروع کیے۔ ان حملوں کا مقصد ان صوبوں میں صلیبی افواج کی رہی سہی طاقت کا خاتمہ اور افغان فوج کو وہاں سے بے دخل کرنا ہے۔ دونوں صوبوں میں آپریشن تا دم تحریر جاری ہے اور مجاہدین کے حملے تیز سے تیز تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ تاہم ۲۶ جون کو طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اس آپریشن کی چند تفصیلات جاری کیں جو درج ذیل ہیں۔

صوبہ ہلمند کے سنگین، نادعلی، نوزاد، مارجہ، موسیٰ قلعہ اور کجہ کی کے اضلاع میں مجاہدین نے دشمن کی ۲۴ فوجی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے اور ۲ فوجی مراکز کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔

دشمن کے دوسو فوجی ہلاک ہو چکے ہیں اور سیکڑوں زخمی ہوئے ہیں۔

صلیبی فوج کے ۶ جب کہ افغان فوج کے ۱۴ ٹینک تباہ ہو چکے ہیں۔

ہلاک ہونے والے افغان فوجیوں کی لاشیں تا حال میدان جنگ میں پڑی ہیں اور دشمن ان کو اٹھانے کی جرات نہیں کر رہا۔

افغان فوج کی کمک کو آنے والا قافلہ جس کی نگرانی صوبائی پولیس چیف کر رہا ہے، ضلع سنگین میں مجاہدین کے محاصرے میں ہے اور حرکت کرنے سے قاصر ہے۔

شوراب ائیر بیس سے افغان فوج کی مدد کو آنے والا ۱۰۰ ٹینکوں کا قافلہ بھی ابھی تک ان کی مدد کو نہیں پہنچا۔

افغان فوج کے مزید دستے صوبائی دارالحکومت لشکر گاہ میں موجود ہیں جن پر مجاہدین مارٹر اور بیلسٹک میزائیلوں سے بم باری کر رہے ہیں، اس لیے وہ بھی مدد کو آنے کے قابل نہیں۔

ان کارروائیوں میں ۷ مجاہد شہید ہو چکے ہیں جب کہ افغان فوج کی اندھا دھند بم باری کے نتیجے میں ۱۱ شہری بھی شہید ہوئے۔

اسی طرح صوبہ بادغیس کے ضلع سنگ آتش میں مجاہدین نے افغان فوج کی ۵ چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

مغربی اور افغان میڈیا نے ۲۰۰۰ خاندانوں کی نقل مکانی اور سیکڑوں طالبان کی شہادت کا جو دعوہ کیا ہے وہ سب جھوٹ پر مبنی ہے۔ ابھی تک صرف ۳۰ خاندانوں نے نقل مکانی کی ہے جنہیں صلیبی طیاروں کی بم باری سے مجبوراً ہجرت کرنا پڑی۔

یاد رہے کہ یہ وہی صوبہ ہلمند ہے جہاں چند برس قبل نیٹو افواج نے بہت بڑا فوجی آپریشن ''آپریشن خنجر'' کے نام سے کیا تھا اور کامیابی کے بہت بلند بانگ دعوے کیے گئے تھے۔ نیٹو افواج نے دعویٰ کیا تھا کہ طالبان کو ہلمند میں شکست دے دی گئی ہے اور آپریشن کامیاب رہا۔ صلیبی افواج کے دعووں کی حقیقت آج کھل کر سامنے آ چکی ہے جب ہلمند میں ہی صلیبی اور افغان فوج کو جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

14 جون: صوبہ لوگر..................ضلع برکی برک..................مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو تباہ کر دیا..................3 امریکی فوجی ہلاک

خیبر عملیات.....فرار ہوتے صلیبیوں کی درگت!

مولانا ولی اللہ کابلگرامی

اب جب کہ امریکہ نے اپنی کہہ مکرنیوں کی تاریخ نبھاتے ہوئے دس ہزار سے کچھ کم فوجیوں کو دسمبر ۲۰۱۴ء کے بعد بھی افغانستان میں تعینات کرنے کا اعلان کیا ہے تو امارت اسلامیہ افغانستان نے بھی امسال اعلان کردہ خیبر عملیات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کر دیا ہے......ایسے میں امریکی اور اُن کے کٹھ پتلیوں کے حواس بالکل گم ہو چکے ہیں کہ جب لاکھوں فوجیوں پر مشتمل صلیبی فوجیں اور لاکھوں ہی کی تعداد میں افغان افواج طالبان مجاہدین کی یلغاریں روکنے میں ناکام ہیں تو ایسے میں نو ہزار آٹھ سو امریکی فوجی اور بد دل و بزدل افغان سیکورٹی فورسز کا ''ہجوم'' کس کام آ سکے گا؟ مجاہدین نے خیبر عملیات کے ذریعے افغانستان میں صلیبی افواج اور اُن کے پروردہ افغان حکومت کے غنڈوں کے خلاف اپنی کارروائیوں کو انتہا درجے منظّم اور مربوط بنا لیا ہے اور اب یہ اپنے نتائج کے اعتبار سے کافر افواج اور افغان سیکورٹی فورسز کے لیے مہلک ترین ثابت ہو رہی ہیں۔

نیٹو سپلائی کے اڈوں پر فدائی مجاهدین کے حملے:

رواں ماہ کی [یعنی جون] کی ۱۹ تاریخ کو ننگرہار صوبہ میں نیٹو سپلائی کے مرکزی اڈے پر مجاہدین کی فدائی عملیہ اس کی ایک واضح مثال ہے! امارت اسلامیہ کے ترجمان محترم ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ اس عملیہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

''خیبر جہادی آپریشن کے سلسلے میں ۱۹ جون بروز جمعرات علی الصبح پانچ بجے صوبہ ننگرہار کے سرحدی شہر طورخم میں واقع امریکی افواج کی اہم ٹرمینل پر امارت اسلامیہ کے فدائین نے حملہ کیا، جو پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔

معرکہ کا آغاز بارود بھری گاڑی کے ذریعے فدائی مجاہد شہید ڈاکٹر حسین قندوزی تقبلہ اللہ نے کیا اور تمام رکاوٹوں کو عبور کر کے وہاں موجود سیکورٹی فورسز کی پوسٹ اور دیگر فوجی تنصیبات مکمل طور پر تباہ کر دیں، جب کہ وہاں تعینات صلیبی اور کٹھ پتلی فوجی بھی بڑی تعداد میں ہلاک ہوئے۔ پہلے حملے کے بعد دوسرے فروش مجاہدین قاری سمیع اللہ پکتیاوال اور وقاص احمد ننگرہاری، جو ہلکے و بھاری ہتھیاروں، مقناطیسی اور دستی بموں اور آتش گیر مادہ سے لیس تھے، انتہائی اطمینان سے ٹرمینل میں داخل ہوئے اور دن دس بجے تک دشمن کو نشانہ بنایا۔ پانچ گھنٹے تک جاری رہنے والے مبارک معرکہ میں متعدد صلیبی اور افغان کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ ۲۱۳ فوجی گاڑیاں، جنگی ساز و سامان سے بھرے ۷۴ ٹریلر، ۱۹۴ امریکن ٹینک، آلاتِ حرب سے بھرے ۵۵ کنٹینرز، ۱۸ آئل بھرے ٹینکر مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوئیں''۔

اس طرح مجاہدین نے صلیبی کافروں کو شدید ترین معاشی نقصان سے دوچار کیا وہیں اُن کے دسیوں فوجی اور غلام افغانی مارے گئے، نیز مجاہدین نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ وہ جب اور جہاں چاہیں، کفار اور اُن کے کٹھ پتلی سیکورٹی اداروں کے ہر طرح کے حفاظتی حصار کو توڑ کر اُنہیں شدید ترین ضربیں مارنے کی طاقت رکھتے ہیں! اس عملیہ سے ٹھیک دس دن قبل یعنی ۹ جون کو بالکل اسی طرز کا معرکہ جلال آباد میں لڑا گیا۔ اس متعلق ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ بتاتے ہیں کہ:

''۹ جون اتوار اور سوموار کی درمیانی شب رات پونے دس بجے جلال آباد شہر کے مربوطہ خالص بابا فیملی کے علاقے میں واقع نیٹو پارکنگ پر سب سے پہلے ایک فدائی مجاہد نے بارودی بھری گاڑی سے حملے کا آغاز کیا۔ اس کے بعد دیگر فدائین پارکنگ میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے ۱۱۳ ٹریلروں، جن پر ۲۲۶ ٹینک لدے ہوئے تھے، ۳۳ کنٹینرز اور ۲۱ ٹینکروں کو مقناطیسی بموں سے تباہ کر کے نذرِ آتش کر دیا۔ اس معرکہ میں امارت اسلامیہ کے تین فدائی سرفروش مجاہدین شہید عزیز اللہ تقبلہ اللہ باشندہ صوبہ ننگرہار، شہید اسلام غنی تقبلہ اللہ صوبہ لوگر کے رہائشی اور شہید محمد عثمان تقبلہ اللہ مسکن صوبہ کابل نے حصّہ لیا تھا''۔

صدارتی انتخابات کے موقع پر مجاهدین کی عملیات:

۱۴ جون کو چونکہ افغان صدارتی انتخاب کا دوسرا مرحلہ تھا، اسی مناسبت سے مجاہدین نے اپنی عملیات ترتیب دیں۔ اس دن قندہار شہر میں فدائی مجاہدین نے پولیس اسٹیشن نمبر ۳ کے قریب تین منزلہ عمارت میں پوزیشن سنبھالتے ہوئے اسٹیشن میں تعینات اہل کاروں پر حملہ کیا۔ ہلکے و بھاری ہتھیاروں، دستی بموں سے لیس فدائین نے سرکاری تنصیبات، اعلیٰ سرکاری عہدے داروں، فوجی گاڑیوں اور پولنگ اسٹیشنوں پر تابڑ توڑ حملے شروع کیے، جس کی وجہ سے تمام پولنگ اسٹیشنز بند ہو گئے اور حواس باختہ فوجیوں نے دیواروں کے پیچھے پناہ لے لی۔ اس حملے میں 27 فوجی ہلاک، متعدد زخمی ہوئے۔

صدارتی الیکشن کے اس مرحلے کے حوالے سے مجاہدین کی کارروائیوں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ نے کہا:

''۱۴ جون کو صبح سے مغرب تک امارت اسلامیہ کے سرفروش مجاہدین نے ملک بھر میں امریکی فرمائشی ڈرامہ الیکشن کے جعلی عمل پر وسیع حملے سرانجام دیے، ان حملوں میں دشمن کے فوجی مراکز، پولنگ اسٹیشنز، کابل انتظامیہ کے افغان فوجیوں اور پولیس اہل کاروں کی قافلوں اور دشمن کے جمع ہونے کی مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔ (بقیہ صفحہ ۶۷ پر)

14 جون: صوبہ بغلان.............جنجان کے علاقے میں مجاہدین نے ایک الیکشن اسٹیشن کو نشانہ بنایا.............2 ٹینک 1 گاڑی تباہ.............13 اہل کار ہلاک

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

25 مئی

☆ قندھار شہر میں ڈیرو کے مقام پر ہونے والے ایک شہیدی حملے میں سفاک افغان پولیس افسر عبدالودود محافظوں سمیت لقمہ اجل بن گیا۔

26 مئی

☆ صوبہ زابل ضلع قلات میں ایک شہیدی مجاہدین نے اپنی گاڑی ایک پولیس چوکی سے ٹکرادی جس سے 1 افسر سمیت 7 فوجی ہلاک اور چوکی مکمل تباہ ہوگئی

☆ افغان دارالحکومت میں فوجی افسروں اور جرنیلوں کی گاڑی پر شہیدی حملے میں 45 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے، یہ حملہ موٹر سائیکل کی مدد سے کیا گیا۔

27 مئی

☆ صوبہ جوز جان کے علاقے فیض آباد میں مجاہدین نے ایک چوکی اور گشتی پارٹی پر حملہ کر کے شدید مالی اور جانی نقصان سے دوچار کیا۔

☆ صوبہ خوست کے صدر مقام خوست میں مجاہدین نے یکے بعد دیگرے دو دھماکوں میں 7 فوجیوں کو ہلاک اور 6 کو زخمی کردیا۔دونوں دھماکے پیدل دستوں پر ہوئے۔

☆ صوبہ زابل ضلع شلمزئی میں مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت بارودی دھماکے کر کے 12 فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی کردیے، کثیر تعداد میں اسلحہ بھی غنیمت کیا۔

28 مئی

☆ صوبہ پکتیکا ضلع زیڑوک میں خونریز لڑائی میں 20 افغان فوجی ہلاک اور 15 زخمی ہو گئے ہیں۔

☆ صوبہ میدان وردک میں مجاہدین نے پیدل فوجی دستوں کو نشانہ بنایا جس سے کم از کم 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆ مجاہدین کی دعوت پر صوبہ فراہ اور ننگرہار سے تعلّق رکھنے والے 28 سکیورٹی اہل کار مجاہدین کے ساتھ آن ملے۔

☆ صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے بارودی سرنگوں سے حملے کر کے ایک ٹینک اور موٹر سائیکل تباہ کردیا جس سے 4 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔

29 مئی

☆ صوبہ پکتیکا ضلع برمل میں مجاہدین نے پیدل دستے پر ایک کارروائی میں 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ غزنی کے خواجہ عمری کے علاقے میں عمری، قرہ باغ میں دو گاڑیوں پر بارودی سرنگوں سے حملے میں کم از کم 6 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے ہیں۔

☆ صوبہ لوگر کے علاقے بادخواب شانہ میں مجاہدین نے ایک فوجی طیارہ مار گرایا جس سے اس میں سوار تمام فوجی لقمہ اجل بن گئے۔

☆ صوبہ قندہار ضلع معروف میں ایک ہیلی کاپٹر موبائل ٹاور سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔جس سے اس میں سوار ایک فوجی افسر اور 3 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ پکتیکا ضلع چر برہان میں مجاہدین کے ساتھ 2 گھنٹے جاری رہنے والی جھڑپ میں 12 افغان سیکورٹی اہل کار قتل اور 3 گرفتار کر لیے گئے، جب کہ درجنوں زخمی ہیں۔

☆ صوبہ پکتیکا ضلع گردیز میں مجاہدین نے ایک جھڑپ میں 5 افغان فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کردیا۔ایک فوجی کو سنائپر گن سے نشانہ بنایا گیا۔

30 مئی

☆ صوبہ پکتیکا ضلع زرمت میں مجاہدین کے حملے میں 4 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں افغان فوج کا ایک ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بنا جس سے اس میں سوار 5 کمانڈوز لقمہ اجل بن گئے۔

☆ صوبہ قندوز ضلع دشت آرچی میں مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپ میں سپیشل فورس کے 3 اہل کاروں سمیت 9 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں ایک شہیدی مجاہد نے ایک چوکی پر اپنی گاڑی کے ذریعے حملہ کر کے 22 افغان اہل کاروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کردیا۔

31 مئی

☆ صوبہ قندوز ضلع چار درہ میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں کمانڈر مانگی سمیت 5 مقامی جنگجو اور 3 افغان پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ قندوز ضلع آرچی میں سپیشل فورس اور افغان فوج کے درمیان ہونے والی جھڑپ میں 4 اہل کار ہلاک ہوگئے ہیں۔

یکم جون

☆ افغان جنگجووں نے سرپل کے علاقے میں قبضہ کرنے کے لیے حملہ کیا۔ جوابی کارروائی میں 5 جنگجو ہلاک اور 8 کو گرفتار کرلیا گیا۔

☆ مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو صوبہ غزنی ضلع شلگر میں بارودی سرنگ سے تباہ کردیا۔ جس سے اس میں سوار 5 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ میدن وردک ضلع جغتو میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کیا جس چوکی میں موجود 12 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ میدن وردک ضلع سید آباد میں سپلائی قافلوں پر تابڑتوڑ حملوں میں 39 گاڑیاں تباہ جب کہ 36 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے

☆ صوبہ قندوز ضلع دشت آرچی میں مجاہدین کے ساتھ دوبدو لڑائی میں 21 اہل کار ہلاک ہوگئے، جب کہ 53 کے نزدیک شدید زخمی ہیں۔

2 جون

☆ صوبہ ننگرہار اور پکتیکا میں مجاہدین کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے 32 پولیس اور افغان فوج اہل کار مجاہدین کے ساتھ آن ملے۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع گریشک پولیس ہیڈ کوارٹر میں فدائی مجاہدین کی کارروائی میں 7 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں مجاہدین کی کارروائی میں 11 فوجی ہلاک اور 8 زخمی ہوگئے۔ مجاہدین نے ایک کانوائے کو گھیرے میں لے کر سامان بھی غنیمت کیا۔

3 جون

☆ مجاہدین اسلام نے صوبہ زابل ضلع ارغنداب میں ایک رینجر زگاڑی کو حملے کا نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔ اس میں سوار 5 فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے زوردار حملے میں فوجی ٹینک تباہ کردیا۔ جس سے 5 اہل کار ہلاک ہوئے، مجاہدین نے سامان بھی غنیمت کیا۔

☆ صوبہ پکتیکا ضلع خیر آباد میں مجاہدین نے فوجی کمپائن پر 2 میزائیل داغے جس سے 8 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ ننگرہار کے علاقے بادغیس میں مجاہدین کے سامنے 27 افغان فوجیوں نے ہتھیار پھینک دیے۔

☆ صوبہ غزنی ضلع مقر میں مجاہدین نے ایک چوکی پر حملہ کر کے 4 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جب کہ ایک گاڑی اور ٹینک بھی تباہ ہوگیا۔

4 جون

☆ مجاہدین اور پولیس، افغان فوج اور مقامی جنگجو کے درمیان ایک شدید لڑائی صوبہ بدخشاں ضلع جرم میں لڑی گئی جس میں 17 مخالفین ہلاک اور 3 ٹینک بطور غنیمت ملے۔

☆ صوبہ میدان وردک میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے کو سید آباد میں نشانہ بنایا جس سے 5 کنٹینر تباہ اور 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ بادغیس ضلع بالا مرغاب میں فوجی چوکیوں پر شدید حملہ کر کے 9 فوجیوں کو قتل کردیا۔ جب کہ ایک ٹینک بھی تباہ کردیا۔

☆ صوبہ زابل میں شیکان اڈہ کے مقام پر مجاہدین نے ایک گاڑی کو بارودی بم سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 8 غیر ملکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

5 جون

☆ صوبہ پکتیکا میں گردیز کے مقام پر مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو نشانہ بنایا جس سے اس میں سوار 3 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ ہرات ضلع برامان میں مجاہدین نے زوردار حملے میں 5 فوجی افسران کو ہلاک اور 3 کو زخمی کردیا۔

☆ صوبہ اروزگان میں چورہ ضلع میں مجاہدین نے ایک چوکی پر حملہ کر کے قبضہ کیا جس سے 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔ ایک اور واقعہ میں مجاہدین کی فائرنگ سے 4 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

6 جون

☆ صوبہ میدان ورک ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی قافلوں پر مجاہدین کے حملے میں کم از کم 14 گاڑیاں اور ٹینک تباہ جب کہ 27 افغان اہل کار ہلاک و زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ بغلان ضلع مرکزی بغلان میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان ہونے والی شدید لڑائی میں 8 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ پکتیکا ضلع یوسف خیل میں ایک کاررواں کو نشانہ بنایا جس سے 3 امریکی فوجی اور 2 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ قندہار ضلع نیش میں مجاہدین کی نصب شدہ سرنگ سے ٹکرا کر 6 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆ مجاہدین کے رابطہ میں موجود ایک فوجی نے صوبہ قندہار ضلع میشین میں فائرنگ کر کے 7 افغان فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر ڈالا اور مجاہدین سے آن ملا۔

☆ صوبہ فاریاب ضلع دولت آباد میں مجاہدین نے جنرل مالک کے قافلے پر شدید حملہ کر کے اُسے زخمی کیا جب کہ 4 رینجرز گاڑیاں تباہ اور 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

7 جون

☆صوبہ بغلان میں مرکزی بغلان ضلع میں مجاہدین کے خلاف ہونے والا سرچ آپریشن 3 ٹینکوں کی تباہی اور 15 فوجیوں کی ہلاکت کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع واشیر میں مجاہدین کے ساتھ متعدد جھڑپوں میں 8 پیدل اہل کار ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے 2 گاڑیوں پر حملہ کر کے 7 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جب کہ 4 کو شدید زخمی کر دیا

☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات میں لگا تار دو دھماکوں میں 6 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

8 جون

☆صوبہ ننگر ہار کے صدر مقام جلال آباد میں شہیدی مجاہدین کی نیٹو سپلائی ٹرمینل پر کارروائی میں 167 گاڑیاں اور ان پر لدے 226 ٹینک تباہ کر دیے۔

☆مجاہدین اسلام نے صوبہ کابل ضلع سروبی میں افغان اور امریکی کاررواں پر حملہ کر کے 3 امریکیوں اور 5 افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆مجاہدین نے صوبہ بادغیس ضلع بالا مرغاب میں حملہ کر مرکز تباہ کر دیا جس سے 5 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔

☆ پکتیکا میں کابل انتظامیہ کے 17 اہل کاروں نے مجاہدین میں شمولیت اختیار کر لی۔

9 جون

☆صوبہ زابل میں ضلع قلات میں مجاہدین نے ایک فوجی کانوائے پر حملہ کر کے 16 گاڑیاں تباہ کر دی۔ مقابلے میں متعدد فوجی بھی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ لوگر ضلع چرخ میں مجاہدین کی ایک کانوائے پر فائرنگ سے کمانڈر کا کا سمیت 13 افغان فوجی ہلاک جب کہ 5 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام گردیز میں مجاہدین کی کارروائی میں 15 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند میں لشکر گاہ اور صوبہ زابل میں قلات کے علاقے میں مجاہدین نے متعدد کارروائیوں میں 17 امریکی فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔ کئی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

10 جون

☆صوبہ ہلمند ضلع خانشین میں مجاہدین نے افغان فوج کے ایک دستے پر حملہ کر کے 12 فوجیوں کو قتل اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ لغمان میں پل شیر عالم میں مجاہدین کی کارروائی میں ایک امریکن ٹینک مکمل تباہ اور اس میں سوار 3 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ اروزگان ضلع چارچینہ میں مجاہدین نے خیبر آپریشن میں 38 افغان فوجیوں کو ہلاک اور 19 کو زخمی کر دیا۔ یہ آپریشن 18 گھنٹے جاری رہا۔

11 جون

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے نظم عامہ کے اہل کاروں کو نشانہ بنایا جس سے 14 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

12 جون

☆ ☆صوبہ غزنی میں نوغہ کے علاقے میں مجاہدین نے ایک ڈرون مار گرایا۔

☆امارت اسلامیہ کے ایک شہیدی مجاہد نے قندھار شہر میں کابل دوراہی کے مقام پر انٹیلی جنس اہل کاروں کی گاڑی کو نشانہ بنایا جس سے 10 اہل کار لقمہ اجل بنے

13 جون

☆صوبہ غور ضلع تولک میں مجاہدین نے شدید لڑائی میں 39 فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔ جب کہ 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئی

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے مسلسل کارروائیوں میں 8 افغان اہل کاروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

14 جون

☆صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 3 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ بغلان میں جنجان کے علاقے میں مجاہدین نے ایک الیکشن اسٹیشن کو نشانہ بنایا جس سے 2 ٹینک 1 گاڑی تباہ جب کہ 13 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ بادغیس میں سنگ آتش کے علاقے میں مجاہدین نے الیکشن آفس کو تباہ کر دیا جس سے 11 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

15 جون

☆ مجاہدین نے صوبہ کنڑ میں پولنگ اسٹیشنوں اور پیدل فوجی دستوں کو نشانہ بنایا جن سے 56 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ حملوں میں 2 ٹینک اور 3 گاڑیاں تباہ ہوئیں

☆صوبہ قندھار کے صدر مقام پر 2 فدائی مجاہدین نے اپنی کارروائی میں پولنگ اسٹیشنوں سمیت کئی سیکورٹی عمارتوں کو نشانہ بنایا جس سے 27 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام گردیز میں شدید لڑائی میں 21 افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ سمنگان کے دارالحکومت میں بلٹ بکس منتقل کرنے والی گاڑیاں کو نشانہ بنایا گیا جس سے کمانڈر ذین سمیت 15 الیکشن آفس کے ارکان ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ زابل ضلع نوبہار میں مجاہدین نے 2 ڈرون مار گرائے

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۶ مئی: بنوں میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ سے ایس ایچ او ۴ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل خار میں بارودی سرنگ دھماکہ میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک جب کہ ۴ لیویز اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۹ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل غونڈ میں امن کمیٹی کے ۴ ارکان کو قتل کر دیا گیا۔

۱۹ مئی: پشاور میں پولیس اہل کار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۲۱ مئی: شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک افسر سمیت ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۴ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالی کے علاقہ اتمان زئی میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی، جس کے نتیجے میں ۶ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۴ مئی: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل میں ایف سی کی گاڑی پر فائرنگ کے نتیجے میں ۲ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی۔

۲۴ مئی: خیبر ایجنسی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۲ فوجیوں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۷ مئی: پشاور کے نواحی علاقے ارمڑ میں فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل کے ہلاک اور ایک پولیس اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۹ مئی: شمالی وزیرستان کے سرحدی علاقے نوشیر قلعہ میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ۵ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۹ مئی: بنوں میں تو داچینہ کے مقام پر سیکورٹی فورسز کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔ جس کے نتیجے میں ۳ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۹ مئی: لوئر اورکزئی ایجنسی کے علاقے سپائے میں فائرنگ سے ایک لیوی اہل کار مارا گیا۔

۲۹ مئی: صوابی میں جہانگیرہ روڈ پر پاکستان ایئر فورس کے ملازم منور شاہ کو قتل کر دیا گیا۔

۳۱ مئی: باجوڑ ایجنسی کے علاقے ناوَ ٹاپ پر مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی۔

۲ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالی میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۱۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳ جون: پشاور کے علاقہ حیات آباد میں فائرنگ سے دو پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۴ جون: باجوڑ ایجنسی کے علاقے منوزنگل میں مجاہدین کی کارروائی میں ۲ فوجیوں کے ہلاک اور ایک افسر سمیت ۴ فوجیوں کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۴ جون: باجوڑ ایجنسی کے علاقے مکا ٹاپ میں مجاہدین کی کارروائی میں ۲ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۴ جون: باجوڑ ایجنسی میں بارودی سرنگ دھماکہ سے ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۵ جون: مہمند ایجنسی میں مدگٹ روڈ پر بارودی سرنگ دھماکہ سے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۶ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں اکاخیل امن شرشتہ کے رضا کار کو قتل کر دیا گیا۔

۷ جون: بونیر میں امن لشکر کے رکن سلیم عرف شنگئی کو قتل کر دیا گیا۔

۷ جون: باجوڑ ایجنسی میں کمرانگ کے مقام پر بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ۲ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۸ جون: ڈیرہ مراد جمالی میں نیٹو آئل ٹینکر کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

۸ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل امبار میں امن کمیٹی کا رکن بم دھماکے میں مارا گیا۔

۹ جون: شمالی وزیرستان میں بویہ چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ جون: لوئر کرم ایجنسی کے علاقے مینگک میں چیک پوسٹ پر فائرنگ کے نتیجے میں لیویز فورس کے ۱۲ اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی

۱۱ جون: مالاکنڈ ایجنسی کے علاقہ غاور کلئی میں سخاکوٹ چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے

15 جون: صوبہ کنڑ..................مجاہدین کا پولنگ اسٹیشنوں اور پیدل فوجی دستوں پر حملہ..................56 فوجی ہلاک اور کئی زخمی..................2 ٹینک اور 3 گاڑیاں

کے نتیجے میں ۲ لیویز اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۱ جون: سوات کی تحصیل کبل کے علاقے براباندئی میں ایک گاڑی پر فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار اور امن کمیٹی کے ۲ ارکان کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۲ خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں اے این پی کے سابق تحصیل صدر کو قتل کر دیا گیا۔

۱۲ جون: خیبر ایجنسی میں جمرود بائی پاس پر مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں خاصہ دار فورس کے ۱۲ اہل کاروں کی ہلاکت اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۲ جون: شب قدر کے علاقے مٹہ مغل خیل میں ایف سی کی پوسٹ پر فائرنگ سے ایف سی اہل کار مارا گیا۔

۱۳ جون: لوئر دیر کے تھانہ چکدرہ کی حدود میں واقع گل آباد پولیس چیک پوسٹ پر حملے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی۔

۱۳ جون: باجوڑ میں بارودی سرنگ دھماکہ میں ایف سی کے ۱۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۱۴ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے قمبر آباد میں سڑک کنارے بارودی سرنگ دھماکہ سے امن لشکر کا ایک رکن مارا گیا۔

۱۵ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے کرم کوٹ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۶ جون: ضلع تورغر کے علاقے منگری کمیسر میں پولیس چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۴ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

پاکستانی فوجی کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۱۲ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل غلام خان میں امریکی جاسوس طیاروں سے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۱۶ افراد شہید ہوگئے۔

۱۲ جون: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں ڈانڈے درپہ خیل کے علاقہ میں ایک مکان اور گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں سے میزائل داغے گئے۔ جس کے نتیجے میں ۱۰ افراد شہید ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: خیبر عملیات......فرار ہوتے صلیبیوں کی درگت!

اگر چہ میڈیا نے دشمن کی جانب سے عائد کردہ پابندیوں کے باعث ان حملوں سے آنکھیں موندے رہا، لیکن ظاہری بات ہے کہ یہ حملے افغان عوام کے سامنے ہوتے رہے، تو انہیں تسلی ہوئی کہ ہمارے ملک میں کفار کے اشاروں کے تحت ہونے والا کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں ہے اور عوام اس سے برات کا اظہار کرتے ہیں۔ ان حملوں میں کابل انتظامیہ کے درجنوں سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ متعدد گاڑیاں تباہ ہوئیں اور مجاہدین نے کافی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود غنیمت کر لیا۔

ملک بھر مجموعی طور پر انتخابی عمل پر ۸۶۸ حملے ہو چکے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

ننگرہار ۱۰۷، کنڑ ۶۲، قندوز ۵۵، لوگر ۵۵، غزنی ۴۴، پروان ۴۲، زابل ۴۰، لغمان ۳۸، پکتیا ۳۶، پکتیکا ۳۰، نورستان ۲۹، خوست ۲۷، بغلان ۲۶، کابل ۲۴، میدان وردک ۲۳، فاریاب ۲۲، کاپیسا ۲۱، ہرات ۲۰، ہلمند ۱۹، اروزگان ۱۵، غازی آباد ۱۵، فراہ ۱۴، قندہار ۱۳، بلخ ۱۳، غور ۱۳، جوزجان ۱۳، بدخشان ۱۲، بادغیس ۱۲، سرپل ۹، سمنگان ۸، بامیان ۴، نیمروز ۳، تخار ۲، پنجشیر ایک اور دائی کنڈی ۴ حملے ہوئے''۔

دیگر اہم عملیات:

۱۵ جون کو صوبہ زابل کے ضلع نوبہار میں مجاہدین نے ۲ ڈرون طیارے مار گرائے۔ ۱۲ جون کو قندھار شہر میں انٹیلی جنس اہل کاروں پر فدائی حملے میں جاسوس ادارے کے ۱۰ اہل کار مارے گئے۔ ۱۲ جون کو مجاہدین نے غزنی میں ڈرون طیارہ مار گرایا۔ ۶ جون کو فاریاب کے ضلع دولت آباد میں بدنام زمانہ سفاک جنگ جو کمانڈر جنرل مالک کے قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا، اس حملے میں جنرل مالک اور اس کا بھائی گل پہلوان شدید زخمی ہوگئے جب کہ اُس کے ۶ محافظ ہلاک اور ۵ گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ ۳۰ مئی کو ہلمند کے ضلع گریشک میں پولیس چوکی پر فدائی حملے میں ۲۲ پولیس اہل کار مارے گئے۔ ۲۹ مئی کو مجاہدین نے لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں ایک ڈرون طیارہ مار گرایا۔ ۲۶ مئی کو کابل شہر میں فدائی مجاہد نے فوجی افسروں اور جنرلوں کی بس پر بارود بھری گاڑی کے ذریعے فدائی حملہ کیا۔ اس حملے میں ۱۴۵ اعلیٰ فوجی افسر مارے گئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ایک درخت سے توڑی گئی ٹہنی......

اے عرب کے شہزادو! اے قحطان کی نیک ترین روح! اے گم نام شہیدو! تم سب عظیم ہو، میری عزت ہو، میرا وقار ہو...... آج میرے رب نے میرا دل تمہاری ہی قربانیوں کے بدلے ٹھنڈا کیا!...... کہاں ہیں اس دنیا کے وہ ظالم اور متکبر؟

اسلام باقی ہے!...... اور باقی رہنے کو ہے...... ایک جماعت باقی ہے گئی روز قیامت یعنی حکم کے قائم ہونے تک باقی رہے گی، نہ مغلوب ہونے والی...... ناجیہ...... طائفہ منصورہ...... اے میرے اُمت تیرے لیے یہ کہنا کتنا درست ہے!

افغان باقی کہسار باقی

الحکم للہ الملک للہ

15 جون: صوبہ قندہار......قندہار شہر......2 فدائی مجاہدین کے استشہادی کارروائیاں...... پولنگ اسٹیشنوں سمیت کئی سیکورٹی عمارتیں تباہ......27 اہل کار ہلاک

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

۱۲ سال سے جاری افغان جنگ ختم ہونے جارہی ہے:اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ ''اس سال کے آخر تک ہم افغانستان میں اپنا مشن پورا کرلیں گے، ۱۲ سال سے جاری افغان جنگ ختم ہونے جارہی ہے، افغانستان میں افغان سیکورٹی فورسز نے ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔امریکہ کو مسلسل حالت جنگ سے نکلنا ہوگا۔ڈرون حملے محدود کردیے ہیں متاثرہ ملکوں میں ڈرون کی مخالفت بڑھی تو امریکہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔القاعدہ کی ذیلی تنظیموں اور دیگر شدت پسندوں نے مختلف ملکوں میں جڑیں پکڑ لی ہیں جن کا نیٹ ورک توڑنے کے لیے اتحادیوں کے ساتھ کام جاری رکھنا پڑے گا''۔

القاعدہ کے خلاف عراق کی حمایت جاری رکھیں گے: جوبائیڈن

امریکی نائب صدر جو بائیڈن نے کہا ہے کہ ''امریکی حکومت القاعدہ کے خلاف جنگ میں عراق کے ساتھ اور اس کی یہ حمایت آئندہ بھی جاری رہے گی''۔

القاعدہ جنگ جو پاک افغان سرحدی علاقوں میں چھپے ہوئے ہیں: کیمرون

برطانیہ کے وزیراعظم کیمرون نے کہا ہے کہ ''القاعدہ دنیا کے لیے مزید خطرہ بنتی جارہی ہے، القاعدہ کے خاتمے تک دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔القاعدہ کے جنگ جو پاکستان اور افغانستان میں چھپے ہوئے ہیں''۔

القاعدہ یورپی ممالک پر حملہ کرنا چاہتی ہے: راسموسن

نیٹو سربراہ راسموسن نے کہا ہے کہ ''القاعدہ گروپ امریکہ سمیت یورپی ممالک کو نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں۔یمن، عراق اور مصری القاعدہ کے قریبی روابط ہیں اور انٹیلی جنس ذرائع سے اطلاعات ہیں کہ یہ مل کر امریکہ اور یورپی ممالک کے شہریوں اور اہم سرکاری عمارتوں کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں''۔

امریکی انخلا پاکستان اور افغانستان کے لیے خطرناک ہو گا: جم مورین

امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلّق رکھنے والے رکن کانگرین اور ڈیفنس کمیٹی کے رکن جم مورین نے کہا ہے کہ ''امریکہ کے افغانستان سے انخلا کے پاکستان اور افغانستان پر منفی اثرات مرتب ہوں گے، امریکی فورسز کے نکل جانے سے طالبان کابل پر قبضہ کرسکتے ہیں''۔

القاعدہ کی نظریاتی بنیاد اب بھی پاکستان کے قبائلی علاقوں میں ہے: جیمز کلیپر

امریکی خفیہ ادارے نیشنل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جیمز کلیپر نے کہا ہے کہ ''القاعدہ کی نظریاتی بنیاد اب بھی پاکستان کے قبائلی علاقوں میں ہے، القاعدہ کی عملی کارروائی پانچ مختلف تنظیموں کے ہاتھوں میں ہے جو ۱۲ ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے''۔

پاکستان ہمارے صف اول کے اتحادیوں میں شامل ہے: شیلا جیکسن

امریکی کانگریس میں پاکستانی کاکس کی شریک چیئر مین کانگریس ویمن شیلا جیکسن لی نے کہا ہے کہ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ، پاکستان نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے۔جب کہ امریکہ پاکستان اور پاکستانی عوام کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔پاکستان ہمارے صف اول کے اتحادیوں میں شامل ہے اور یہ دیرینہ تعلقات بہت سے معاملات میں مکمل ہم آہنگی ہیں''۔

نواز حکومت کی پالیسیوں کی حمایت کرتے ہیں: کیری

امریکی وزیر خارجہ کیری نے کہا ہے کہ ''نواز حکومت کی پالیسیوں کی حمایت کرتے ہیں، کوشش ہے کہ پاکستان کے ساتھ تمام بنیادی معاملات پر اتفاق رائے ہو''۔

مسلمان قرآن کے بعض حصوں سے لاتعلقی ظاہر کریں: بیٹن

برطانوی سیاسی جماعت یو کے انڈیپنڈنٹ پارٹی کے رکن نے کہا ہے کہ ''برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قرآن پاک کے بعض حصوں سے اظہار لاتعلقی کریں۔مغربی ممالک نے مسلمانوں کو اپنے ہاں مساجد تعمیر کرنے کی اجازت دے کر بہت بڑی غلطی کی ہے، اس اجازت کے نتیجے میں پورے مغرب کی سرزمین پر مساجد پھیل گئی ہیں۔مسلمانوں کو جہاد سے متعلّق قرآنی حصوں سے اپنے آپ کو الگ کرنا ہوگا''۔

☆☆☆☆☆

15 جون: صوبہ زابل..................ضلع نو بہار..................مجاہدین نے 2 ڈرون مار گرائے

ڈرون حملہ!

بچے تھے!

اور چھپن چھپائی کھیل رہے تھے

بہنیں تھیں!

اور ندیاں سے ڈھوتی تھیں پانی

اماں کھانا پکا رہی تھیں

باپ اور بھائی مسجد سے لوٹے ہی تھے کہ......

اتنے میں گونجا اک کڑکا

بجلی چمکی شعلہ بھڑکا

دور کہیں اسکرین پہ بیٹھا

بربطِ قیصر کا سازندہ

جنگِ صلیب کا اک کارندہ

اپنے ہاتھوں کے کرتب سے

خونی داؤ کھیل چکا تھا!

دجالی آتش دانوں سے

آگ کا گولہ ریل چکا تھا

مٹی تنکوں کے چھپڑ کو

لمحے بھر میں ٹھیل چکا تھا!

اب ملبے کے ڈھیروں میں

کھیل نہیں تھا

ڈول نہیں تھے

اللہ ہو کے بول نہیں تھے!

لہو رسیدہ...... بدن دریدہ

پھول پراندے بکھر چکے تھے

غنچے کھل کر نکھر چکے تھے!

دور کہیں اسکرین پہ بیٹھا

بربطِ قیصر کا سازندہ

نشے میں دھت ایک درندہ

بازی اپنی جیت چکا تھا

دوزخ جنت کی تقسیم کا...... نازک لمحہ بیت چکا تھا!

مانتے ہیں سب

ڈرون غضب ہیں!

پر کچھ ناداں یہ کہتے ہیں!

اس غم کا چند لوگ سبب ہیں!

سوچتا ہوں یہ لوگ عجب ہیں!

کیا ان کو معلوم نہیں ہے

یہ پروازیں خود شاہد ہیں

نیچے خاک نشینوں میں یاں

کچھ اہل ایمان رہتے ہیں

امت کے زخموں کو یہ سب

اپنے سینوں پر سہتے ہیں

سو دھرتی کے آنگن میں جب

دین کے پہرے دار نہ ہوں گے

فضا سے ڈرون کے وار نہ ہوں گے!

خوف و خطر آزار نہ ہوں گے

نہ ہی لوگ یہ کڑھتے ہوں گے

لیکن دھرتی کے آنگن میں

علم صلیبی اُڑتے ہوں گے!

احسن عزیز رحمۃ اللہ علیہ

Masul-wa-Khadimulmujahedin
North Wazirsitan
Hafiz Gul Bahader

مسئول وخادم المجاہدین
شمالی وزیرستان حافظ گل بہادر

Date: ____________

تاریخ ____________

شوریٰ مجاہدین شمالی وزیرستان کی طرف سے اہلیان وزیرستان کیلئے ایک ضروری

اعلان

وقت کا تقاضا ہے۔ کہ ہم اہلیان وزیرستان کو موجودہ سنگین صورت حال کے سبب اپنے شوریٰ کے اجلاس میں کیئے ہوئے فیصلے سے اگاہ کریں۔

ہمارے۔ غیور وزیرستانی مسلمان بھائیوں! جیسا کہ دن رات کے مشاہدہ کے سبب آپ حضرات کو روز روشن کی طرح معلوم ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے کافی عرصہ سے غیراعلانیہ عملاً ہمارے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑا (ختم کیا) ہوا ہے۔ مگر ہم قوم کی خاطر یا دل نخواستہ برداشت کرتے رہے۔ اب جبکہ حکومت پاکستان کا ظلم انتہا۔ سے بڑھ گیا اور اصل ہدف کے بجائے بے گناہ عوام اور معصوم بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو بربریت کا نشانہ بنا رہا ہے۔ عوامی املاک تباہ کر رہا ہے اور اس پر بس نہیں کیا جانے یہ سلسلہ کب تک رہے گا۔ بلکہ معتبر معلومات کے مطابق حکومت اپریشن کا فیصلہ کر چکا ہے۔ ہم آپ لوگوں پر حکومت کی طرف سے مزید ظلم برداشت نہیں کر سکتے۔ لہذا آپ لوگ (اہلیان) وزیرستان 10 جون سے پہلے اپنے اہل وعیال کو محفوظ مقامات کی طرف منتقل کریں۔ کیونکہ اپریشن کے دوران (حالت جنگ) میں نقل مکانی مشکل ہوتی ہے۔ اور یاد رکھیں حکومت کی طرف سے متاثرین کیلئے بنائے گئے کیمپوں میں ہرگز نہ جائے۔ کیونکہ وہاں نہ دین و ایمان محفوظ ہوگا۔ اور نہ عزت وغیرت۔ اسلئے نقل مکانی بھی ایسے مقامات کی طرف کیجئے تاکہ وہاں سے ضرورت پڑنے پر افغانستان کی طرف ہجرت اسان ہو مثلاً تحصیل دتہ خیل۔ اور جو حضرات وزیرستان کے ننگ وغیرت کیلئے لڑ سکتے ہیں وہ اپنے استعداد کے مطابق ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ 10 جون تک ہماری طرف سے ہر فرد بشر کو اجازت ہے۔ کہ جو بھی ان محدود دنوں میں اصلاح اور امن کی خیر لا سکے ضرور لائے۔ ورنہ ہماری طرف سے ختمی فیصلہ مندرجہ بالا ذکر ہو چکا ہے۔

نیز ہم تمام قوم وزیرستان کو یہ اپیل کرتے ہیں کہ فوجی افسروں اور اداروں کے ساتھ میل میلاپ ہرگز نہ رکھیں۔ اور مذکورہ بالا تاریخ کے بعد ہر قسم کے حکومتی قلعوں اور تحصیلوں کی طرف جانا ممنوع ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا مستحق سمجھا جائیگا۔

نیز تمام مجاہدین وزیرستان کو خبردار کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا تاریخ کے بعد افغانستان کی طرف کوئی تشکیل نہ بھجیں۔ اور تمام وسائل اسی ایک ہدف کی طرف۔ متوجہ کریں۔ دفاع وزیرستان ہے۔ انشاءاللہ غیرت وایمان والوں کا اللہ حامی وناصر ہو۔

منجانب: شوریٰ مجاہدین وزیرستان شمالی وزیرستان